103

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 12۔ جون 2007

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات و جنگلی حیات اور امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

مسودہ قانون

(جو پیش کیا جا چکا ہے اور زیر التواء ہے)

مسودہ قانون زرعی بارانی یونیورسٹی راولپنڈی مصدرہ 2004

حصہ دوم

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

حصہ سوم

مسودہ قانون

(جو پیش کیا جا چکا ہے)

مسودہ قانون امتناع نجی قرض دہی پنجاب مصدرہ 2003

105

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

منگل، 12۔جون 2007

(یوم الثلاثاء، 26۔جمادی الاول 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیت 286

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے

پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وما علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی، فرمائیے!

پوائنٹ آف آرڈر

حکومتی یقین دہانی کے باوجود سیاسی مخالفین کی گرفتاریاں جاری

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! جیسا کہ گزشتہ روز اپوزیشن نے بات کی، وزیر قانون صاحب سے درخواست کی گئی اور احتجاج بھی کیا گیا کہ اپوزیشن کے ممبران اور سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ وزیر قانون صاحب نے اس پر یقین دہانی کروائی تھی لیکن بجائے اس کے کہ اس پر کوئی عملدرآمد ہوتا آج کے اخبارات میں آیا ہے کہ کل رات بھی crack down کیا گیا اور سینکڑوں سیاسی کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس وقت حکومت کو کیا ہو گیا ہے، کس وجہ سے کارکنوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور سیاسی کارکنوں کے گھروں پر رات گئے کیوں چھاپے مارے جا رہے ہیں؟ ہمیں رات بھر فون موصول ہوتے رہے ہیں کہ جگہ جگہ چھاپے مارے جا رہے ہیں، کارکنوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے، گرفتار کیا جا رہا ہے اور انھیں دور دراز علاقوں کی جیلوں میں بند کیا جا رہا ہے۔ کیا حکومت کا یہ رویہ روایات کی سیاست کا عکاس ہے؟ کل راجہ صاحب نے یہاں floor پر کھڑے ہو کر کہا کہ جی دو چار لوگوں کی بات ہے، فہرستیں ہمارے پاس ہیں اور آپ بیٹھ کر ہمارے ساتھ بات کر لیں۔ آج پھر تمام اخبارات کی زینت یہ خبریں بنی ہوئی ہیں کہ سیاسی کارکنوں کو پھر گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اپوزیشن جماعتوں یا سیاسی کارکنوں نے کون سی امن وامان کی صورتحال خراب کی ہے، کیا سیاسی جماعتوں کی طرف سے کوئی کال دی گئی ہے یا کوئی ایسی بات کہی

گئی ہے کہ جی ہم سڑکوں پر نکل کر سول نافرمانی کریں گے اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کل رات سے یہ تشدد کس وجہ سے دوبارہ شروع کیا گیا ہے؟ میں چاہوں گا کہ راجہ بشارت صاحب اس بابت جواب دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں، میرے بعد پھر راجہ صاحب اکٹھا ہی جواب دے لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جب راجہ صاحب ہاؤس میں بات کرتے ہیں تو بد قسمتی سے اس کے بعد ہمیں یہ موقع نہیں دیا جاتا کہ ہم ان کی باتوں کا جواب دے سکیں۔ بعض اوقات وہ ایسی باتیں کر جاتے ہیں کہ جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا، جو ہوا میں ہوتی ہیں۔ اب کل انھوں نے اسی floor پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہم نے ساٹھ سال سے زائد عمر والے تمام لوگوں کو چھوڑ دیا ہے۔ ڈاکٹر کمال صاحب جو پروفیسر وقاص صاحب کے والد ہیں ان کے بارے میں وزیر قانون صاحب نے کل فرمایا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مجھے پرسوں خود کہا کہ انھیں فوری طور پر چھوڑ دیں لیکن میں انتہائی افسوس کے ساتھ اس ہاؤس میں کہتا ہوں اور آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک ڈاکٹر کمال صاحب کو نہیں چھوڑا گیا حالانکہ ان کی عمر 66 سال ہے۔ اسی طرح ہمارے جماعت اسلامی کے تین کارکن جن کی عمریں 60 سال سے زیادہ ہیں انھیں بھی نہیں چھوڑا گیا۔ جن لوگوں کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے انھیں ڈی جی خان کی جیل میں بھیج دیا گیا ہے اور جن کا تعلق لاہور سے ہے انھیں ساہیوال اور میانوالی جیل میں قید کیا گیا ہے۔

جناب والا! جیسا کہ ابھی قائد حزب اختلاف نے کہا ہے، آج اخبارات میں آیا ہے کہ حکومت اب بھی کارکنوں کو گرفتار کر رہی ہے۔ فاضل وزیر قانون کل یہاں پر ہمیں للکارتے رہے کہ جی پانچ آدمیوں کے نام بتادیں، میں اسی وقت چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ ہم یہاں پر چیختے رہے، یہاں اپنے گرفتار ہونے والے آدمیوں کے نام بتاتے رہے لیکن ہماری بات کسی نے نہیں سنی۔ میرے پاس یہ ایک فہرست موجود ہے جس میں 63 لوگ جماعت اسلامی سے ہیں اور 20 لوگ JUP اور متحدہ مجلس عمل کی دیگر جماعتوں سے ہیں جنھیں گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ ایک مکمل فہرست میرے پاس موجود ہے جس میں انھیں جس جس ضلع سے گرفتار کر کے جیل میں بھیجا گیا ہے سب تفصیل درج ہے۔ اس وقت جبکہ ملک میں کوئی افراتفری نہیں ہے پھر ہمارے سیاسی

کارکنوں کو کیوں گرفتار کیا جا رہا ہے؟

جناب والا! ہم اپوزیشن میں ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کریں کہ اس ملک میں حقیقی جمہوریت کی حکمرانی ہو۔ایک فرد کی حکمرانی نہ ہو بلکہ جمہوریت کی حکمرانی ہو۔لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے ان گرفتار کئے گئے کارکنوں کو فوراً رہا کیا جائے۔ ہمارے کارکنوں کا ہمارے اوپر پریشر ہے، ہم نے جہاں سے ووٹ لئے ہیں وہاں سے پریشر ہے۔ ہمارے کارکنوں کو کس بناء پر گرفتار کیا جا رہا ہے؟ وزیر قانون صاحب فرمادیں کہ یہ کب ان کو چھوڑیں گے۔ اگر یہ نہیں چھوڑتے تو پھر معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ہمارا اس اجلاس میں بیٹھ کر ہاؤس کی کارروائی چلانا بے فائدہ ہوگا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! رات ٹاؤن شپ میں میرے ساتھیوں کے گھروں پر چھاپے مارے گئے اور پولیس والے ہمارے ایک ساتھی کی والدہ کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی limit ہوتی ہے۔اسی طرح ہمارے ایک ساتھی وسیم اسلم قریشی صاحب کے گھر میں باہر سے سیڑھی لگا کر داخل ہوئے، ان کے گھر کے سارے دروازے توڑ دیئے گئے اور رات کے تین بجے ان کے گھر میں پولیس والے دندناتے رہے ہیں۔ اس ملک کے اندر کچھ تو روایات کو برقرار رہنے دیں۔ یہ حکومتیں ہمیشہ قائم نہیں رہتیں۔ کل اگر انھیں یہ دن دیکھنا پڑے تو پھر یہ سوچیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیے!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں ارشد بگو صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ انھوں نے ابھی کہا ہے کہ اس وقت ملک میں بالکل کوئی افراتفری نہیں ہے۔ امن و امان ہے، سیاسی صورتحال میں کسی قسم کا کوئی تغیر نہیں ہے۔انھوں نے آج یہاں پر اس چیز کا اعتراف کیا ہے جو کہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ دوسرا قائد حزب اختلاف نے سیاسی کارکنوں کی گرفتاری کے حوالے سے بات کی ہے۔ سیاسی کارکن وہ ہوتا ہے جو سیاسی عمل کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ شکست وریخت کے لئے کام نہیں کرتا، جس سے معاشرے اور مملکت میں بسنے والے لوگوں کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔آپ کے کارکن آپ کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ سیاسی عمل میں حصہ لینے والے سیاسی کارکنوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جا رہی۔ باقی تفصیل کے ساتھ جواب راجہ بشارت

صاحب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین خان صاحب نے بڑے ہی انداز میں ایسے جیب میں ہاتھ ڈال کر بات کی ہے کہ جی کوئی سیاسی بحران نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جیب میں تو آپ نے بھی ہاتھ ڈالا ہوا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: میں نے تو اپنی جیب میں ڈالا ہے جبکہ آپ دوسروں کی جیبوں میں ڈالتے ہیں۔ بلکہ آپ نے تو پبلک کی جیب میں ہاتھ ڈالا ہوا ہے اور نکال ہی نہیں رہے تو چودھری ظہیر صاحب فرما رہے ہیں کہ کوئی سیاسی بحران نہیں ہے، کوئی کسی قسم کا مسئلہ نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: یہ تو ارشد بگو صاحب نے کہا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ آپ نے بھی کہا ہے۔ ذرا وزیر صاحب کو سمجھا دیں کہ رولز کے تحت ہاؤس میں ایسے بیٹھے بیٹھے بات نہیں کی جاتی۔ یہ وزیر صاحب پنجاب مسلم لیگ (ق) کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں اور یہ ابھی فرما رہے تھے کہ یہاں پر کوئی سیاسی بحران نہیں ہے تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ گزشتہ دنوں جنرل مشرف صاحب نے اجلاس بلایا تھا۔ اگر کوئی بحران نہیں ہے تو انھوں نے پھر کیوں پکار پکار کر کہا۔ [******] یہ بات اخبارات میں آئی ہے آپ نے بھی ضرور پڑھی ہوگی۔ [******] تم نے مجھے اس مشکل گھڑی میں تنہا چھوڑ دیا ہے۔ اگر کوئی بحران نہیں ہے تو پھر وہ کون سی مشکل گھڑی ہے جو جنرل مشرف پر آئی ہے [******]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ رانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے تو چار سال پہلے کہا تھا کہ یہ لوٹے کسی کے نہیں ہوتے۔ یہ جنرل پرویز مشرف کو بھی چھوڑ دیں گے۔ انھوں نے میاں محمد نواز شریف کو چھوڑا، انھوں نے بے نظیر بھٹو صاحبہ کو بھی چھوڑا تو یہ صرف مجھے اتنا جواب دے دیں کہ اگر ملک میں کوئی بحران نہیں ہے [******]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ صاحب کی چند ایک باتوں کا جواب دینا

چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو میں معذرت خواہ ہوں کہ میں نے بیٹھے بیٹھے ایک بات کہی۔ رانا صاحب نے یہ کہا کہ میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بات کی ہے۔ ہاں ہم تو اپنی جیب میں ہاتھ

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈالتے ہیں جبکہ یہ اپنے دونوں ہاتھ دوسروں کی جیبوں میں ڈالتے ہیں۔ یہ روایت ان کی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ دوسروں کی جیبوں میں ڈالتے ہیں ہماری پارٹی کی یہ روایت نہیں ہے۔ میں دوسری یہ گزارش کروں گا کہ صدر پرویز مشرف صاحب ہمارے لیڈر ہیں، ہم ان کے ہر act کو own کرتے ہیں اور ان کے نظریات کے حامی ہیں۔ ملک کی بھلائی کے لئے، سب سے پہلے پاکستان کے لئے وہ جو پروگرام دیتے ہیں، جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کے لئے ہم لڑتے ہیں اور لڑتے رہیں گے۔ وہ ہمیں ملنے کے لئے آئے، اپنی پارٹی کو ملنے کے لئے آئے۔ وہ ہمارے لیڈر ہیں ہمارے لئے اس سے بڑی اور کیا بات ہے۔ ہمیں وہ ہمیشہ address کرتے ہیں۔ ان کے لیڈران کی طرح نہیں کہ باہر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کبھی یہاں پر ملنے کے لئے نہیں آتے۔ باہر ہی وہ APC,CPC وغیرہ بلاتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے ان بے چاروں کو پھر چندہ اکٹھا کرنے کے لئے بھی کہتے ہیں۔ مختلف بہانوں سے کبھی tickets کے بہانے سے، کبھی مستقبل کے بہانے سے پیسے اکٹھے کر کے وہاں پر چند ایک لوگوں کو بلاتے ہیں یا پھر ٹیلیفونک خطاب کرتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں ریموٹ کنٹرول سیاست نہیں ہے۔

جناب والا! جنرل پرویز مشرف صاحب اپنے پیروکاروں اور ساتھ چلنے والوں کے ساتھ خود بالمشافہ بات کرتے ہیں۔ انھوں نے جو دوسری بات کی ہے آپ ہی دیکھیں کہ یہ کیا باتیں کرتے ہیں اور کیا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں یہ الفاظ نہیں آتے؟ ہم تو یہاں below average behaviour اور below average الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتے کیونکہ ہم اپنی اور ان کی سیاسی تربیت میں فرق رکھنا چاہتے ہیں جس کا زبان سے پتا چلتا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ مقدس ایوان اس بات کا متقاضی ہے کہ یہاں پر روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی زبانوں پر کنٹرول رکھا جائے اور دوسرے کے بارے میں وہ بات کی جائے جو اپنے بارے میں سننے کا حوصلہ ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس پر بحث تھوڑی کروانی ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انھوں نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ جنرل مشرف نے جو[******] انھوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو عدلیہ کا بحران ہے اور اس ملک میں عدلیہ کی جو جدو جہد جاری ہے۔۔۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: اگر لوگ اس سے اظہار یکجہتی کے لئے کسی کا استقبال کرتے ہیں تو اس میں رکاوٹ ڈالنا موجودہ حکومت کے لئے مناسب نہیں ہے بلکہ اس ملک، قوم اور معاشرے کے لئے بھی مناسب نہیں ہے۔ یہ سرحد، بلوچستان اور سندھ میں نہیں ہو رہا بلکہ صرف اور صرف پنجاب میں لوگوں کے گھروں پر ریڈ کئے جا رہے ہیں اور لوگوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے جیسے ابھی وقاص صاحب اور بگو صاحب نے بھی فرمایا ہے۔ کل لاء منسٹر صاحب کسی بات کو مان ہی نہیں رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم نے تو کسی کو گرفتار ہی نہیں کیا۔ ان کے اپنے ضلع سے میرے پاس سات آدمیوں کی لسٹ ہے جنھیں گرفتار کیا گیا ہے اگر یہ کہیں تو میں نام بھی پڑھ دیتا ہوں کہ ان لوگوں کو بلا وجہ اور بلا جواز گرفتار کیا ہوا ہے اور ان میں ایک آدمی 65/66 سال کا عمر رسیدہ بھی ہے۔

جناب والا! لاء منسٹر صاحب نے کل آپ کے چیمبر میں آپ کے سامنے فرمایا تھا کہ کل میں لسٹ لے آؤں گا اور اس پر بیٹھ کر یہ ہمارے ساتھ بات کر لیں اور مقامی انتظامیہ نے جن لوگوں کو گرفتار کیا ہوا ہے ان کے متعلق کوئی لائحہ عمل بنا کر انھیں رہا کر دیں گے۔ اگر یہ لسٹ لے آئے ہیں تو وہ ہمیں دیں اور ہم ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انھوں نے یہ جو across the board طریق کار اپنایا ہوا ہے۔ اب یہ فیصل آباد کی بات نہیں مان رہے۔ آپ کا تعلق فیصل آباد سے ہے آپ اپنے طور پر وہاں سے

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

informations collect کر لیں کہ فیصل آباد میں چیف جسٹس کے استقبال کو ناکام بنانے کے لئے وہ ہر ہتھکنڈا استعمال کر رہے ہیں۔ یہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم below the belt نہیں جاتے اور ہم اس سے نیچے نہیں جاتے لیکن یہ تو گٹر کا ڈھکنا اٹھا کر اس میں بھی چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں لہذا ان کو چاہئے کہ یہ اس بارے میں ہوش کے ناخن لیں۔

جناب سپیکر: پلیز! لاء منسٹر صاحب کو سن لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترم قائد حزب اختلاف اور محترم ارشد بگو صاحب نے بھی فرمایا کہ کل یہاں پر بات ہوئی تھی اور رانا صاحب بھی ابھی فرما رہے تھے۔ میں نے کل حکومت کی طرف سے گزارش کی تھی کہ آئیں مل بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ آپ ہمیں گرفتار شدہ افراد کی اپنی فہرست دیں تو ہم اس کا موازنہ سرکاری فہرست سے کرتے ہیں اور اس میں آپ جن لوگوں کی نشاندہی کر رہے ہیں ان کی categories کر دیتے ہیں جو مقدمات میں ملوث ہیں ان کے لئے علیحدہ طریق کار اختیار کریں گے اور جو MPO کے تحت ہیں ان کے withdrawal کے لئے علیحدہ طریقہ اختیار کریں گے۔

جناب والا! میں نے آپ کی موجودگی میں بڑی categorically یہی گزارش کی تھی اور ان سے لسٹ مانگی تھی۔ ابھی ارشد بگو صاحب فرما رہے تھے کہ ہم پکار پکار کر اور چیخ چیخ کر نام بتا رہے تھے۔ یہ کہاں بتا رہے تھے؟ یہ تو چلے گئے تھے۔ انھوں نے کل یہ طے کیا ہوا تھا کہ واک آؤٹ کر جانا ہے۔ اگر ان کو کارکنوں کے ساتھ اتنی ہمدردی تھی تو واک آؤٹ کے بعد واپس تشریف لے آتے۔ آپ کے حکم پر تین وزراء نے جا کر ان سے استدعا کی کہ واپس آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں لیکن یہ تو فوٹو سیشن کروانے کے لئے باہر چلے گئے۔ ابھی ارشد بگو صاحب کہہ رہے تھے کہ ہوا میں بات کرتے ہیں۔ بگو صاحب! آپ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور میں آپ کا احترام کرتا ہوں لیکن یقین کیجئے کہ جتنا آپ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اتنا کوئی دوسرا نہیں لیتا۔ آپ نے

ڈاکٹر کمال صاحب کی بات کی۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: پلیز! لاء منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ یہ ڈاکٹر کمال صاحب کے withdrawal orders ہیں۔ آپ کے حکم اور جو یہاں گزارش کی تھی اس کے تحت ہم نے کل ہی یہ orders withdraw کر لئے۔ ڈاکٹر کمال صاحب کے صاحبزادے وقاص صاحب خود by hand یہ آرڈر لے کر گئے ہیں۔ میں نے ان کی موجودگی میں ہوم سیکرٹری صاحب کو ٹیلی فون کیا۔ وقاص صاحب نے کہا کہ میں خود ان کو receive کرنا چاہتا ہوں تو ہوم سیکرٹری صاحب نے کہا کہ میں سپرنٹنڈنٹ کو convey کرتا ہوں آپ خود تشریف لے جائیں۔ چونکہ وہ وقاص صاحب کی ذات کا معاملہ تھا میں نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کیا لیکن آپ ان کی عدم موجودگی میں کہہ رہے ہیں کہ orders withdraw نہیں ہوئے۔ اس وقت وقاص صاحب تشریف نہیں رکھتے اگر وہ کل بھی آکر کہہ دیں کہ وہ یہ آرڈر لے کر نہیں گئے تو پھر میں آپ کا مجرم ہوں۔ تو کیا میں ہوا میں بات کرتا ہوں یا آپ ہوا میں فرما رہے ہوتے ہیں۔ لہذا میں گزارش کرتا ہوں کہ تھوڑا سا تحمل مزاجی اور facts کے ساتھ بات کریں ہم آپ کی بات سننے کے لئے تیار ہیں۔

جناب والا! میں اب بھی آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اجلاس کے بعد یہ دوست میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو categorically assurance دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو لوگ 60 سال کی عمر سے زیادہ detained ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے detention orders withdraw کر لیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے اپنی کوشش کے مطابق 60 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کے detention orders withdraw کر لئے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر کوئی رہتا ہے تو آپ مجھے بتائیں انشاء اللہ اس کی تعمیل ہو گی۔

جناب والا! جیسے احسان اللہ وقاص صاحب نے فرمایا ہے اگر اس طرح کسی کے گھر زیادتی ہوئی ہے یا کسی کا دروازہ توڑا گیا ہے تو آپ مجھے بتائیں اور آپ جو حکم دیں گے میں اس کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن انھوں نے جو کہا کہ کارکنوں کا ہم پر پریشر ہے، وہ تو ہو گا۔ اس کا تو میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ آج آپ کا کارکن مایوس ہو چکا ہے۔ اس لئے کارکن آپ کو پریشر میں لائے

گا۔یہ پریشر تو بہت کم ہے کیونکہ آپ ساڑھے چار سال سے اپنے کارکنوں کے ساتھ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔آپ نے ان کو استعفوں کا کہا لیکن آپ نے استعفے نہیں دیئے۔کارکن باہر بیٹھا ہوا ہے اور آپ اسمبلیوں کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔اب کارکن پریشان نہ ہو یا frustrate نہ ہو تو وہ اور کیا کرے؟آپ ساڑھے چار سال سے کارکنوں کو کہہ رہے ہیں کہ فلاں صاحب آ رہے ہیں، فلاں صاحبہ آ رہی ہیں لیکن وہ آ نہیں رہے اس لئے کارکن تو ٹکریں مار رہا ہے۔کارکن تو پریشان ہو گا۔ آپ کارکنوں سے کہہ رہے ہیں کہ اسمبلیاں جا رہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسمبلیاں اپنی مدت پوری کر رہی ہیں۔

اب کارکن کب تک آپ کی جھوٹی طفل تسلیوں پر اپنے آپ کو زندہ رکھے گا۔اس کا ہمارے پاس علاج نہیں ہے۔اپنے کارکن کو عملی طور پر بہتر سیاسی حکمت عملی اختیار کر کے مطمئن کرنا آپ کا کام ہے لیکن میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس میں ناکام رہے ہیں۔آپ نے اپنے کارکن کو خود frustrate کیا ہے۔آپ نے خود اس کو مقابلے کے لئے تیار کیا ہے لیکن آگے سے آپ کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسمبلیاں پانچ سال پورے کریں گی۔آپ نے تو کارکنوں کو ٹرک کی بتی کے پیچھے لگایا ہوا ہے کہ جی، فلاں آئے گا فلاں آئیں گے آ رہے ہیں استعفوں کے لئے cut down dates دے رہے ہیں 12، 14، 16 اور 27 تاریخ کو استعفے، تو کارکن کیا کریں؟آج تو کارکن آپ کو خالی پریشر میں لا رہا ہے لیکن کل کو آپ کا گریبان پکڑے گا۔ قوم تو علیحدہ بلکہ کل کارکن آپ سے جواب مانگے گا۔یہ حقائق ہیں جنھیں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ان کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔

جناب والا!آپ نے کل حکم دیا تو ہم نے اس کی تعمیل کی یہ آج بھی میرے ساتھ بیٹھیں اور جو لوگ 60 سال سے زیادہ کے ہوں گے ان کی بھی تعمیل ہو گی یہ جو اور کہیں گے ان کی بھی تعمیل ہو گی لیکن کم از کم بیٹھیں۔یہ نہ ہو کہ ابھی پانچ منٹ بعد نعرے مارتے ہوئے یہاں سے گھر چلے جائیں۔ہم پیچھے ان کو ڈھونڈتے رہتے ہیں لیکن یہ ملتے نہیں ہیں۔شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بگو صاحب!میرے خیال میں کافی بات ہو گئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں، میں سنتا ہوں۔آپ کا مطالبہ تھا اور کل بھی لاء منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ commit کیا کہ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ گرفتار ہونے والے لوگوں کی دو categories ہیں۔انھوں نے 60 سال سے زیادہ عمر کے گرفتار شدہ لوگوں کے بارے میں تو commit کر لیا کہ 60 سال سے زیادہ عمر کے جتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں ہم انھیں فوری رہا کر دیں گے۔ باقی جو دو categories ہیں ان کے بارے میں انھوں نے کہا کہ آپ لسٹیں لائیں اور میں بھی لسٹیں منگوا لیتا ہوں اور آپس میں بیٹھ کر طے کر لیتے ہیں۔آج بھی وہ اپنی اسی بات کو repeat کر رہے ہیں اور اپنی بات پر قائم ہیں۔آپ کا بھی یہی مطالبہ تھا لہذا آپ ان کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! راجہ صاحب! ہمارے بڑے competent بھائی ہیں۔یہ دو حکومتوں سے بطور پارلیمانی منسٹر کام کر رہے ہیں۔آپ ان کی کل کی debate نکال لیں انھوں نے یہاں فرمایا تھا کہ 60 سال کے جتنے بھی لوگ گرفتار تھے ہم نے ان کو رہا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: 60 سال سے زائد شاید انہوں نے کہا تھا کہ رہا کر دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: نہیں، نہیں۔ابھی میں ان کی اور بات بتاتا ہوں۔انہوں نے یہ کہا تھا کہ 60 سال کے جتنے لوگ ہیں ان کو رہا کر دیں گے۔اب جب میں نے ڈاکٹر کمال کا نام لیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے محترم وزیر اعلیٰ نے پرسوں ہی یہ کہا ہے کہ ڈاکٹر کمال کو رہا کر دیں۔اگر وزیر اعلیٰ پنجاب کسی کو رہا کرنے کے لئے کہے اور وہ آدمی چوبیس گھنٹے میں بھی رہا نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ارشد محمود بگو: راجہ صاحب! مجھے بات تو مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں معذرت چاہتا ہوں میں صرف ریکارڈ کی درستی کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ میں نے کل کے متعلق بات کی تھی کہ کل چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا پرسوں تو میں یہاں پر موجود ہی نہیں تھا پرسوں تو میں راولپنڈی میں تھا۔میں نے کل کی بات کی

تھی کہ یہاں آنے سے پہلے مجھے چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے اور کل ہی ہم نے اس کی تعمیل کی ہے۔ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بات کر رہا تھا۔ میں interruption کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! اب مزید اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میں مختصر بات کر کے بیٹھ جاؤں گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ کے دوست پروفیسر وقاص ایم پی اے کو بھی لیٹر دے دیا ہے اور detention order ختم ہو گیا ہے۔ میں اس floor پر ابھی کھڑا ہوں اگر تو ڈاکٹر کمال رہا ہو چکے ہیں تو آپ جو سزا مجھے دینا چاہیں میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آج اور ابھی تک ڈاکٹر کمال رہا نہیں ہوئے۔

تیسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ یہ فرما رہے ہیں کارکن انہیں ٹکریں مار رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے کارکن ہمیں ٹکریں نہیں ماریں گے کارکن انہیں ٹکریں ماریں گے۔ یہ اعزاز ان کو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے راجہ صاحب ہمارے لئے بڑے محترم ہیں۔ یہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلے وزیر قانون اور پارلیمانی منسٹر ہیں کہ جنہوں نے خود کورم کی نشاندہی کی اور باہر چلے گئے۔ یہ ان کی پورے چار سال کی کارکردگی ہے۔ پھر جو یہ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ ابھی ہم باہر چلے جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر طے کر لیں آپ اپنی لسٹیں بھی لے جائیں اور ان کے پاس بھی لسٹیں ہوں گی وہ منگوا لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! قائد حزب اختلاف اپنی طرف سے جن کو مناسب سمجھیں نامزد کر دیں اور وہ صاحبان لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو حل کر لیتے ہیں لیکن ایک بات یہ ہے کہ کل ایڈوائزری کمیٹی میں بھی میری ان سے بات ہوئی ہے۔ کل یہاں پر ہاؤس میں بھی بات ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود بھی رات کو raid ہوئے ہیں۔ یعنی پہلے لوگ جو arrest کئے ہوئے ہیں ان کو ہم چھڑواتے رہیں اور آگے پھر یہ اس سلسلے کو جاری رکھیں۔

جناب سپیکر: یہ ساری باتیں ان کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر ہو جائیں گی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہم آپ سے بھی اس بات کی یقین دہانی چاہتے ہیں کہ آپ اس بات کو بھی ensure کریں اور ان کو پابند کریں کہ اس سلسلے کو بھی یہ بند کریں۔ کیونکہ یہ جو فرما رہے ہیں کہ

فلاں پریشان ہے اور فلاں پریشان ہے۔اس وقت پورے ملک میں اگر کوئی پریشان ہے تو ایک ہی بندہ پریشان ہے اور اس کا نام جنرل مشرف ہے اور وہ لوٹوں کی وجہ سے پریشان ہے اور اس نے پکار پکار کر ان کو بتادیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: لوگوں کو پکڑ رہے ہیں اس کو یہ بند کریں اور قائد حزب اختلاف لوگوں کو نامزد کر دیں۔

جناب سپیکر: حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا ہے۔ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ساٹھ سال سے اوپر ہیں گورنمنٹ نے ان کے متعلق یہ پالیسی بنائی ہے کہ ان کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔ میں یہ کہوں گا کہ تمام سیاسی ورکروں کو فوری طور پر رہا کرنا چاہیئے۔یہ ہمیں ہاؤس میں یقین دہانی کروادیں کہ تمام سیاسی ورکروں کو رہا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور بات چیت کر لیتے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب والا! اس میں بیٹھنے والی بات کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ لسٹ فراہم کریں گے کہ کون لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان کے پاس بھی لسٹ ہو گی پھر ہی بات ہو گی۔قاسم ضیاء صاحب!

محترمہ نشاط افزاء: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں قائد حزب اختلاف کو میں نے floor دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب والا! ان کی بات پہلے سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کے بعد ان کو موقع دیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا ہے اور رانا صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ یہ کم از کم ہمیں اس بات کی یقین دہانی کروادیں کہ آج سے چھاپوں کا سلسلہ بند ہو جائے گا اور جو ہمارے پہلے ورکر گرفتار ہوئے ہیں اور ان کے لئے حکومت اگر واقعی یہ سمجھتی ہے کہ کمیٹی بنا کر discuss کرنا ہے تو پھر میں رانا ثناء اللہ خان صاحب، رانا آفتاب احمد خان صاحب اور جناب ارشد

بگو کو nominate کر دیتا ہوں لیکن یہ نہ ہو جیسا کہ رانا صاحب نے کہا ہے ہم کمیٹی میں بیٹھ رہے ہوں اور دوسری طرف چھاپے پڑ رہے ہوں۔ وزیر قانون صاحب ہمیں یہ تو کم از کم ensure کرائیں کہ آج کے بعد سے چھاپوں کا سلسلہ بند ہو گا اور کارکنوں کو ہراساں نہیں کیا جائے گا۔ یہ kindly ہمیں ensure کروادیں ورنہ مل بیٹھنے کا فائدہ کوئی نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: محترمہ نشاط افزاء!

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر قانون صاحب فرما رہے تھے۔

جناب سپیکر: بی بی! ماحول بہتر ہے پلیز! اس بات کا ضرور خیال رکھیں۔

محترمہ نشاط افزاء: بالکل۔ ماحول کو بہتر ہی رکھیں گے۔ ہماری وجہ سے ماحول خراب نہیں ہوتا ان کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ ابھی وہ فرما رہے تھے کہ لوگ نکل نہیں رہے کچھ ہو نہیں رہا اور کوئی احتجاج نہیں ہے یہ ایسے شور مچا رہے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ:

باہر ایک شور ہے قیامت کا
وزیر تعلیم کو شاید کچھ اونچا سنائی دیتا ہے

اور نہ ہی دکھائی دیتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ تو لاء منسٹر ہیں۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! اس وقت پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔ پورا ملک ان کے خلاف سراپا احتجاج ہے مگر ان کو کچھ دکھائی نہیں دیتا اور نہ ہی سنائی دیتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

محترمہ نشاط افزاء: جناب والا! ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتی ہوں۔ پھر ابھی ہمارے ایک بھائی نے فرمایا کہ ان کی جو language ہے بڑی خراب ہے۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ آپ کے وفاق کے لاء منسٹر جناب وصی ظفر ہیں وہ ٹی وی پر آکر کیا بولتے ہیں، ظرف سے گری ہوئی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وفاق کو آپ discuss نہ کریں ادھر پنجاب تک ہی رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ ابھی انہوں نے بیٹھنے کی بات کی ہے تو ڈیڑھ بجے قائد حزب اختلاف تشریف لے آئیں میں حاضر ہوں۔ جہاں وہ کہیں گے

میں ان کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہوں۔

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات اور امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: شکریہ۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 7225

پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور، پلاٹس کی منسوخی / الاٹمنٹ، عہدیداران اور آڈٹ رپورٹس سے متعلقہ تفصیل

*7225: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کینٹ پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ میں سابقہ ممبران کے کتنے پلاٹس بوجہ نادہندگی منسوخ کئے گئے سابقہ ممبران کو کس قیمت پر پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے یہ پلاٹ منسوخ کرنے کے بعد کس قیمت پر کتنے ممبران کو کس تاریخ کو الاٹ کئے گئے؟

(ب) سوسائٹی کے موجودہ عہدیداران کون ہیں اور بائی لاز کے مطابق یہ عہدے دار کب تک ان عہدوں پر فائز رہیں گے نئے عہدیداران کا انتخاب کب ہو گا سوسائٹی بائی لاز کے مطابق کوئی عہدے دار کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی مرتبہ فائز رہ سکتا ہے؟

(ج) سوسائٹی کا آڈٹ کب تک ہو چکا ہے، سابقہ آڈٹ رپورٹس میں نشاندہی کی گئی بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں کیا آڈیٹر کی تجویز پر بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے زیر دفعہ A/22 A 50 بمطابق کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) سابق (latest) آڈٹ رپورٹ میں درج اہم بے ضابطگیوں کی تفصیل بیان فرمائیں نیز

اس سوسائٹی کی زبان زدعام بے ضابطگیوں کے باوجود یہاں کی انتظامیہ کو معطل نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) لاہور کینٹ پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ میں کل 187 پلاٹس منسوخ کئے گئے تھے ان میں سے 85 پلاٹس ہولڈرز نے سوسائٹی ہذا سے تصفیہ کر لیا ہے اور سوسائٹی سے پلاٹس لے لئے ہیں۔ مزید برآں 22 افراد نے تصفیہ کے لئے رضامندی ظاہر کر دی ہے جبکہ 61 پلاٹس ہولڈرز کے قانونی معاملات تاحال مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں سوسائٹی کے 100 ممبران نے قبضہ کے حصول کے لئے رجوع کیا ہے۔ جونہی ممبران اپنے ذمہ بقایاجات مع ترقیاتی اخراجات سوسائٹی کو ادا کر دیں گے قبضہ زمین مروجہ بائی لاز اور قوانین کی روشنی میں ممبران کے حوالے کر دیا جائے گا آخری پلاٹ مورخہ 25۔اپریل 2002 کو مبلغ -/125,000 روپے فی کنال کے حساب سے الاٹ کیا گیا تھا۔

(ب) سوسائٹی کے عہدیداران بمطابق بائی لاز حسب ذیل ہیں:۔
صدر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد افضل جنجوعہ، نائب صدر شاہد بٹ، سیکرٹری عبدالعلیم خان، فنانس سیکرٹری طارق صدیق
ممبران کمیٹی:۔ فراز احمد چودھری، کرنل (ریٹائرڈ) محمد احسان الحق، میجر ریٹائرڈ اللہ رکھا، ڈاکٹر محمد اشرف چودھری یہ عہدیداران اپنے عہدوں پر نومبر 2008 تک فائز رہیں گے۔ ان عہدیداران کا انتخاب 4۔دسمبر 2004 کو ختم ہوا تھا جبکہ انتخاب کا عرصہ ختم ہونے سے قبل یہی عہدیداران 28۔نومبر 2004 کو مزید چار سال کے لئے منتخب ہو چکے ہیں؟

(ج) سوسائٹی کا آڈٹ مورخہ 30۔جون 2003 تک مکمل ہو چکا ہے۔ جن بے ضابطگیوں کی نشاندہی آڈٹ رپورٹ میں کی گئی ہے ان پر ضابطہ کی کارروائی کی جارہی ہے۔

(د) ۔ایضاً۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(د) میں، میں نے سوال کیا تھا کہ اس کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں انتہادرجے کی لوٹ مارمچی رہی ہے اور اس کے متعلق آڈٹ رپورٹس میں یہ کہا گیا تھا کہ یہاں پر کروڑوں روپے کے فراڈ ہوئے ہیں۔اس کے متعلق میں نے یہ سوال کیا تھا کہ جو اہم بے ضابطگیاں ہوئیں تھیں اس کی تفصیل بھی آپ بیان فرمائیں اور اس کے نتیجے میں جو کارروائی ہوئی ہے اس کے متعلق بھی آپ فرمائیں کہ کیا کیا گیا ہے لیکن اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔اسی ضمن میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب اس کوآپریٹو سوسائٹی کو جب انہوں نے کروڑوں روپے کی لوٹ مار کر لی ہے اب فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! جواب تو اس کا موجود ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: نہیں، جناب! کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جز(ج) میں جو جواب دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ وہی اس کا جواب ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ سابق آڈٹ رپورٹ میں درج اہم بے ضابطگیوں کی تفصیل بیان فرمائیں۔اس کا جواب اس میں کہاں ہے؟ نیز اس سوسائٹی کی اتنی بے ضابطگیوں کے باوجود یہاں کی انتظامیہ کو معطل نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں اس کا بھی کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر کوآپریٹو!

وزیر امداد باہمی: شکریہ۔جناب سپیکر! جہاں تک شاہ صاحب کے اس سوال کا تعلق ہے اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے اندر کوئی serious irregularities نہیں آئی ہیں اور ایک آڈٹ رپورٹ اس کی آ چکی ہے اور دوسرا آڈٹ 30-12-06 تک ہو چکا ہے اور اس کے اندر بھی minor irregularities ہیں اور سوسائٹی ان کو ٹھیک کر رہی ہے اور اگر یہ ان minor کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو میں ان کو بتا دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میرے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا اور یہ بات on record موجود ہے کہ اسی سوسائٹی کے بارے میں میرے ایک سوال کے جواب میں خود محکمے کی طرف سے یہ جواب دیا گیا تھا کہ اس سوسائٹی میں کروڑوں روپے کے فراڈ ہوئے ہیں۔

جناب والا! میرے پاس جواب بھی موجود ہے اور مجھے نہیں سمجھ آتی کہ محترم کرنل صاحب جو ایک نہایت معزز آدمی ہیں وہ یہ بات کیسے فرما رہے ہیں۔ محکمے نے خود یہ جواب دیا ہے اور اس میں یہ کہا گیا تھا کہ کروڑوں روپے کے فراڈ کئے گئے ہیں اور 240 پلاٹوں کا ذکر تھا کہ ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ یہ تو خود ان کا جواب موجود ہے اور اب میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان سارے فراڈ کے باوجود سوسائٹی کو ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے حوالے کر دیا گیا ہے کیا اس کی اجازت محکمہ کوآپریٹو نے دی ہے؟ محکمہ کی اجازت سے اس کا اجلاس عام کر کے باقاعدہ ممبران کی منظوری کے بعد اس کو ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے حوالے کیا گیا ہے یا اس کو خود ہی اٹھا کر انہوں نے ان کو دے دیا گیا ہے؟

MR. SPEAKER: Minister for Co-operatives.

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک ریکارڈ کا تعلق ہے یہ سوسائٹی ابھی تک exist کر رہی ہے اور اس کا ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی یا کسی اور سے اس کا merge نہیں ہوا یا ہم سے کوئی permission نہیں لی گئی۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! وہاں پر ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی میں اسے merge کرنے کا بڑا بورڈ لگا ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو کچھ کیا جا رہا ہے یہ لوگوں کے ساتھ ایک اور نیا فراڈ کیا جا رہا ہے۔ وہاں پر یہ جو فراڈ کیا جا رہا ہے کیا محکمہ اس کی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! معزز منسٹر on the floor of the House جو کہہ رہے ہیں ہم تو اس بات کو ہی درست تسلیم کریں گے۔ منسٹر موصوف کے بیان کے بعد بورڈ وغیرہ کی کوئی weightage نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب یہ سوسائٹی اپنی جگہ پر موجود ہے تو اس کی جگہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے حوالے کر دی گئی ہے اور وہاں بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں تو کیا منسٹر موصوف اس معاملے کی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی زمین کسی دوسرے ادارے کو کسی صورت میں بھی نہیں دی جا سکتی ہے۔

MR. SPEAKER: Minister for Co-operatives.

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک شاہ صاحب کی اس بات کا تعلق ہے کہ کوآپریٹو کی سوسائٹی کسی اور کے ساتھ ضم نہیں ہو سکتی، مجھے اس سے اختلاف ہے۔ شاہ صاحب اس کمیٹی کے ممبر تھے

اس میں amendment آئی ہے اس میں سوسائٹی کے merge ہونے کی legal provision ہے اور اگر وہ proper procedure پر چلیں تو ڈیفنس سوسائٹی کے ساتھ merge کے لئے قانون میں گنجائش موجود ہے۔ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ بورڈ لگ گیا ہے۔ بورڈ لگنے سے کوئی سوسائٹی merge نہیں ہوتی اور اس کے لئے قانونی طریق کار ہے جو شاہ صاحب کو معلوم ہے کہ AGM call ہو گی اس میں approval ہو گا۔ اس کے بعد رجسٹرار صاحب کے پاس کیس آئے گا وہ اس کی منظوری دیں گے۔ اس کے بعد ہی اس کا final merge ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں ہے کہ سوسائٹی کا آڈٹ مورخہ 30۔ جون 2003 تک مکمل ہو چکا ہے۔ میرا پہلا question یہ ہے کہ کیا یہ آڈٹ ہر سال ہوتا ہے؟ اگر ہر سال ہوتا ہے تو کیا انہوں نے 2006 تک آڈٹ کر لیا ہے اور کیا محکمہ کو آپریٹو اس آڈٹ سے مطمئن ہے؟

MR. SPEAKER: Minister for Co-operatives.

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! شاید ارشد بگو صاحب اس سے پہلے میرا جواب نہیں سن رہے تھے میں نے ابھی اس سے پہلے کے سوال میں شاہ صاحب کو بتایا ہے کہ 31-12-06 تک آڈٹ مکمل ہو چکا ہے جبکہ جواب میں 3 لکھا ہوا ہے اور اس میں ایسی کوئی major irregularities نہیں آئیں۔

جناب سپیکر: جی، حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! منسٹر موصوف نے اپنے جز(ج) کے جواب میں فرمایا ہے کہ ضابطہ کی کارروائی کی جا رہی ہے اور یہ 2003 کی بات کر رہے ہیں کہ ضابطہ کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آج تک جو ضابطے کی کارروائی کی گئی ہے اس کی تفصیل بتا دیں۔

MR. SPEAKER: Minister for Co-operatives.

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! یہ مختلف audit objections کے متعلق ہے جن میں ضابطے کی کارروائی ہوئی ہے اور سوسائٹی کو کہا گیا ہے کہ آپ یہ audit objections settle کریں۔ وہ لسٹ میرے پاس ہے اگر وہ ان کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان میں کیا کیا irregularities ہیں تو میں انہیں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! کرنل صاحب پہلے بتا چکے ہیں کہ کوئی major قسم کی بے ضابطگی نہیں ہوئی۔ اگر کوئی چھوٹی موٹی بے ضابطگی ہوئی ہے تو اسے محکمہ remove کر رہا ہے۔ آڈٹ میں ہر محکمے میں چھوٹی موٹی تو غلطی ہو ہی جاتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا ان سے سوال یہ ہے کہ جو ضابطے کی کارروائی کی گئی ہے اس کی تفصیل ذرا بتائیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! منسٹر موصوف نے خود تسلیم کیا ہوا ہے کہ سوسائٹیز میں کروڑوں روپے کے فراڈ ہوئے۔

جناب سپیکر: اس question میں تو کروڑوں روپے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں اس سے پہلے والے سوال کا ذکر کر رہا ہوں۔

MR. SPEAKER: Minister for Co-operatives.

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ audit objections کی لسٹ میرے پاس ہے اور اس کے اندر سوسائٹی کو کہا گیا ہے کہ آپ ان audit objections کو settle کریں۔ ان میں سے بعض settle ہو چکے ہیں، بعض court cases ہیں اور جو courts میں pending ہیں ان کے متعلق تو ابھی کچھ نہیں ہو سکتا۔ باقی ہم سوسائٹی کے ساتھ peruse کر رہے ہیں۔ ان کو regular basis پر settle کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کافی questions ہو گئے ہیں۔ ابھی Next question لیتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، question dispose of ہوا۔ Next question حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرے اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: راجہ صاحب یہاں پر تشریف فرما نہیں ہیں۔ اس سوال کا جواب ابھی وصول نہیں ہوا اس کو pending فرما دیا جائے اور اگلی دفعہ اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر ذرا ان کو ہدایت کر دیں کہ اس کا جواب آ جانا چاہئے۔ انہوں نے کافی دیر کا question دیا ہوا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :جناب سپیکر!instructionsجاری کر دیتے ہیں اگلی دفعہ انشاءاللہ تعالیٰ جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر:شکریہ۔جی۔Next questionہے سید احسان اللہ وقاص صاحب!

پنجاب گورنمنٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور،اجلاس عام،
آڈٹ اور بائی لاز پر عملدرآمد کی تفصیل

*7226:سید احسان اللہ وقاص:کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) پنجاب گورنمنٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور میں سالانہ اجلاس عام کب سے نہیں ہوا سالانہ اجلاس عام نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں ؟

(ب) اس ادارہ کا کب تک کا آڈٹ مکمل ہو چکا ہے اور آڈٹ میں کن بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی ہے،چند اہم کی تفصیل بیان فرمائیں اور ان بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ اعلیٰ افسران کو مارکیٹ ریٹ سے بہت کم قیمت پر سوسائٹی کے قیمتی پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں،کیا ایسا کرنا کوآپریٹو کے قوانین کے مطابق درست ہے، جن سرکاری افسران کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام،پلاٹ کا سائز،الاٹمنٹ کی تاریخ اور وصول شدہ قیمت سے آگاہ فرمائیں ؟

(د) محکمہ کوآپریٹو کے طے کردہ ماڈل بائی لاز جو پورے صوبہ کی دیگر تمام سوسائٹیز میں تقریباً نافذ العمل ہو چکے ہیں اس سوسائٹی میں کیوں نافذ نہیں کئے گئے وجوہات سے آگاہ فرمائیں اور یہ بھی کہ محکمہ کی ہدایت پر کب تک ماڈل بائی لاز سوسائٹی کے اجلاس عام میں پیش کئے جائیں گے سوسائٹی ہذا کو ماڈل بائی لاز کے نفاذ کے لئے کتنی مرتبہ متوجہ کیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) مئی2003 کے بعد،مارچ2004 میںAGMمنعقد کی گئی جس میں مینجنگ کمیٹی کے آٹھ ممبران بشمول وائس چیئرمین اور خزانچی منتخب کئے گئے۔دسمبر2004 میں وائس

چیئر مین محمد اکرم برار کمیٹی کے متواتر تین اجلاس سے غیر حاضری کی وجہ اپنے آفس سے فارغ ہو گئے۔ دوسرے پانچ منتخب ممبران مارچ 2005 سے کمیٹی کے اجلاس سے غیر حاضری اور اپنے منفی رویہ کی وجہ سے کمیٹی سے باہر ہیں۔

اب صرف خزانچی اور ایک منتخب ممبر کام کر رہے ہیں۔ لہذا منتخب ممبران کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کی وجہ سے AGM 2005 میں منعقد نہ ہو سکی۔

(ب)

(1) اس سوسائٹی کا آڈٹ ہر سال باقاعدگی سے کیا جاتا ہے۔ اندرونی اور بیرونی دونوں آڈٹ 30۔ جون 2004 تک مکمل ہو چکے ہیں اور آئندہ سال یکم جولائی 2004 سے 30۔ جون 2005 تک کا اندرونی آڈٹ انٹرنل آڈٹ کے حوالے کیا جا رہا ہے۔

(2) اور اب تک کسی آڈٹ میں بھی کسی طرح کی بے ضابطگی کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ پوزیشن یہ ہے کہ یہ ایک کوآپریٹو سوسائٹی ہے جس کے ممبران گورنمنٹ ملازمین ہوتے ہیں اور سوسائٹی کے بائی لاز کے مطابق جس ملازم کی سروس 10 سال یا عمر 35 سال ہو سوسائٹی کا ممبر بننے اور پلاٹ کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست دینے کا اہل ہے۔ وقتاً فوقتاً جیسے پلاٹ مہیا ہوتے ہیں۔

مینجنگ کمیٹی بائی لاز کے تحت اہل ممبران کو پلاٹ الاٹ کرنے کے لئے قیمت جہاں سائز کے مطابق مقرر کی جاتی ہے وہاں پر اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ قیمت سوسائٹی کی زمین کی خرید کردہ قیمت سے اور ترقیاتی اخراجات جو اس پر خرچ ہوتے ہیں اس سے کم نہ ہو۔ سوسائٹی کا کام منافع کمانا ہے اور نہ ہی تجارت کرنا ہے بلکہ سوسائٹی کے بائی لاز نمبر 1 کے مطابق ممبران کی سہولت اور مفاد کے لئے ایک سکیم بنانا ہے۔ سب کوآپریٹو سوسائٹیز اسی اصول کے تحت اپنے ممبران کو رہائشی پلاٹ مہیا کرتی ہیں لہذا فیز II میں جن مختلف ممبران کو پلاٹ الاٹ کئے گئے پلاٹ کے سائز کے مطابق قیمت مقرر کی گئی جو پہلے سے زیادہ مقرر کی گئی جو کہ پہلی مقرر کردہ قیمت سے دگنا سے بھی زیادہ ہے جبکہ فیز۔I میں الاٹ کئے ہوئے پلاٹس سے کم از کم چار گنا زیادہ ہے حالانکہ فیز۔I میں پلاٹ کا سائز ایک کنال اور دو کنال ہے جبکہ فیز II میں پلاٹ کا سائز 17 مرلے اور 32 مرلے ہے۔ یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ ایک کوآپریٹو سوسائٹی اپنی مدد آپ کے اصولوں کے تحت کام کرتی ہے اور اس کی زمین یا الاٹمنٹ سرکاری نہیں ہے۔

(د) سوسائٹی ہذا نے ماڈل بائی لاز تاحال اختیار نہ کئے ہیں تاہم سوسائٹی دفعہ D-44 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے بائی لاز میں درج ذیل ترامیم کیں جو کہ محکمہ نے مورخہ 12-اگست 2003 کو رجسٹرڈ کیں۔

1- دفعہ 12 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت سالانہ اجلاس عام منعقد کیا جائے۔

2- سالانہ اجلاس عام کے لئے کم از کم ممبران کا 20 فیصد کورم ہوگا۔

3- انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔

4- انتظامیہ کمیٹی کے ممبران متواتر دو میعاد کے بعد کمیٹی میں آنے کے لئے اہل نہ ہوں گے۔

5- مینجنگ کمیٹی میعاد ختم ہونے سے پہلے الیکشن نہ کروائے تو وہ خود بخود ختم ہو جائے گی۔

6- الیکشن ہاتھ کھڑے کرنے کی بجائے خفیہ رائے شماری کے ذریعے ہوگا۔

7- ایک الیکشن کمیشن تین ممبران پر مشتمل تشکیل دیا جائے گا جس میں سے دو ممبران سوسائٹی ہذا کے ممبر ہونگے جو کہ الیکشن میں حصہ نہ لے رہے ہوں گے اور الیکشن کمشنر جو کہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا افسر اسسٹنٹ رجسٹرار کے رینک سے کم نہ ہوگا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی پورے پنجاب میں سرکاری افسران کے لئے واحد سوسائٹی بنائی گئی ہے۔ پہلے وحدت کالونی بنی تھی اب اس طرح کی کوئی کالونی بنانا مشکل ہے تو پنجاب گورنمنٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی تشکیل دی گئی ہے۔ یہ واحد سوسائٹی ہے جو پنجاب کے افسران کی ہے۔ اور میں وقتاً فوقتاً اس بارے میں منسٹر صاحب سے درخواست بھی کرتا رہتا ہوں میری اپنی رہائش وہاں پر ہے۔ وہاں پر اندھیر نگری مچی ہوئی ہے۔ انہوں نے ساری کوآپریٹو سوسائٹیز پر model by laws لاگو کئے ہوئے ہیں وہ اس سوسائٹی پر کیوں لاگو نہیں ہوتے؟

MR. SPEAKER: Minister for Co-operatives.

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک model by laws کا تعلق ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تمام سوسائٹیز model by laws اپنائیں۔ بعض سوسائٹیز نے model by laws اپنا لئے ہیں۔ جن سوسائٹیز نے ابھی تک model by laws نہیں اپنائے انہیں ہم peruse کر رہے ہیں اور یہ سوسائٹی بھی اس میں شامل ہے جس نے ابھی model by laws نہیں اپنائے۔ باقی ان کے معاملات اپنی جگہ پر مگر ہم ان کو کہہ رہے ہیں کہ وہ model by laws اپنائیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں منسٹر موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ یقین

دہانی کرا دیں کہ چھ ماہ کے اندر اندر اس سوسائٹی کے اندر model by laws نافذ کر دیئے جائیں گے۔ میں اس پر مزید اصرار نہیں کرتا۔ انہوں نے پورے پنجاب کی ہاؤسنگ سوسائٹیز میں یہ model by laws حکماً نافذ کروائے ہیں لیکن اس ایک سوسائٹی میں ایسا نہیں کیا۔ میں وہاں پر رہتا ہوں ہمیں بھی تو حق ملنا چاہئے جو دوسری سوسائٹیوں میں حقوق دیئے گئے ہیں۔ کرنل صاحب چھ ماہ کا وعدہ کریں۔

MR. SPEAKER: Minister for Co-operatives.

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! شاہ صاحب بڑے پڑھے لکھے آدمی ہیں اور سوسائٹیز کے متعلق انہیں پتا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کا نظام کیسے چلتا ہے اور ڈیپارٹمنٹ کا اس پر کتنا کنٹرول ہوتا ہے۔ ہمارا تو سپروائزری رول ہے۔ یہ سوسائٹی کے ممبر ہیں، یہ اپنی AGM call کریں اور اگر انہیں پسند نہیں ہیں تو by laws amend کروا دیں۔ یہ خود انہیں کروا سکتے ہیں۔ ہم نے بھی model by laws کے لئے انہیں pursue کیا ہوا ہے اور لیٹر بھی لکھا ہے۔ ہم انشاء اللہ ان کو pursue کریں گے اور اگر انہیں جلدی ہے تو یہ پھر AGM call کر لیں۔

جناب سپیکر: کوشش کریں کہ چھ ماہ کے اندر اندر یہ نافذ ہو جائیں۔

وزیر امداد باہمی: جی، جلدی ہو جائیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! model by laws نہ ہونے کے نتیجے میں وہاں پر سرکاری افسران جن میں اس زمانے کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری بھی شامل ہیں انہوں نے لاکھ کا پلاٹ 2.5 لاکھ روپے میں اپنے نام allot کروا لیا۔ یہ ساری لوٹ مار مچ جاتی ہے۔ آخر ہم ممبران ہیں وہاں پر ہمارے حقوق کا تحفظ کرنا محکمے کی ذمہ داری ہے۔ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ محکمہ وہاں کچھ زیادہ interfere نہیں کر سکتا۔ محکمے کی اجازت کے بغیر کوئی کوآپریٹو سوسائٹی دم نہیں مار سکتی۔ یہ وہاں پر نافذ کریں کیونکہ وہاں پر 50/50 لاکھ روپے کے پلاٹس سرکاری افسران 2.5/2.5 لاکھ روپے میں اپنے نام allot کروا رہے ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ مہربانی کریں اور ہمارے حقوق کا تحفظ کریں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ Next question ہے۔ محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے!

محترمہ صغیرہ اسلام: سوال نمبر 8655۔

شیخوپورہ۔ محکمہ جنگلات کے سٹاف اور شجر کاری سے متعلقہ تفصیلات

*8655: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ جنگلات ضلع شیخوپورہ میں کتنا عملہ اور افسران ہیں، کتنے بیلدار ہیں کہاں کہاں تعینات ہیں؟

(ب) رواں مالی سال میں ضلع شیخوپورہ میں جنگلات اور درخت لگانے کے لئے کتنا عملہ اور کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ضلع شیخوپورہ میں شیشم کے درخت کو بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیکر اور شیشم کے سوکھے درختوں کی لکڑی بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ہ) ضلع شیخوپورہ میں درختوں کو لگانے اور آئندہ کی منصوبہ بندی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کے تعینات عملہ ،افسران و بیلدار کی تفصیل درج ذیل ہے، ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کی دو فارسٹ سب ڈویژن اور ایک فارسٹ رینج ہے اور ان سب ڈویژن ہائے اور رینج میں قائم بیٹ ہائے و بلاک ہائے میں تعینات عملہ اور افسران کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نام سب ڈویژن	تعداد افسران	(تعداد عملہ فارسٹرز، فارسٹ گارڈ، چوکیدار، نائب قاصد، سب ڈویژن کلرک، ٹیوب ویل آپریٹر وغیرہ	بیلدار
1۔ شیخوپورہ فارسٹ سب ڈویژن	ایک نائب مہتمم جنگلات	28عدد	X
2۔ شرق پور فارسٹ سب ڈویژن	ایک نائب مہتمم	21عدد، تعیناتی شرقپور فارسٹ سب ڈویژن	X
3۔ شاہدرہ فارسٹ رینج	ایک امین جنگلات	20عدد تعیناتی شاہدرہ فارسٹ رینج	

(ب) سال 06-2005 میں شجر کاری 240 ایکڑ رقبہ پر ترقیاتی سکیم کے تحت جھوک فارسٹ میں کروائی گئی ہے جس پر -/2,280,000 روپے فنڈز استعمال ہوئے ہیں اور اس کی دیکھ بھال کے لئے دو عدد فارسٹ گارڈ اور ایک بلاک آفیسر تعینات ہیں۔

(ج) ضلع شیخوپورہ میں شیشم کے درختوں کو بچانے کے لئے ریسرچ انسٹیٹیوٹ گٹ والا فیصل آباد سے مسلسل رابطہ ہے، بلکہ شیشم کے درخت کو بیماری سے بچانے کا مسئلہ پورے

پاکستان میں موجود ہے، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ زیرزمین پانی تقریباً 35 فٹ نیچے چلا گیا، ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے دریافت کیا ہے کہ درخت کی ٹہنی زخمی ہونے پر "Pathogers" حملہ آور ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی درخت سوکھ رہے ہیں۔ پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے تجاویز دی ہیں کہ شیشم، تن، بکائن کی ملی جلی شجرکاری کی جائے۔

(د) ضلع شیخوپورہ میں کینال، روڈ ریل سائیڈ کے تمام درختوں کی نمبر شماری کرائی گئی ہے اور دوران نمبر شماری درختوں کی نیلامی گورنمنٹ نے روک دی تھی جو کہ اب گورنمنٹ پالیسی کے مطابق سوکھے درختوں کو نیلام کیا جائے گا۔

(ہ) ضلع شیخوپورہ میں خالی رقبہ پر ترقیاتی سکیم کے تحت شجرکاری کے کام کی درج ذیل سکیمیں جاری ہیں۔ Re-habilitation of Riverian ECO System اور Satlej Environmental Afforestation Project کے تحت خالی رقبہ پر شجرکاری کروانے کا منصوبہ ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیکر اور شیشم کی لکڑی بچانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ انہوں نے لکھا ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں کینال روڈ سائیڈ کے تمام درختوں کی نمبر شماری کرائی گئی اور دوران نمبر شماری درختوں کی نیلامی روک دی گئی جو کہ گورنمنٹ پالیسی کے مطابق سوکھے درختوں کی نیلامی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں منسٹر موصوف سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس سے پہلے سوکھے ہوئے درختوں کی لکڑی ایسے ہی چوری ہو جاتی تھی کیونکہ جو میرے علم میں ہے کہ سوکھے ہوئے درختوں کی تمام لکڑی محکمے کے مختلف لوگوں کی ملی بھگت سے چوری ہوتی تھی اور ان کی کوئی نمبر شماری نہیں کی جاتی تھی۔ اگر ان کی نمبر شماری کی گئی ہے تو ان کی تعداد کتنی ہے اور انہوں نے دوبارہ نیلامی کب شروع کی ہے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! جب سے نمبر شماری شروع کی گئی اس وقت تک پانچ ہزار درخت شمار کئے گئے ہیں۔ لکڑی کو فروخت کرنے کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ ہم خود درخت کاٹ کر لکڑی ڈپو میں لائیں اور پھر بیچیں دوسرا یہ ہے کہ ہم کھڑے ہوئے درختوں کی نیلامی کر دیتے

ہیں۔اب ہم کھڑے ہوئے درختوں کی ہی نیلامی کریں گے اور ٹھیکیدار خود ہی کاٹے گا۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کرنا تھا کہ جب لکڑی ڈپوؤں میں آتی تھی تو وہ پوری نہیں آتی تھی بلکہ یہ ہوتا تھا کہ زیادہ لکڑی چوری ہو جاتی تھی جس سے وہ ساری کی ساری ضائع ہوتی تھی۔اگر منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ سوکھے ہوئے درختوں کی لکڑی کو نیلام کیا جائے گا تو یہ ٹھیک ہے اور بہتر ہے لیکن پہلے ایسے نہیں تھا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے وزیر صاحب یہ بیان فرما دیں کہ ایسا درخت جس کو ان کا محکمہ دو تین سال کے دوران نمبر لگا تا رہے تو کیا وہ درخت محکمہ کی ملکیت ہے یا کسی اور کی ملکیت ہو سکتا ہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! پچھلے دس بارہ سال میں نمبر شماری نہیں کی گئی تھی۔ ہم نے اس دور میں شروع کیا تا کہ ہمیں پتا چلے کہ ہمارے کتنے درخت ہیں۔پرانے درختوں کی نمبر شماری ختم چکی ہوئی تھی۔اب ایک دفعہ نمبر شماری ہوئی ہے اگر کہیں پر غلطی سے encroachers یہ سمجھتے ہوں کہ یہ زمین ہماری ہے اور وہ درخت کا مالک ہے تو اس کو ہم ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر دیکھ لیتے ہیں کہ اگر ان کا ہو تو انھیں دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال دیا تھا میرا وہ سوال نہیں آ سکا۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دریائے چناب کے پل پر جس کو Alexandra bridge کہتے ہیں۔ وہاں پر ان کا بہت بڑا جنگل تھا اور صدیوں سے محکمہ جنگلات کے پاس ہے۔ چاہے حکومت مسلمانوں کی ہو یا کسی کی بھی ہو۔وہ پورا جنگل ٹھیکیدار نے بلکہ محکمہ کا عملے کے لوگ ایک سرخ رنگ کی پجارو پر کئی دن درخت کاٹ کر load کراتے رہے ہیں۔ میں نے سوال بھی جمع کروایا تھا۔ جن درختوں کو یہ نمبر لگاتے رہے ہیں اور محکمہ ان کو own کرتا ہے۔ان کو تو محکمے کی جائیداد رہنا چاہئے۔ گجرات اور وزیر آباد کے درمیان دریائے چناب پر Alexandra bridge پر یہ لوگ، طاقتور لوگ پورا جنگل کھا گئے ہیں، افسران اس میں شامل ہیں اور اعلیٰ سیاسی لوگ بھی شامل ہیں۔یہ صرف چیک کرا لیں کہ کیا ایسا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! جو نشاندہی کی گئی ہے آپ اسے چیک کروالیں۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! میں نشاندہی کروالوں گا۔

جناب سپیکر: حاجی اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انھوں نے اپنے جز (د) میں فرمایا ہے کہ گورنمنٹ پالیسی کے مطابق سوکھے درختوں کو نیلام کیا جائے گا۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ کیا یہ نیلامی ہو چکی ہے اور اس سے کتنا ریونیو حاصل ہوا ہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! پنجاب میں مختلف جگہوں پر نیلامی ہو رہی ہے کیونکہ بیماری سے پورے پنجاب میں درخت سوکھے ہیں۔ مختلف جگہوں پر مختلف اوقات میں ہم نیلامی کرتے رہتے ہیں ایکدم پورے پنجاب میں نیلامی نہیں ہوئی۔ کچھ کی نیلامی ہو چکی ہے اور کچھ کی اس سال میں ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! سوال نمبر 9370 ہے لیکن اس کا جواب بھی نہیں آیا۔ میرے دونوں سوال بہت اہم تھے لیکن دونوں کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ محکمے کو ہدایت کریں کہ آئندہ ایسی سُستی نہیں ہونی چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! یہ 22۔ مارچ کو ترسیل کیا گیا تھا۔ میں جناب کے حکم پر محکمے کو ہدایت کر دیتا ہوں انشاءاللہ next time یہ دونوں آجائیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: ان دونوں سوالوں کو pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ دونوں سوال جو محکمہ لائیو سٹاک کے متعلقہ ہیں یہ pending کئے جاتے ہیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایک شعر پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

نامہ بر تو ہی بتا تو نے تو دیکھے ہوں گے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کے جواب آتے ہیں

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: سوال نمبر 8116۔

پابندی کے دوران رجسٹر ہونے والی کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد و تفصیل

*8116: محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کوآپریٹو سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر پابندی ہے، اگر ہے تو کس سال سے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے پابندی کے باوجود بھی چند کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ کی ہیں ان کی تعداد اور نام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے، نیز رجسٹرڈ ہونے والی سوسائٹیز کے بائی لاز کی نقل بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر پابندی اٹھانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 10۔اپریل 1997 کو وزیراعلیٰ پنجاب نے زیر نمبری US(J&B)6-7/94 کے تحت صوبہ بھر میں تمام قسم کی نئی انجمن ہائے امداد باہمی کی رجسٹریشن پر پابندی عائد کر دی تھی جو تا حال نافذ العمل ہے۔

(ب) حکومت کی پابندی کے دوران 4 سوسائٹیز رجسٹرڈ ہوئیں جن میں 3 کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز اور ایک ملٹی پرپیز/جنرل سوسائٹی رجسٹرڈ ہوئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ پاکستان رینجرز (پنجاب) ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لیمٹڈ لاہور

2۔ لاہور پریس کلب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لیمٹڈ لاہور

3۔ بنکرز ایونیو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لیمٹڈ لاہور

4۔ پاکستان ملٹی پرپز کوآپریٹو سوسائٹی لیمٹڈ پنجاب لاہور

یہ تمام سوسائٹیز جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری سے رجسٹرڈ کی گئی تھیں رجسٹرڈ ہونے والی سوسائٹیز کے بائی لاز کی فوٹو کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) فی الحال اس سلسلہ میں کسی قسم کی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب سپیکر! جز (ب) میں ہے کہ حکومت نے پابندی کے دوران 400 سائٹیز رجسٹرڈ کی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان کی ایسی کون سی خصوصیات تھیں کہ

پابندی کے دوران ان کو رجسٹرڈ کیا گیا اور انھوں نے بعد میں اپنا کیا رول ادا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کو آپریٹو!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک سوسائٹیز کی افادیت کا تعلق ہے تو 1997 سے اس پر ban ہے۔ اگر کسی فیلڈ میں اس کی ضرورت ہے تو ایک سوسائٹی جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں وہ جنرلسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی ہے۔ جس کو وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی اجازت دے کر منظور کیا۔ اسی طرح جو دوسری سوسائٹیز: بنکرز ایونیو سوسائٹی اور ایک multi purposes سوسائٹی تھی۔ یہ ایک نیا concept تھا کیونکہ سوسائیٹیاں ایک ہی مقصد کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اس طرح ایک نیا concept introduce کرنا تھا جس میں ایک سوسائٹی جو کہ multiple fields جیسے ایجوکیشن، لائیوسٹاک اور تمام شعبوں میں اپنا کردار ادا کر سکے۔ اس وجہ سے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کی سپیشل منظوری دی اور یہ سوسائٹی رجسٹرڈ ہوئی۔

جناب سپیکر: حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انھوں نے جز (الف) کے جواب میں فرمایا ہے کہ تمام قسم کی انجمن ہائے امداد باہمی کی رجسٹریشن پر پابندی عائد کر دی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ اس پابندی کو اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر نہیں رکھتے ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک پابندی کا سوال ہے تو اس پر سختی سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ ہم نے ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست کی ہے کہ ایگریکلچر سوسائٹی کی حد تک اور جن جگہوں پر چھوٹے چکوک یا گاؤں میں سوسائٹیاں موجود نہیں ہیں، اس میں ہم نے ایگریکلچر سوسائٹیوں کی رجسٹریشن پر پابندی اٹھانے کے لئے کہا ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کی منظوری دے دی تو اس کو کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: سوال نمبر 8656

شیخوپورہ۔ محکمہ جنگلات کی نرسریوں اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*8656: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر جنگلات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام کتنی نرسریاں ہیں اور کہاں کہاں واقع

ہیں؟

(ب) ان نرسریوں میں جو پودے تیار ہوتے ہیں، ان کے نام اور تعداد کیا ہے، ان نرسریوں سے جنوری 2005 سے جنوری 2006 تک کتنے پودے فروخت ہوئے، کتنی آمدن ہوئی اور کہاں خرچ ہوئی؟

(ج) ضلع شیخوپورہ میں نجی شعبہ میں جنگلات لگانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے نیز ضلع میں جنگلات کا سرکاری رقبہ کتنا ہے؟

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام نرسریوں کے نام و پتاجات درج ذیل ہیں:۔

1۔ فاروق آباد نرسری فاروق آباد شہر، سرگودھا روڈ

2۔ شرقپور نرسری لاہور جڑانوالہ روڈ 32 کلومیٹر

3۔ برکت ٹاؤن نرسری جی ٹی روڈ 8/9 کلومیٹر

(ب) ان نرسریوں میں تیار پودوں کے نام و تعداد درج ذیل ہے:۔

1۔ فاروق آباد نرسری: کیکر، سکھ چین، بکائن، سرس، کچنار و دیگر 1,00,000 عدد پودے

2۔ شرقپور نرسری: کیکر، نیم، قلمات، شیشم و دیگر 163,000 عدد پودے

3۔ برکت ٹاؤن نرسری: کیکر، بکائن، سکھ چین و دیگر 1,00,000 عدد پودے

جنوری 2005 سے جنوری 2006 تک فروخت شدہ پودوں کی قلموں کی تعداد 148,155 ہے، ان کی فروخت سے محکمہ جنگلات کو آمدنی -/120,228 روپے ہوئی جو کہ خزانہ سرکار میں ایڈجسٹ ہو چکی ہے اور یہ رقم خرچ نہیں کی جاتی نیز جنوری 2005 سے جنوری 2006 تک پودوں کی پاک افواج، سکولوں و کالجوں کو ان نرسریوں سے 142325 عدد پودے مختلف اقسام گورنمنٹ پالیسی کے تحت فری سپلائی کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع شیخوپورہ میں نجی شعبہ میں جنگلات لگانے کے لئے زمینداروں کو ترغیب دی گئی ہے اور 25852 پوداجات تقسیم کئے گئے ہیں، ضلع شیخوپورہ میں سرکاری جنگلات کا رقبہ 4915 ایکڑ ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! جز (ب) میں منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ پودوں کی فری سپلائی پاک افواج، سکولوں و کالجوں کو اور نرسریوں کو مہیا کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ فری سپلائی جو پاک فوج کو مہیا کی جاتی ہے۔ پاک فوج کو تو ویسے بھی بہت کچھ مہیا کیا جاتا ہے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اس کو باقاعدہ نشر واشاعت کے ذریعے کریں تاکہ عام پبلک تک یہ پہنچیں اور زیادہ سے زیادہ عوام اس سے مستفید ہو سکیں۔ پودے جتنے زیادہ لگیں گے اس سے ماحول بہتر ہو گا۔ ہر چیز فوج کی طرف ہی کیوں چلی جاتی ہے کہ ہر چیز فوج کو فری سپلائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں نجی شعبے میں جنگلات لگانے کے لئے زمینداروں کو ترغیب دی گئی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر کوئی عام زمیندار اپنی زمین دے تو کیا وہاں پر بھی حکومت نرسریاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ اس سے زمینداروں کو بھی فائدہ ہو سکے اور عوام کو بھی اس سے فائدہ ہو سکے کیونکہ سرکاری سطح پر نہیں ہو گا لیکن چونکہ زمیندار اپنی زمین مہیا کرے گا اور اس پر گورنمنٹ نرسریاں بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! ہم پاک فوج، سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں کو پودے اور قلمیں مفت دیتے ہیں کیونکہ ہمارے لئے وہ extra کام کرتے ہیں اس لئے ہم انہیں پودے وغیرہ مفت دیتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ عوام کے لئے ہم نے ایک قلم پچاس پیسے کی رکھی ہوئی ہے جو ایک ٹوکن جیسی formality ہے تو پچاس پیسے کا ایک پودا ان کو دیا جاتا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس نرسری کا نام مجھے بھی بتایا جائے جہاں پر پچاس پیسے میں ایک قلم وغیرہ ملتی ہے۔ کیونکہ میرے علم میں ایسی کوئی نرسری نہیں ہے جہاں پر اتنے سستے پودے ملتے ہوں۔

وزیر جنگلات: محترمہ! جتنے پودے کہیں گی اتنے ہی آ جائیں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ ہمارا ریٹ ہر جگہ پر یہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تمام نرسریوں میں ریٹ پچاس پیسے ہی ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! یہ غلط بیانی ہے۔ پاکستان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو پچاس پیسے میں ملتی ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کون سی نرسری میں گئی ہیں؟

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر!میں شیخوپورہ میں ساری نرسریوں میں جاتی ہوں کیونکہ میں بھی اپنے لئے وہاں سے پودے لے کر آتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو وہاں پر کیا ریٹ ہے؟

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر!چھوٹے سے چھوٹا پودا بھی سستا نہیں ہے تو منسٹر صاحب کس نرسری کی بات کرتے ہیں؟ یہ مجھے بتا دیں تاکہ آئندہ سے منسٹر صاحب کے حوالے سے میں اس نرسری میں جاؤں تاکہ مجھے بھی پچاس پیسے کا پودا مل سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر فارسٹ!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! محترمہ دراصل ornamental plants کی بات کر رہی ہیں وہ جتنی بھی نرسریاں لگاتی ہیں ان کے ساتھ ہمارا concern نہیں ہے۔ ہم شیشم یا کیکر کے درخت دیتے ہیں جس کا ریٹ ہم نے پچاس پیسے رکھا ہوا ہے جو timber wood یا fire wood ہوتی ہے لیکن ornamental plants سے ہمارا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ کیکر اور شیشم کا پودا پچاس پیسے کا ہے باقی کی قیمتیں مختلف ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔جناب سپیکر!ابھی محترمہ کے سوال کے جواب میں منسٹر صاحب نے کہا کہ پاک فوج ہمارے لئے extra کام کرتی ہے تو وہ extra کام کی ذرا تفصیل بتا دی جائے کہ پاک فوج کون سا extra کام کرتی ہے؟ یہ سال ڈیڑھ سال بعد حکومت میں آنا کیا extra کام ہے جس کے لئے انہیں پودے ملتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ!آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!انہوں نے extra کام کہا ہے تو میری کم عقلی کے لئے مجھے بتا دیا جائے کہ ایسا کون سا extra کام پاک فوج کے لئے ہے جس پر ہمیں فخر کرنا چاہئے؟

جناب سپیکر: پلیز!آپ تشریف رکھیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری جاوید صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک معاملہ لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں ہمارے ضلع میں ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر اپنے عملے کے ساتھ ڈل وریام جنگل میں لکڑی بیچتا ہوا red-handed جو انٹی کرپشن والوں نے پکڑا اور مجسٹریٹ صاحب ان کے ساتھ تھے مجسٹریٹ کی رپورٹ پر پرچہ درج ہوا اور اب وہ ضمانت کروا کر دوبارہ وہیں پر آ کر بیٹھا ہوا ہے، کیا وہ لاکھوں کروڑوں کی لکڑی مزید بیچ دے؟ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمے نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ منسٹر صاحب سے ان کے چیمبر میں مل لیں کیونکہ اس کا سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ ان کو تفصیل سے بتا دیں اور میں منسٹر صاحب سے گزارش کر دیتا ہوں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دوسری میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب صرف یہ یقین دہانی کرا دیں کہ ایسے کرپٹ آفیسرز کو محکمے میں نہیں رکھا جائے گا کیونکہ ایک مجسٹریٹ نے اسے red-handed پکڑا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر فارسٹ!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اس کی ابھی انکوائری ہو رہی ہے اور اس کا کیس ہمارے ہی ڈیپارٹمنٹ نے انٹی کرپشن کو دیا ہوا ہے اس کی جب رپورٹ آئے گی تو اس کو ہم قانون کے مطابق ضرور سزا دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: سوال نمبر 8117۔

کوآپریٹو سوسائٹیز کے فنڈز، فراہمی اور ملتان سے متعلقہ فنڈز کی تفصیل

*8117: محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوآپریٹو سوسائٹیز کے لئے فنڈز صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت فراہم کرتی ہے؟

(ب) کوآپریٹو سوسائٹیز فنڈ کی تقسیم کا کیا طریق کار ہے، ضلع وار فنڈ دیئے جاتے ہیں یا آبادی کی بنیاد پر؟

(ج) سال 03-2002 تا 06-2005 ضلع ملتان کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور وہ کن کن سوسائٹیز کو دیا گیا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی یا مرکزی حکومت کوآپریٹو سوسائٹی کو فنڈز فراہم نہیں کرتی بلکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو براہ راست فنڈز گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس پر حکومت پنجاب کی ضمانت پر فراہم کرتا ہے۔

(ب) کوآپریٹو سوسائٹیز کے لئے قرضہ جات جاری کرنے کے لئے فنڈز ضلع وار مختص کئے جاتے ہیں۔ بنک اور محکمہ امداد باہمی کا عملہ باہمی مشاورت سے فنڈز قرضہ جات کی تقسیم ہر ضلع، تحصیل، تھانہ کی سطح پر اور موجودہ انجمن ہائے کی تعداد اور سابق قرضہ کے اجراء کو مدنظر رکھ کر مختص کی جاتی ہے، تاکہ تقسیم کار مساوی رہے، یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ کسی فعال انجمن کو فنڈ کی وجہ سے قرضہ کے اجراء میں کوئی دشواری نہیں ہوتی بلکہ بنک کی طرف سے فعال کوآپریٹو سوسائٹیز کو پالیسی کے مطابق قرضہ جات کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(ج) سال 03-2002 تا 06-2005 کے دوران ضلع ملتان میں کوآپریٹو سوسائٹیز کے لئے جاری شدہ قرضہ جات اور مختص شدہ فنڈز کی تفصیل تتمہ (الف) اور جبکہ سوسائٹیز کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہوں گی کہ خواتین کو ابھی تک کتنے قرضے دیئے گئے ہیں اور ان کی ادائیگی کی کیا شرائط ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! محترمہ! ذرا وضاحت کر دیں کہ یہ کون سے جز کے متعلق سوال پوچھ رہی ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ اب تک کتنے قرضے دیئے گئے ہیں اور ان کی ادائیگی کی کیا شرائط ہیں؟

محترمہ زیب النساء قریشی: میں نے پوچھا ہے کہ خواتین کو کتنے قرضے دیئے گئے ہیں کیونکہ بہت سی عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمارے پاس آتی ہیں کہ ہمیں چھوٹے چھوٹے کام کرنے ہیں تو اس کے لئے پیسا چاہئے کیونکہ بنک اس طرح قرضے نہیں دیتے جس سے یہ مسائل رہتے ہیں اسی لئے میں پوچھ رہی ہوں۔

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! جہاں تک مختلف سوسائٹیز کا تعلق ہے تو یہ ایک بہت بڑا پلندہ ہے جس میں ان سارے قرضوں کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ اگر محترمہ کو کچھ دیکھنا ہے تو یہ تشریف لے آئیں ہم ان کو اس وقت دکھا دیں گے۔ یہ بہت لمبی تفصیل ہے اور اس وقت میرے خیال میں ایوان کا وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کافی لمبی چوڑی تفصیل ہے۔ اگر ہاؤس میں پڑھیں گے تو کافی ٹائم لیں گے۔ آپ اگر مہربانی فرمائیں تو ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں۔ کیونکہ آپ یہ بھی چاہ رہی ہیں کہ ان کے نوٹس میں لایا جائے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: چلیں ٹھیک ہے چیمبر میں بات کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے لکھا ہے کہ فنڈز ضلع وار مختص کئے جاتے ہیں۔ میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ فنڈز جو ضلع وار مختص کئے جاتے ہیں اس کا کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب ذرا اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ فنڈز ضلع وار مختص کئے جاتے ہیں تو ان کا سوال یہ ہے کہ جو فنڈز آپ ضلع وار مختص کرتے ہیں ان کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! یہاں پر تھوڑا سا confusion ہے تو میں ڈاکٹر صاحب کے سوال کے بارے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کوآپریٹوز کے فنڈز ہوتے ہیں ان کو کوآپریٹو سوسائٹیز کے ذریعے خرچ کیا جاتا ہے اور جتنی کوآپریٹو سوسائٹیز کی ڈیمانڈ ہوتی ہے ان کو ہم پورا کرتے ہیں۔ اس میں نہ ایریا کی کوئی وجوہات ہوتی ہیں نہ آبادی کی بنیاد پر یہ فنڈز تقسیم ہوتے ہیں بلکہ جس ایریا میں جو سوسائٹیز operate کر رہی ہیں ان کی ڈیمانڈ کے مطابق دیتے ہیں۔ کسی جگہ پر سوسائٹیز کی تعداد زیادہ ہے تو کسی جگہ پر کم ہے۔ بہر حال ہم سوسائٹیز کی ڈیمانڈ کے مطابق ہی ہم فنڈز دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے وضاحت کے ساتھ جواب دے دیا ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بعض اضلاع میں لوگوں کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جس کے ذریعے سے آدمی facilitate ہو سکتا ہے۔ کیا ان کے محکمے میں ایسا کوئی سسٹم ہے کہ لوگوں کو اس کے بارے میں apprise کیا جائے کہ یہ ایک پراجیکٹ ہے تو اس کے ذریعے سے مالی امداد ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! میں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ہم مختلف جگہوں پر سیمینار اور ایک awareness پروگرام کر رہے ہیں اور اس میں elected نمائندوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے حلقے میں لوگوں کو کوآپریٹو نظام کے ساتھ متعارف کرائیں اور ان کی جو جو سہولیات ہیں ان کو تو معلوم ہے۔ یہی بہتر فورم ہے جس میں عام لوگوں تک ہم رسائی حاصل کر رہے ہیں۔

محترمہ طاہرہ منیر: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو براہ راست فنڈز گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس پر حکومت پنجاب کی ضمانت پر فراہم کرتا ہے تو حکومت پنجاب کی کس قسم کی ضمانت ہوتی

ہے جس پر یہ بنک کسی کو قرضے دیتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! حکومت پنجاب بنک کو ضمانت نہیں دیتی مگر سٹیٹ بنک کو حکومت پنجاب یہ ضمانت دیتی ہے کہ یہ قرضہ ہماری ضمانت پر کوآپریٹو بنک کو دیا جائے اور کوآپریٹو بنک پھر آگے یہ قرضہ کسانوں میں تقسیم کرتا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: سماں صاحب! پہلے کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ آپ اگلے سوال پر کر لینا۔

چودھری اعجاز احمد سماں: ایک چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلو، فرمائیں!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کے جواب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی فعال انجمن کو فنڈ کی وجہ سے قرضہ کے اجراء میں کوئی دشواری نہیں ہوتی بلکہ بنک کی طرف سے فعال کوآپریٹو سوسائٹیز کو پالیسی کے مطابق قرضہ جات کا اجراء کیا جاتا ہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ قرضہ کا اجراء کن مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ قرضہ کن مقاصد کے لئے دیا جاتا ہے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! یہ قرضہ مختلف سوسائٹیز کے ذریعے ایگریکلچر کے مقصد کے لئے دیا جاتا ہے، اس میں لائیو سٹاک شامل ہے، ایگریکلچر implement شامل ہے، بیج اور کھاد شامل ہے اور وومن سوسائٹیز بھی اس میں شامل ہیں وہ اپنے مقاصد کے لئے لیتی ہیں، انڈسٹریل سوسائٹیز اپنے مقاصد کے لئے لیتی ہیں اور سوسائٹیز کے اغراض و مقاصد کے تحت ان کو قرضہ دیا جاتا ہے لیکن بنیادی طور پر یہ ایگریکلچر کے لئے ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: میں on oath کہتا ہوں کہ یہ لائیو سٹاک پر وزیر آباد شہر میں بالکل قرضہ نہیں دیتے۔ اسی طرح میں on oath یہ بھی کہتا ہوں کہ زرعی بنک کا مینجر کسی زمیندار کو ٹریکٹر دینے کے لئے زرعی مقاصد کے لئے زرعی زمین کے عوض بالکل دینے کے لئے تیار نہیں۔ لائیو سٹاک کے اوپر یہ وزیر آباد میں انکوائری کروا لیں کہ پچھلے چھ مہینوں میں کوئی قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں؟ میں صرف ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو طریق کار بتایا ہے کہ ان مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: میں نے یہ عرض کیا ہے کہ دس فیصد دے کر آپ without any guarantee or surety کار فنانس لیزنگ پر کرا سکتے ہیں۔ زمیندار اپنی زمین mortgage کروانے کے باوجود ٹریکٹر حاصل نہیں کر سکتا، زمیندار اپنی زمین پر پاس بک کے ذریعے لائیو سٹاک پر کسی بھینس کے لئے قرضہ نہیں لے سکتا۔ پچھلے تین یا چھ مہینے میں اگر وزیر آباد میں کوئی قرضہ جاری کیا گیا ہے تو یہ بتا دیں؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

وزیر امداد باہمی: اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ میرے فاضل دوست کی ایک specific جگہ کے متعلق شکایت ہے اور اگر یہ اس کی پہلے نشاندہی کرتے تو ہم اس پر ایکشن لیتے لیکن ہم انشاء اللہ اس پر ایکشن لیں گے اور ان کو کہیں گے کہ اگر زمیندار تک نہیں پہنچ سکا تو ان کو قرضہ دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ ان کو قرضے جاری کئے جائیں۔ اگلا سوال جناب حفیظ اللہ خان صاحب کا ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان: سوال نمبر 8878۔

بھکر۔ محکمہ جنگلات کی اراضی اور تعینات سٹاف سے متعلقہ تفصیل

*8878۔ جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر جنگلات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بھکر میں محکمہ جنگلات کے کتنے رقبہ جات ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں، آمدنی اور اخراجات کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) ضلع بھکر میں محکمہ جنگلات میں تعینات افسران اور اہلکاران کے نام، پتا جات اور عرصہ تعیناتی بیان کریں؟

(ج) محکمہ جنگلات بھکر نے سال 06-2005 میں بھکر میں کل کتنے پودے کہاں کہاں لگائے، تفصیل بیان کریں؟

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع بھکر میں محکمہ جنگلات کا درج ذیل رقبہ ہے:۔

1۔ صوبائی محکمہ جنگلات کا کل رقبہ:	10509.26 ایکڑ
2۔ صوبائی محکمہ جنگلات میں انہار کا کل رقبہ:	1044.26 کلومیٹر

3۔صوبائی محکمہ جنگلات میں سڑکات کا کل رقبہ: 321.00 کلومیٹر
درج بالا رقبہ جات ضلع بھکر میں تحصیل بھکر، دریا خان، کلور کوٹ اور منکیرہ میں واقع ہیں۔
سال 06-2005 میں آمدنی اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

آمدنی	اخراجات
32,481,580/-	16,885,417/-

(ب) محکمہ جنگلات (صوبائی حکومت) ضلع بھکر میں تعینات افسران و اہلکاران کے نام، پتاجات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات نے بھکر میں سال 06-2005 میں کل 3,63,149 عدد پوداجات لگائے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

فتح میجر پلانٹیشن	62,618 پوداجات
بھکر پلانٹیشن	144,111 پوداجات
رکھ ڈھانڈلہ:	72,600 پوداجات
قریشی مائینز	26,400 پوداجات
مین لائن لوئر کینال	10,560 پوداجات
ایم ایم روڈ	10,560 پوداجات
برکت والا شیلٹر بیلٹ	36,300 پوداجات

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا ہے سال 06-2005 میں بھکر میں کل کتنے پودے محکمہ جنگلات نے لگائے تو جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ 06-2005 میں کل 3,63,149 پودے لگائے ہیں۔ محکمہ پودے لگانے کا ریکارڈ تو رکھتا ہے، یہ ایک بوگس کارروائی ہوتی ہے ہم نہیں دیکھ سکتے کہ کتنے پودے لگائے گئے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سال میں کتنے پودوں کی افزائش ہوئی ہے کیونکہ سال ڈیڑھ سال میں سفیدے کا پودا اچھا خاصا ہو جاتا ہے تو کتنے پودے وہاں باقی بچے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! ہم نے جو بھکر میں پودے لگائے ہیں اس کا 90 فیصد success rate ہے۔

جناب سپیکر: یہ تقریباً 90 فیصد success rate ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک التجا کرتا ہوں کہ آپ ایک کمیٹی بنالیں۔ ضلع بھکر میں محکمہ جنگلات کا بہت سارقبہ ہے وہاں پر دیکھ لیں کہ 90 فیصد پودے ہیں۔ میں کمیٹی کی میزبانی کروں گا یہ کمیٹی جاکر وہاں دیکھ لے کہ وہاں کیا حال ہے۔ میں وہاں پر رہتا ہوں مجھے تو کچھ نظر نہیں آتا۔ وزیر صاحب شاید اپنی آنکھ سے یہاں اسمبلی سے دیکھ سکتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنالیں جو دیکھے کہ کتنی تباہی ہو رہی ہے۔ کتنے پودے بقایا ہیں، لکھ تو دیتے ہیں کہ ہم نے لاکھوں لگائے ہیں لیکن لگانے کے بعد ہم نے تو یہ دیکھنا ہے کہ کتنے پودے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ بجٹ اجلاس کے بعد اگلے ماہ میں بھکر کا کوئی visit رکھ لیں اور ایم پی اے صاحب کو بھی ادھر دعوت دیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری تسنیم ناصر صاحب!

چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! میری معزز وزیر جنگلات سے گزارش ہے کہ ہمیشہ ہمارے ملک اور ہمارے صوبہ پنجاب میں ایک مہم چلائی جاتی ہے اور اس مہم میں جو بھی صاحب اقتدار ہوتا ہے وہ پودا لگا رہا ہوتا ہے اور دس بندے اس کی سائیڈوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور مہم شجرکاری چل رہی ہوتی ہے۔ یہی پودا جس کو دس بندے لگا رہے ہوتے ہیں، اس خبروں میں اور کسی بھی اخبار میں فرنٹ پیج پر فوٹو ہوتی ہے اس پودے کو سال بھر کوئی بھی محکمہ کا بندہ یہ نہیں پوچھتا کہ تمہیں پانی دیا گیا ہے یا اس کو پانی دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے ماشاء اللہ جتنی بھی پاکستان میں اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں بنیادی طور پر جو بھی شیشم ہے آپ نے دیکھا ہو گا کہ جی ٹی روڈ پر بہت سارے شیشم کے درخت گرے پڑے ہیں اور ان کی بیماری کے متعلق محکمہ کو کوئی پتا نہیں ہے۔ یہ نیلام کر دیتے ہیں لیکن نئے پودے نہیں لگاتے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ آپ نے تو تقریر شروع کر دی ہے۔

چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! جنگلات جو چوری ہو رہے ہیں اس پر بھی کنٹرول کروائیں۔

خدارا! پاکستان میں کوئی تو چیز رہنے دیں میری یہ وزیر صاحب سے درخواست ہے اور ان کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ سارے کام خود ہی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔آپ تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک درخواست ہے۔ سوال نمبر8900 ایک اہم سوال ہے اس میں آپ دیکھیں کہ چوری کی بھی بات ہو رہی ہے اور سینہ زوری کی بھی۔ اس میں آپ دیکھیں گے کہ یہ بڑا interesting ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال کون سے صفحہ پر ہے؟

رانا آفتاب احمد خان: صفحہ نمبر11 پر ہے۔

جناب سپیکر: اگلا صفحہ نمبر یہی ہے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال راجہ شفقت عباسی صاحب کا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی: سوال نمبر8900 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسلام آباد مری کیرج وے منصوبہ میں درختوں و لکڑی کی چوری و خورد بُرد کی انکوائری سے متعلقہ تفصیل

*8900: **راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اسلام آباد، مری، کیرج وے منصوبے میں محکمہ جنگلات کے کل کتنے درخت کاٹے گئے، ان درختوں کی تعداد، عمر، قسم، مالیت، وصول شدہ معاوضہ، جملہ تفصیل بیان فرمائی جائے نیز پرائیویٹ مالکان کو متعلقہ درختوں کی تعداد و معاوضہ کی رقم کس شرح سے دی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ میں محکمہ جنگلات کے اہلکاران درختوں و لکڑی کی

چوری و خُورد بُرد میں ملوث پائے گئے اور 27.3 ملین روپے کی چوری کے مرتکب ہوئے حکومت کو کروڑ روپے کا نقصان پہنچانے اور نیشنل ہائی وے سے 85 لاکھ روپے ناجائز وصول کرنے و دیگر مالیاتی و محکمانہ خلاف ورزیوں کی بابت چارج شیٹ کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سہیل مسعود، سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کو مذکورہ الزامات کی بابت انکوائری افسر تعینات کیا گیا، جنہوں نے انکوائری کے بعد اگست 2006 ملزمان کے خلاف کرپشن، misconduct، inefficiency کے الزامات ثابت ہونے پر نوکری سے برخاستگی اور ایک کروڑ روپے وصول کرنے کی سفارش کی گئی؟

(د) مندرجہ بالا محکمانہ کارروائی کتنے ملازمین کے خلاف کی گئی ہے، ان کے نام، عائد شدہ چارج شیٹ، انکوائری رپورٹ اور اس پر اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ حکمنامہ کی جملہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ہ) کیا حکومت کو ہونے والے نقصان کو پورا کیا گیا اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں، نیز آیا ان الزامات کی بابت کوئی فوجداری کارروائی بھی عمل میں لائی گئی اگر ایسا ہے تو اس کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات:

(الف) اسلام آباد، مری کیرج وے منصوبے میں محکمہ جنگلات کے 5339 چیل، کیل کے درخت کاٹے گئے اور ان درختوں کی (Standing Value) 225628 مکسر فٹ تھی، اس کے علاوہ روڈ کی تعمیر کے دوران 26930 جھاڑیاں اور پودے ضائع ہوئے اس میں تقریباً دس سال تا 150 سال عمر کے درخت تھے، عمارتی لکڑی سہالہ سیل ڈپو راولپنڈی میں ڈھلائی کی گئی اور ٹمبر ایکسٹریکشن ڈویژن راولپنڈی نے لکڑی فروخت کر کے رقم سرکاری خزانہ میں جمع کرائی اس لکڑی کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

لکڑی عمارتی چیل مسکر فٹ	تنگ	تعداد پھرہ جات	تعداد بلہ جات	محاصل/آمدن
132882-22	31910	1303 عدد	5070 عدد	2,77,94,388/-

نیز پرائیویٹ مالکان کو درختوں کا معاوضہ گزارہ فارسٹ ڈویژن راولپنڈی کے ذریعے ادا کیا گیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

I)	تعداد درختاں از قسم چیل جن کی عمر تقریباً 15-10 سال تھی	3417
II)	تعداد درختاں از قسم چیل جن کی عمر تقریباً 35-16 سال تھی	1790
III)	تعداد درختاں از قسم چیل جن کی عمر تقریباً 80-36 سال تھی	618
IV)	تعداد درختاں از قسم چیل جن کی عمر تقریباً 80 سال سے زیادہ تھی	210
	کل میزان	6035
	رقم جو ان درختاں کو نیلام کر کے وصول ہوئی	11,345,683/-
	رقم جو ان درختاں کی سیل حفاظت و ترسیل پر خرچ ہوئی	4,895,551/-
	نقد منافع	6,450,132/-

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے اہلکاران کے خلاف درختوں / لکڑی کی خورد بُرد و دیگر مالیاتی بے قاعدگیوں پر مشتمل الزامات کی چارج شیٹ جاری کی گئی، بعد ازاں معاملہ نیب(NAB) میں لے جایا گیا جہاں ان افسران اور اہلکاران کو الزامات سے بری قرار دیا گیا جہاں تک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے 85 لاکھ روپے کی وصولی کا تعلق ہے، یہ رقم اتھارٹی نے محکمہ جنگلات کو کٹائی، چرائی اور ڈھلائی درختاں کے لئے دی یہ رقم خورد بُرد نہ ہوئی ہے بلکہ 5339 درختاں کی گرائی، چرائی، ڈھلائی کے لئے استعمال ہوئی ہے، اس کا باقاعدہ آڈٹ ہوا ہے اور کوئی بھی اہلکار یا افسر خورد بُرد میں ملوث نہ پایا گیا ہے۔

(ج) سہیل مسعود صاحب سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کی طرف سے کی گئی انکوائری کو مجاز اتھارٹی(Competent Authority) نے دوبارہ(denovo enquiry) کرنے کے احکامات جاری کئے اور سید رئیس عباس زیدی Secretary /CAA اوقاف کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو دوبارہ انکوائری کر رہی ہے۔

(د) مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی ہر ایک ملازم پر عائد شدہ الزامات ان کے ناموں کے سامنے درج ہیں۔

نمبر شمار	نام / عہدہ ملازم	عائد شدہ الزامات		
1۔	رانا شبیر احمد ناظم جنگلات	(Misconduct)	(In-efficiency)	
2۔	محمد الیاس بشیر، DFO	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	(Corruption)
3۔	مسٹر عامر سہیل RFO	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	
4۔	عمران ریاض SDFO	---	---	۔ایضاً۔
5۔	اسد علی SDFO	(Misconduct)	(In-efficiency)	---
6۔	امتیاز صدیقی RFO	۔ایضاً۔	NIL	(Corruption)
7۔	محمد مقصود بلاک آفیسر	۔ایضاً۔	(In-efficiency)	---

8۔	محمد رشید بلاک آفیسر	(Misconduct)	(Corruption)
9۔	محمد ارشد محافظ جنگل	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
10۔	محمد ظہراب ۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
11۔	محمد فیاض ۔ایضاً۔	(Misconduct)	(In-efficiency)
12۔	محمد رفاق ۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
13۔	محمد شاہنواز ۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
14۔	محمد جاوید ۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
15۔	مصری خان فارسٹر	۔ایضاً۔	
16۔	محمد پرویز فارسٹر	۔ایضاً۔	
17۔	پرویز اکرم محافظ جنگل	۔ایضاً۔	
18۔	محمد آصف۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	
19۔	محمد شہزاد۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	
20۔	محمد رفاق۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	
21۔	نذیر احمد۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	
22۔	عطار درحمان۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	
23۔	محمد عباس فارسٹر	۔ایضاً۔	
24۔	نور زمان محافظ جنگل	۔ایضاً۔	

جہاں تک انکوائری رپورٹ کا تعلق ہے، وہ ابھی تک سیکرٹری اوقاف پر مشتمل ٹیم کے ہاں زیر کارروائی ہے۔

(ہ) انکوائری رپورٹ مکمل ہونے سے قبل حکومت کو ہونے والے نقصان کے متعلق کچھ نہیں کیا جا سکتا نیز اس کیس میں (NAB) کی طرف سے جاری انکوائری چیئرمین NAB کی چٹھی نمبری 1(232)DO(R-2)1m-1/NAB/05 مورخہ 16-06-05 کے تحت داخل دفتر کر دی گئی ہے، منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس کے علاوہ کوئی فوجداری کارروائی نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اگر آپ صفحہ 12 کے آخری حصہ میں دیکھیں نیلامی سے جو رقم موصول ہوئی وہ ایک کروڑ 13 لاکھ 45 ہزار اور جوان درختوں کی حفاظت پر خرچہ ہوا ہے وہ 48 لاکھ روپیہ ہے۔ اب ان کو آمدن ہوتی ہے 64 لاکھ روپے۔ وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں کہ وزیر صاحب کی حفاظت میں اس کے کتنے پیسے لگے ہیں؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! یہ اخراجات حفاظت والے نہیں ہیں۔ یہ خرچہ ان کی کٹائی اور ان کی

ٹرانسپورٹیشن اور ان کو ڈپوؤں پر پہنچانے پر آیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ "رقم جو ان درختوں کی سیل، حفاظت وتر سیل" آپ خود دیکھ لیں۔ یہ کتنا interesting ہے کہ ایک کروڑ 13 لاکھ روپے آمدن میں سے تقریباً 49 لاکھ روپے اس کی کٹائی اور حفاظت پر خرچ کر دیئے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! کیا اس لکڑی کو preserve کر کے کسی سٹور وغیرہ میں رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات! ان کا سوال ہے کہ کٹائی وغیرہ پر کل رقم کا تقریباً 40/45 فیصد خرچہ بنتا ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ یہ خرچہ زیادہ ہے اتنا خرچہ نہیں آنا چاہئے۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! ان کی کٹائی اور راولپنڈی میں ڈپو تک لے کر جانے میں ٹرانسپورٹیشن کا خرچہ ملا کر اتنا ہی بنتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ "یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے اہلکاران کے خلاف درختوں / لکڑی کی خُورد بُرد و دیگر مالیاتی بے قاعدگیوں پر مشتمل الزامات کی چارج شیٹ جاری کی گئی۔ بعد ازاں معاملہ نیب میں لے جایا گیا جہاں ان افسران اور اہلکاران کو الزامات سے بری قرار دیا گیا۔ میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ اس ایوان کو ان حقائق سے آگاہ کیا جائے۔ پہلی بات یہ کہ جو محکمہ نے چارج شیٹ کی کیا وہ وہیں رک گئی اور معاملہ نیب کی طرف چلا گیا اور اس کے پیچھے یہ مقاصد تو نہیں تھے کہ جو محکمہ ہے وہ ان اہلکاران کے خلاف کارروائی کرتا اور اس چارج شیٹ کو نیب میں بھیج کر اور بعد ازاں نیب نے محکمہ کے ان سب اہلکاران کو بے گناہ قرار دے کر فارغ کر دیا۔ یہ کوئی محکمہ کے خلاف نیب کی سازش تو نہیں تھی کہ نیب کے ساتھ ان کا مک مکا ہو گیا اور وہ چارج شیٹ جو محکمہ نے جاری کی تھی وہ نیب نے کس طرح take up کر لی؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! نیب نے ان کو بری الذمہ قرار دے دیا۔ حالانکہ ہماری اطلاع کے مطابق اس درخواست کو داخل دفتر کروایا گیا ہے ملزمان کو بری ہی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اس کا اس طرح ہوا تھا کہ ان کے خلاف کسی نے رپورٹ میں کہا تھا کہ

اس میں کوئی گڑ بڑ ہوئی ہے۔ ہم نے اس کی عارضی سی انکوائری کروا کر اس کو نیب میں دے دیا تھا کیونکہ یہ خاصا بڑا نقصان تھا اس کے بعد نیب والوں نے خود انکوائری کی اور ڈیپارٹمنٹ کی بھی انکوائری ہوئی تو ان سبھی لوگوں کو انہوں نے بری الذمہ قرار دے دیا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جو چارج شیٹ خود کی ہے اور ابھی انہوں نے کہا کہ بہت بڑا معاملہ تھا اور بہت بڑا گھپلا تھا۔ میں سمجھتا ہوں اور میرے ذہن میں تو یہ تھا کہ شاید نیب نے interference کر کے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اب منسٹر کی statement کے بعد مجھے یہ سمجھ آتی ہے کہ محکمہ نے انہیں بری کروانے کے لئے یہ کیا کیونکہ پاکستان میں نیب ایک ایسا ادارہ ہے جو صرف سیاسی لوگوں کو پکڑنے کے لئے ہے اور یہ گھپلا بڑا سنجیدہ معاملہ ہے کہ اتنے بڑے گھپلے کو نیب کو صرف اس لئے ٹرانسفر کیا گیا کہ وہ ان کو بری کر سکے تو وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں کہ کیا محکمہ اپنے طور پر اتنے بڑے گھپلے کی انکوائری خود نہیں کر سکتا تھا؟ کیوں نیب کی طرف جنگلات کے اس سیکنڈل کو refer کیا، گیا اس کی کیا وجہ تھی اور اگر ان کے پاس ثبوت کافی تھے تو پھر نیب نے انہیں کس طرح بری کر دیا؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ میرا بھی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! نیب کروڑ روپے والے کیس میں نہیں جاتا۔ اگر ان کے پاس محکمانہ شکایات تھیں، ان کے پاس ایک فورم تھا تو یہ اس کو proceed کر سکتے تھے اور اس کی انکوائری کر سکتے تھے اور RSO 2 کے تحت proceed کر سکتے تھے۔ یہ نیب میں ایک انکوائری چلی گئی تو کیا ان پر binding ہے کہ یہ محکمانہ انکوائری نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! یہی بات اگر ہم اپنے ادارے میں کرتے تو پھر بھی یہی اعتراض آنا تھا کہ آپ نے خود کر کے اس کو یکطرفہ کر کے چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں نے اس معاملے کو زیادہ اچھالا تھا تو ہم نے ساتھ ہی انکوائری نیب کو بھی دے دی تاکہ وہ بھی انکوائری کر لے تو محکمانہ اور نیب کی انکوائری کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آخری سوال ہے کہ وزیر موصوف نے جو استدلال دیا ہے کہ

یہاں چار سال سے ہر ڈیپارٹمنٹ کی انکوائریاں اس ہاؤس میں زیر بحث آتی ہیں۔ ٹھیک ہے اپوزیشن ان پر اپنا نقطہ نظر رکھتی ہے کہ محکمہ نے ٹھیک کیا ہے یا نہیں لیکن کیا نیب کی انکوائری کو ہم اس ہاؤس میں اچھی طرح سے debate کر سکتے ہیں۔ اگر محکمہ کی انکوائری ہوتی تو ہم اس پر سوال کرتے اور یہ جواب دیتے لیکن نیب کی انکوائری سے متعلق وضاحت فرمائی جائے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس بارے میں کروڑوں روپے کے گھپلے سے متعلق اس ایوان کو آگاہی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسے نیب کی طرف اس لئے refer کیا ہے کہ یہ اس ہاؤس میں وضاحت فرمائیں کہ اس پر ہم بحث کر سکتے ہیں؟ نیب تو صرف اس ملک کا واحد بدنام زمانہ احتسابی ادارہ ہے۔ اگر یہ خود انکوائری کرتے تو ہم یہاں پر سوال کرتے۔ اب نیب کے حوالے سے ہم ان سے کیا سوال کریں کہ انکوائری کیسے ہوئی، ٹھیک ہوئی، غلط ہوئی؟ اب تو ہم یہ سوال نہیں کر سکتے اور اگر کر سکتے ہیں تو وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں کہ نیب کی انکوائری کو زیر بحث لایا جا سکتا ہے؟

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! تمام ملازمین کو تو انہوں نے exonerate کر دیا مگر صفحہ 13 پر آپ اگر ان کے نام دیکھیں تو ان پر چارجز یہ ہیں کہ misconduct,curruption, inefficiency اگر ان افسران کے خلاف یہ چارجز نہیں تھے تو جس افسر نے یہ چارجز create کئے تو اس کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! محکمانہ انکوائری کے لئے رئیس عباس زیدی صاحب کو head بنایا گیا تھا اور ایک آدمی ہمارے محکمہ کا تھا جبکہ تیسرا کسی اور محکمہ کا آدمی لے کر تین ارکان پر مشتمل کمیٹی بنا کر انکوائری کی گئی جبکہ اسی دوران محکمانہ انکوائری بھی ہوتی رہی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا ان کا محکمہ نیب کی انکوائری پر عملدرآمد کا پابند ہے؟ ان کے محکمہ کا نیب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! نیب کو کوئی بھی محکمہ کیس تو refer کر سکتا ہے ناں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وہ کوئی کروڑ روپے سے کم کیس نہیں لیتے کیونکہ ہم نے

پی اے سی میں محکمہ پولیس سے متعلق ساڑھے تین کروڑ روپے کا گھپلا بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا تھا کہ ہمارے لئے تھوڑی رقم ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! لیکن محکمہ کو واپس تو نہیں بھیجا گیا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ان کے پاس جب پہلے ایک فورم ہے، ان کے پاس 2000 کے رولز ہیں، محکمانہ رولز ہیں تو اگر یہ اس پر انکوائری کرتے اور اس پر proceed کرتے۔ اب آپ دیکھیں کہ یہ 24 ملازمین۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آئندہ سے چھوٹے موٹے کیسوں کی محکمہ خود ہی انکوائری کر لیا کرے اور اگر کوئی بہت بڑا کیس ہو تو پھر نیب کو بھیجا جائے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ محکمہ جنگلات کے 24 لوگ جن میں اعلیٰ افسران DFO سے لے کر SDFO اور کنزرویٹر وغیرہ شامل ہیں، کے خلاف سہیل مسعود سپیشل سیکرٹری ایجوکیشن نے انکوائری میں یہ ثابت کیا کہ یہ misconduct, corruption کے الزامات صحیح ہیں اور ان کے نوکری سے dismissal کے احکامات جاری ہوئے اور ایک کروڑ روپے ریکوری کے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وجہ تھی کہ اس انکوائری کو چھوڑ کر دوسری انکوائری کروانے کی ضرورت پیش آئی؟ کس وجہ سے مجاز اتھارٹی یا آپ لوگ اس انکوائری سے مطمئن نہیں تھے کہ جس کی وجہ سے ایک full-fledged انکوائری ہوئی جس میں misconduct اور کرپشن بھی ثابت ہوئی تو ایک کروڑ روپے کی ریکوری کا آرڈر ہوا اور انہیں نوکری سے فارغ کرنے کا بھی recommend ہوا تو پھر denovo کرنے کی وجہ کیا تھی؟ وہ پیرا پڑھ کر سنائیں جس میں مجاز اتھارٹی نے رئیس عباس زیدی کو دوبارہ انکوائری آفیسر مقرر کیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! دوبارہ سوال پڑھیں کیونکہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے فرمایا ہے کہ جب محکمہ نے انکوائری کے دوران انہیں guilty قرار دیا تو

محکمہ انکوائری کر رہا تھا تو پھر ادھر انکوائری بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

وزیر جنگلات: میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ محکمہ کے علاوہ بھی کوئی دوسرا انکوائری کر لے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے محکمہ کے علاوہ کوئی دوسرا بھی انکوائری کر لے تاکہ کسی قسم کا کوئی سقم نہ رہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کو بھی بڑا واضح طور پر پتا ہے کہ جب کسی کی چوری ہو جائے اور اگر کسی گھر سے ایک کپڑا بھی مل جائے تو باقی چوری بھی اس سے یہی presume کیا جاتا ہے کہ ثابت ہوتی ہے اور اس سے recover کی جاتی ہے۔ جب ایک کروڑ روپے ثابت ہو گئے تو مزید انکوائری کروانے کا مقصد Eye wash کرنے کی بات ہے اور تو کوئی بات نہیں ہے اس لئے آپ بھی سمجھتے ہیں اور منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو جب ایک چیز ثابت ہو گئی تو 24 افسروں کے خلاف رئیس عباس زیدی صاحب کیا کریں گے؟ انکوائری ہوتی رہے گی، جوابات آتے رہیں گے اگر کچھ کرنا ہے تو اس کا ایک deterrent اور ایک مثال بنانی چاہئے تاکہ آئندہ کے لئے ایسے جرائم نہ ہوں۔ یہی میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! انکوائری میں پہلے وہ exonerate ہو گئے تھے اور پھر اس کے بعد درخواست دی گئی تو de-novo انکوائری کے لئے چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ انکوائری دوبارہ ہو پھر اس کے بعد رئیس عباس زیدی صاحب اور باقی کا پینل بنا جس نے انکوائری کی اور پھر اس میں بھی وہ سارے بری ہوئے لیکن ہمارا procedure یہ ہے کہ آئندہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: ملک اصغر علی قیصر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ انکوائری یا کیس کو dispose of نہیں کیا بلکہ pending پڑا ہوا ہے۔ اگر pending ہے تو اس کو pursue کریں کیونکہ کروڑوں روپے کا گھپلا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: شکریہ۔ جناب سپیکر! چلیں یہ مان لیا کہ انہوں نے پہلی انکوائری کی تو وزیراعلیٰ صاحب نے کہا کہ دوبارہ انکوائری کر لیں تو ان سے اس floor پر یقین دہانی کروادیں کہ 15/20 دن یہ سیشن چلے گا تو یہ یقین دہانی کروادیں کہ اگر کسی نے انکوائری کرنی ہے، ایمانداری سے کرنی ہے تو پھر وہ تو 15 دن میں ہو جائے گی تو اس floor پر یقین دہانی کروادیں کہ اس سیشن کے آخر میں انکوائری رپورٹ اس اسمبلی میں پیش کر دیں گے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! اس سیشن میں تو مشکل ہے لیکن کوشش کریں کہ جلدی کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یقین دہانی کروائیں کہ اگلے سیشن تک انکوائری رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات! آپ تک کر لیں گے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اگلے سیشن تک کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جنگلات: میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر امداد باہمی: میں بھی باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور۔ شاہدرہ کے گردونواح میں قائم جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*8359: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر جنگلات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شاہدرہ لاہور کے گردونواح میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) اس وقت کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنے رقبہ پر جڑی بوٹیاں ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے رقبہ پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ان ناجائز قابضین کے نام اور پتاجات کی تفصیل دی جائے؟

(د) حکومت ان ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات:

(الف) شاہدرہ لاہور کے گردونواح میں محکمہ جنگلات کے رقبہ کی تعداد 1887 ایکڑ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ شاہدرہ ریزروفارسٹ 1615 ایکڑ

2۔ عینو بھٹی فارسٹ 272 ایکڑ

(ب) قائم جنگل کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ شاہدرہ ریزروفارسٹ 339 ایکڑ جنگل

نوٹ: خالی رقبہ 1216 ایکڑ (i) دریائی بیڈ 371 ایکڑ

(ii) 845 ایکڑ خالی رقبہ پر شجرکاری کے لئے سکیم منظور ہوتے ہی رچنادوآب سکیم پاک آرمی کے ذریعہ شجرکاری کر دی جائے گی اس وقت خالی رقبہ پر جڑی بوٹیاں ہیں۔

2۔ عینو بھٹی فارسٹ 272 ایکڑ جنگل

(ج) اس وقت محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہ ہے۔

(د) شاہدرہ لاہور میں محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہ ہے۔

سال 06-2004 کے دوران ضلع جھنگ میں کوآپریٹو سوسائٹیز کو جاری قرض کی تفصیل

*8168: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت کوآپریٹو سوسائٹی کو قرض کس Mark-up پر فراہم کرتی ہے؟

(ب) مالی سال 05-2004 اور 06-2005 کے دوران ضلع جھنگ میں کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز کو قرض حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز defaulter ہیں؟

(د) کیا حکومت کوآپریٹو سوسائٹی کو آٹھ فیصد Mark-up پر قرض دینے کے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت کوآپریٹو سوسائٹی کو قرض فراہم نہیں کرتی بلکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان، پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو براہ راست فنڈز گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس پر حکومت پنجاب کی ضمانت پر فراہم کرتا ہے۔ بنک کی شرح مارک اپ کا تعین گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس Cost of Funds اور Operating Cost کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ موجودہ گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس 8.29 فیصد ہے۔ بنک ہذا کوآپریٹو سوسائٹیز کو از مورخہ 26-01-06 حسب ذیل شرح مارک اپ پر قرضہ جاری کر رہا ہے:۔

1.	Crop Loan	12%
2.	MTF (Tractors & Implements)	15%
3.	Women Societies	12%
4.	Livestock Societies	12%
5.	Livestock Project Societies	12%
6.	Livestock Revolving Societies	12%

(ب) مالی سال 2004-05 اور دوران مالی سال 2005-06 ضلع جھنگ میں انجمن ہائے کو جاری کئے گئے قرضہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال 2004-05
(01-07-04 to 30-06-05)

Societies	Borrowers	Amount
1699	13158	Rs. 310753718/-

مالی سال 2005-06
(01-07-05 to date)

Societies	Borrowers	Amount
1190	9229	Rs. 182124199/-

(ج) اس وقت ضلع جھنگ میں کل 174 کوآپریٹو سوسائٹیز defaulter ہیں۔

(د) اس وقت پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو سٹیٹ بنک آف پاکستان براہ راست فنڈز گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس پر فراہم کر رہا ہے۔ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک زرعی شعبہ کا دوسرا بڑا ادارہ ہے جو کہ سالانہ 8 سے 9۔ارب روپے کے قرضہ جات تقسیم کر رہا ہے۔ بنک کی شرح مارک اپ کا تعین گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل

ریٹس Cost of Funds اور Operating Cost کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔
موجودہ گورنمنٹ آف پاکستان ٹریژری بل ریٹس 8.29 فیصد ہے۔ موجودہ حالات میں بنک کے لئے ممکن نہ ہے کہ شرح سود کو 8 فیصد تک لایا جا سکے تاہم اگر سٹیٹ بنک آف پاکستان بنک ہذا کو Production & development قرضہ جات کے لئے Subsidized Funding کرے تو پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک بھی Reciprocal Basis پر اس طرح کی مراعات چھوٹے کسانوں کو دینے کے لئے اقدامات کرے گا۔

سال 2004-06 کے دوران ضلع جھنگ میں کوآپریٹو بنکس کی برانچیں اور قرض کی تفصیلات

*8169: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچیں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) مالی سال 2004-05 اور 2005-06 کے دوران ان برانچوں سے کتنا قرضہ کن کن اداروں / فرموں کو دیا گیا ہے، ان کے نام، پتا جات اور قرض کی رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان برانچوں کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی درج ذیل چھ برانچیں کام کر رہی ہیں۔

1۔ جھنگ: فوارہ چوک جھنگ صدر
2۔ چنیوٹ: سرگودھا روڈ نزد گورنمنٹ گرلز کالج برائے خواتین چنیوٹ
3۔ بھوانا: جھنگ چنیوٹ روڈ بر لب روڈ بھوانہ
4۔ لالیاں: چنیوٹ سرگودھا روڈ نزد لاری اڈا لالیاں
5۔ شورکوٹ: شورکوٹ روڈ نزد ریلوے سٹیشن شورکوٹ کینٹ
6۔ موڑ گڑھ مہاراجا: موڑ گڑھ مہاراجہ احمد پور سیال روڈ

(ب) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی مذکورہ بالا برانچوں نے 2004-05 اور دوران مالی سال 2005-06 کسی ادارے / فرم کو قرضہ جاری نہیں کیا اور صرف کوآپریٹو سوسائٹیز کو اور شخصی (Individual) قرضہ جات جاری کئے۔

(ج) ضلع جھنگ میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی برانچوں کے موجودہ مینجرز صاحبان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	برانچ	نام	عہدہ/گریڈ
1۔	جھنگ برانچ	مہر نور محمد خان	مینجر
2۔	چنیوٹ برانچ	محمد الیاس کانجو	آفیسر
3۔	بھوانا برانچ	محمد انور بیگ	آفیسر
4۔	لالیاں برانچ	محمد نصر اللہ خان	آفیسر
5۔	شورکوٹ برانچ	محمد ارشد	آفیسر
6۔	موڑ گڑھ مہاراجا برانچ	محمد حیات	آفیسر

1999تا حال۔ محکمہ جنگلات ضلع راولپنڈی میں بھرتی کی تفصیل

***8901: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 1999 کے بعد محکمہ جنگلات ضلع راولپنڈی میں بھرتی کئے گئے جملہ ملازمین کے نام، عہدہ، ڈومیسائل، تاریخ ملازمت، تحصیل وسال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) تحصیل مری، کوٹلی ستیاں میں اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں، انہیں کب fill کیا جائے گا نیز عارضی/Work Charge ملازمین کی تعداد، نام، جائے ملازمت کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) سال1999 سے لے کر2006 تک بھرتی کئے گئے ملازمین کے کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) مری فارسٹ ڈویژن میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں جو کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق مروجہ قوانین کے اندر رہتے ہوئے (fill) کی جائیں گی۔

نمبر شمار	نام اسامی/عہدہ	سکیل	تعداد اسامی
1۔	نائب مہتمم جنگلات	17	2
2۔	فائیر چیف	10	1
3۔	فارسٹر	07	7

-4	فارسٹ گارڈ	05	46
-5	ڈرائیور	04	01
-6	مکینک / کنڈیکٹر	03	01
-7	ڈیمارکیشن داروغہ	02	01
-8	نائب قاصد	01	02
-9	چوکیدار	01	05

مری فارسٹ ڈویژن میں ورک چارج ملازم کوئی بھی نہ ہے، بہر حال کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تفصیل اور کوائف درج ذیل ہیں:-

تعداد	نام ولدیت	جائے ملازمت	عہدہ
01	عاطف محمود ولد علی ناظر	مری	چوکیدار

نارتھ فارسٹ ڈویژن راولپنڈی

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد	تاریخ بھرتی	ورک چارج ملازمین	جائے ملازمت
1	سٹینوٹائپسٹ	1	---	---	---
2	فائیر چیف	1	---	---	---
3	فارسٹر	9	---	---	---
4	فارسٹ گارڈ	42	---	---	---

ٹمبر ایکسٹریکشن ڈویژن راولپنڈی

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد	تاریخ بھرتی	ورک چارج ملازمین	جائے ملازمت
1	چوکیدار		---	---	---
2	ڈپوواچر		---	---	---

نیز ٹمبر ایکسٹریکشن ڈویژن میں کوئی ورک چارج ملازم نہ ہے۔

گورنمنٹ کوآپریٹو کالج فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

*8199: **ملک اصغر علی قیصر**: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کوآپریٹو کالج فیصل آباد کب قائم ہوا تھا؟

(ب) اس کالج میں کس کس subject پر پڑھائی یا ریسرچ کروائی جاتی ہے؟

(ج) مذکورہ کالج کی سال 2003-04، 2004-05 اور 2005-06 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس وقت مذکورہ کالج میں تعینات ملازمین اور اساتذہ کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) اس کالج کا سال 05-2004 اور 06-2005 کا بجٹ کتنا تھا؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) لاہور میں کوآپریٹو انسٹیٹیوٹ کا قیام 1952 میں ہوا تھا، جس کو کالج کا درجہ دے کر ویسٹ پاکستان کوآپریٹو ٹریننگ کالج لائل پور موجودہ گورنمنٹ کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد کے نام سے سال 1960 میں موجودہ کیمپس میں منتقل ہوا۔

(ب) گورنمنٹ کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد میں محکمہ امداد باہمی پنجاب، دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ اور دیگر کوآپریٹو اداروں کے ملازمین کو ٹریننگ دی جاتی ہے جس کے لئے کالج ہذا طویل و مختصر دورانیہ کے کورسز کا انعقاد کرتا ہے۔ کالج ہذا محکمہ امداد باہمی کے ملازمین کے لئے اپنی خدمات صوبہ بلوچستان، آزاد جموں و کشمیر اور شمالی علاقہ جات کو بھی پیش کرتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل دوست اسلامی ممالک سے بھی ٹریننگ کے لئے افراد کالج آتے رہے ہیں یہ ممالک نائیجیریا، ترکی وملایا ہیں۔
کالج ہذا اور اس کے ذیلی دفاتر میں لگائی جانے والی کلاسز اور کورسز نیز ان میں پڑھائے جانے والے مضامین کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ریسرچ کے سلسلہ میں تجاویز زیر غور ہیں۔

(ج) کالج ہذا کا کام تعلیم و تربیت اور تدریس سے متعلقہ خدمات کی فراہمی ہے۔ کالج محکمہ امداد باہمی اور کوآپریٹو اداروں کے ملازمین کی ٹریننگ کا اہتمام کرتا ہے تاکہ محکمہ امداد باہمی اور کوآپریٹو اداروں کو قابل، ہنرمند، باصلاحیت اور تربیت یافتہ ملازمین میسر آ سکیں۔ اس کے علاوہ اس کے ذیلی دفاتر عوام میں امداد باہمی کا شعور پیدا کرنے، امداد باہمی کے ذریعے ملکی پیداوار بڑھانے اور حکومت کی مختلف سکیموں سے آگاہی کے لئے کام کرتے ہیں۔ چونکہ اس ادارہ کا کام خدمات کی فراہمی ہے، لہذا اس سے آمدنی کمانے کی توقع نہیں کی جاسکتی تاہم خرچ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال	تفصیل
-1	2003-04	تنخواہ -/37,00,000 روپے الاؤنس -/12,00,000 روپے

	دیگر-/17,00,000روپے
	میزان-/66,00,000روپے
2004-05	تنخواہ-/55,00,000روپے
	الاؤنس-/31,00,000روپے
	دیگر-/12,00,000روپے
	میزان-/98,00,000روپے
2005-06	تنخواہ-/53,00,000روپے
	الاؤنس-/37,00,000روپے
	دیگر-/8,00,000روپے
	میزان-/98,00,000روپے

(د) اس وقت کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد اور اس کے ذیلی دفاتر میں تعینات ملازمین اور اساتذہ کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد کا بجٹ برائے سال 05-2004 اور 05-2004 حسب ذیل ہے:۔

سال	بجٹ
2004-05	-/1,05,64,000روپے
2005-06	-/118,02,000روپے

بھکر۔ڈسٹرکٹ جیل کے لئے مختص اراضی سے درختوں کی کٹائی سے متعلقہ تفصیل

*8908: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر جنگلات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بھکر میں ڈسٹرکٹ جیل کے قیام کے لئے محکمہ جنگلات کی اراضی حاصل کی گئی ہے، جس پر سفیدہ کے ہزاروں درخت تھے، تعمیراتی کام کے آغاز پر محکمہ جنگلات نے ان درختوں کی کٹائی شروع کر دی بعد ازاں فروخت کر دیئے گئے؟

(ب) کل کتنے رقبہ پر سفیدہ کے درخت تھے؟

(ج) درختوں کی تعداد کتنی تھی؟

(د) نیلام کئے گئے حکومت کو ان درختوں سے کتنی رقم حاصل ہوئی؟

(ہ) کس فرم یا ٹھیکیدار کو فروخت کئے گئے، کیا محکمہ جنگلات کے پاس کٹائی سے پہلے اور بعد کا ریکارڈ موجود ہے تفصیل بیان کریں؟

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع بھکر میں ڈسٹرکٹ جیل کے قیام کے لئے پہلے مرحلہ میں 50 ایکڑ، 7 کنال اور 16 مرلے رقبہ محکمہ جیل خانہ جات کو بورڈ آف ریونیو پنجاب کے لیٹر نمبر 832-2005-888-TH-V مورخہ 05-10-11 کے تحت ٹرانسفر ہوا بعد ازاں لیٹر نمبر 200-2006-313-TH-V مورخہ 04-05-24 کے تحت مزید 24 ایکڑ، 17 مرلے رقبہ ٹرانسفر ہوا۔ اس طرح کل 75 ایکڑ، 13 مرلہ رقبہ ٹرانسفر کیا گیا۔ درختان کو گورنمنٹ آف پنجاب فارسٹری، وائلڈ لائف و فشریز ڈیپارٹمنٹ لاہور نوٹیفکیشن نمبری SOFT(EXT)VIII-4/2000 مورخہ 2001-11-14 کی مقرر کردہ ٹیکنیکل کمیٹی کی منظوری کے بعد کٹائی کرائی گئی۔ پہلے مرحلہ میں کل 1183 درخت از قسم سفیدہ کٹائی کئے گئے۔ ان کٹائی شدہ درختان سے کل 7000 مکسر فٹ بالن حاصل ہوا۔ محکمہ کو بالن کی فروخت سے کل -/1,69,050 روپے حاصل ہوئے، دوسرے مرحلہ میں 629 درختان کٹائی کئے گئے۔ ان درختان سے 1109 مکسر فٹ ٹمبر اور 4375 مکسر فٹ بالن حاصل کیا گیا۔ یہ کٹائی شدہ درختان یعنی ٹمبر و بالن سیل ڈپو چک نمبر 27/TDA بھکر پلانٹیشن رینج میں موجود ہیں۔

(ب) کل 55 ایکڑ رقبہ پر سفیدہ کے درخت موجود تھے۔

(ج) کل درختان کی تعداد 1812 تھی۔

(د) پہلے مرحلہ میں بالن 7000 مکسر فٹ حاصل کیا گیا جس سے کل -/1,69,050 روپے حاصل ہوئے۔

(ہ) مسٹر اظہر علی شاہ ٹھیکیدار نے بذریعہ نیلام عام پہلے مرحلہ سے حاصل کئے گئے بالن کو خرید کیا، محکمہ کے پاس کٹائی سے پہلے اور بعد کا تمام ریکارڈ موجود ہے۔

گورنمنٹ کوآپریٹو کالج فیصل آباد، بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*8200: **ملک اصغر علی قیصر**: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کوآپریٹو کالج فیصل آباد میں یکم جنوری 2004 سے آج تک کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، پتاجات، تعلیمی قابلیت، عمر اور ڈومیسائل کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان افراد کو بھرتی کس اتھارٹی کے احکامات کے تحت کیا گیا؟

(ج) بھرتی کے لئے کون کون سے افسران کی کمیٹی تشکیل دی گئی؟
(د) کتنے افراد کو میرٹ پر اور کتنے افراد کو بغیر میرٹ بھرتی کیا گیا؟
(ہ) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا؟
(و) بھرتی کے سلسلہ میں کن کن اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج مورخہ 22-05-06 تک گورنمنٹ کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد میں کسی بھی منظور شدہ اسامی پر بھرتی نہیں ہو سکی۔
(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اس عرصہ میں کوئی بھرتی نہ ہو سکی۔
(ج) کالج ہذا میں بھرتی کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن زیر نمبری SO(E)7-3/2003 مورخہ 17-9-2004 بھرتی کے لئے حسب ذیل افسران پر مشتمل کمیٹی تشکیل شدہ ہے۔

1۔ تقرر کنندہ (چیئرمین) / پرنسپل کوآپریٹو ٹریننگ کالج
2۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو / ڈپٹی رجسٹرار لاہور (ممبر)
3۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو / ڈپٹی رجسٹرار راولپنڈی (ممبر)

(د) اس عرصہ میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔
(ہ) اس عرصہ میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔
(و) یکم جنوری 2004 تا 22-05-06 کے عرصہ کے دوران محکمہ اطلاعات پنجاب کے ذریعہ روزنامہ "خبریں" اور "دن" مورخہ 25-02-05 کو اشتہار کی اشاعت کرائی گئی لیکن حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتی پر پابندی لگ جانے کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

عرصہ 06-2004 کے دوران لکڑی چوری کے کیسز
اور جرمانہ کی وصولی کی تفصیل

*8968: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر جنگلات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نقصان یا چوری کی صورت میں محکمہ جنگلات فاریسٹ ایکٹ 1927 کے تحت زیادہ تر کیسز جرمانہ وصول کر کے نمٹا دیئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فاریسٹ ایکٹ 1927 میں موجودہ سزائیں اور جرمانہ بہت کم ہے، جس کی وجہ سے حکومت کو لکڑی کی چوری پر بہت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے اور بہت کم کیسز میں چالان کیا گیا ہے؟

(ج) سال 05-2004 اور 06-2005 میں درج کئے گئے کیسز کی تعداد اور محکمہ کی طرف سے بغیر چالان وصول کی گئی رقم کیا ہے؟

وزیر جنگلات:

(الف) یہ درست ہے کہ نقصان یا چوری کی صورت میں جنگلات فاریسٹ ایکٹ 1927 کے تحت زیادہ تر کیسز عوضانہ و مال قیمت وصول کر کے نمٹا دیئے جاتے ہیں کیونکہ قانون میں پہلی ترجیح یہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ فاریسٹ ایکٹ 1927 میں موجودہ سزائیں بہت کم ہیں، جس کی وجہ سے حکومت کو لکڑی چوری کی صورت میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ جہاں تک کم کیسز چالان کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ جنگلات کے اختیارات بڑھانے کی ضرورت ہے لہذا اس سلسلے میں فاریسٹ ایکٹ 1927 میں ترمیم لازمی ہے۔

(ج) سال 05-2004 اور 06-2005 میں درج کئے گئے کیسز کی تعداد اور محکمہ کی طرف سے بغیر چالان وصول کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ڈویژن	سال	تعداد فاریسٹ کیسز	وصول شدہ رقم
1۔	راولپنڈی نارتھ	2004-05	476	17,84,100/-
2۔	۔ایضاً۔	2005-06	318	6,94,180/-
3۔	جہلم	2004-05	511	6,53,053/-
4۔	۔ایضاً۔	2005-06	915	13,69,163/-
5۔	چکوال	2004-05	447	6,06,220/-
6۔	۔ایضاً۔	2005-06	381	13,98,790/-
7۔	اٹک	2004-05	678	16,80,035/-
8۔	۔ایضاً۔	2005-06	633	17,27,145/-
9۔	راولپنڈی نارتھ	2004-05	434	13,63,200/-
10۔	۔ایضاً۔	2005-06	446	15,14582/-

11-	مری	2004-05	839	15,59,951/-
12-	-ایضاً-	2005-06	298	8,64,860/-

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کوآپریٹو بنک کے ملازمین کے خلاف کیسز کی تفصیل

*8575: رانا سرفراز احمد خان: کیاوزیرامداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوآپریٹو بنک پنجاب میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے افسران /اہلکاران کے خلاف کرپشن، اختیارات کے غلط استعمال اور نااہلی کی بناء پر کارروائی کی گئی اور کون کون سی سزائیں دی گئیں؟

(ب) ان افسران /اہلکاران سے سرکاری خزانہ کو پہنچنے والے نقصانات وصول کئے گئے تو کتنی کتنی مالیت کے یہ نقصانات کون کون سے افراد سے وصول کئے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیرامداد باہمی:

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہائے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ ادارہ ہے،اسے سٹیٹ بنک آف پاکستان نے شیڈولڈ بنک کا درجہ مورخہ 1955-11-07 کو دیا۔اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں اور اس بنک کے اپنے Rules & Regulations ہیں، جس کے تحت بنک اپنے ملازمین کو سزا دیتا ہے۔ بنک کے 361 ملازمین کے خلاف بنک رولز کے تحت کارروائی کی گئی جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

نمبر شمار	سزا	تعداد
1-	One Annual Increment withheld/ stopped	58
2-	Dismissed	10
3-	Removed	1
4-	Compulsorily Retired	6
5-	Reduction to Lower Post	11
6-	Warned/ Consigned to Record	190
7-	Censured	63

8۔	Pay reduced to Lower Stage	22
	Total	361

اس کی مزید تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران کچھ افسران / اہلکاران نے مختلف ہتھکنڈوں سے بنک کو مبلغ -/4509500 روپے کا نقصان پہنچایا اور بنک نے ان کے خلاف بنک قوانین کے مطابق انضباطی کارروائی کر کے اب تک مبلغ -/565459 روپے وصول کر لئے ہیں۔ بقیہ وصولی کے لئے ضروری اقدامات جاری ہیں۔ ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مسٹر عبدالغفور، برانچ مینجر اور مسٹر محمد حسن وٹو، کیشئیر / آفیسر، منڈی احمد آباد برانچ میں امانتداروں کے کھاتوں میں متوازی بنکاری کر کے مبلغ -/4417502 روپے خورد برد کئے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی مکمل ہو چکی ہے، جبکہ متاثرین امانتداروں کے کیسز مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔

چولستان میں محکمہ کی چراگاہوں سے متعلقہ تفصیل

*9035: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر جنگلات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جنگلات نے چولستان میں چراگاہ کے لئے کتنا رقبہ مختص کیا ہوا ہے؟

(ب) چولستان میں کس کس جگہ چراگاہ کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) ان چراگاہوں میں کون کون سے درخت ہیں؟

(د) ان چراگاہوں کی اس سال کی آمدن اور خرچ کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان چراگاہوں کی بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات:

(الف) چولستان میں 6305654 ایکڑ رقبہ چراگاہوں کے لئے مختص ہے۔

(ب) پورے چولستان کا علاقہ چراگاہ ہے جس کا رقبہ 6305654 ایکڑ ہے۔

(ج) جنڈ، کیکر، فراش، بیر، کریر وغیرہ

(د)

اس سال 2006 تک -/3,00,000 روپے آمدن ترقیاتی اخراجات -/97,99,000 روپے خرچ

غیر ترقیاتی اخراجات -/8,07,500 روپے خرچ

(ہ)

1۔ نئے ٹوبہ جات کھودے جا رہے ہیں تاکہ چولستان میں پانی میسر آ سکے۔

2۔ پرانے ٹوبہ جات کی بھل صفائی کی جا رہی ہے۔

3۔ 200ایکڑ رقبہ پر گھاس اگائی جا رہی ہے۔

4۔ جہاں پر پانی موجود ہے وہاں25000پودے اگائے جائیں گے۔

5۔ اس سال50,000پودے نرسری میں تیار کئے جائیں گے تاکہ چولستان میں انسانوں اور جانوروں کے لئے سایہ مہیا کیا جا سکے۔اس کے علاوہ200 کلومیٹر کی کچی سڑکوں کی مرمت کی جا رہی ہے۔

کوآپریٹو بنک قصور،2004تا حال قرضہ اور بھرتی کی تفصیل

*8576:رانا سرفراز احمد خان:کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوآپریٹو بنک ضلع قصور نے مالی سال2004 سے آج تک کتنی مالیت کے قرضہ جات کتنی مدات میں تقسیم کئے،ان کی تحصیل وار تفصیلات مہیا کی جائیں،نیز یہ قرضہ جات کون سے مقاصد کے لئے جاری کئے گئے؟

(ب) بنک ہذا میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے افراد کو کون کون سے عہدوں پر تعینات کیا گیا اور بھرتی کیا گیا،ان کے نام،ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک نے ضلع قصور کی دو تحصیلوں پتوکی اور قصور میں مالی سال2004 سے تاریخ18-08-06(17-07-04تا18-08-06)تک مختلف مدات میں مبلغ-/49,89,76,653روپے کے قرضہ جات جاری کئے ہیں۔جن میں سے مبلغ -/20,00,12,740روپے تحصیل قصور میں اور مبلغ-/29,89,63,913روپے تحصیل چونیاں میں تقسیم کئے ہیں،جاری شدہ قرضہ جات کی مدات / مقاصد کی تحصیل وار تفصیل تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ سوسائٹیز ایکٹ1925 کے تحت صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہائے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے۔اسے سٹیٹ بنک آف

پاکستان نے شیڈولڈ بنک کا درجہ مورخہ 07-11-1955 کو دیا۔ اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹس ہیں۔ بنک ہذا کے تعیناتی کے قوانین ہیں، جس کے تحت بنک ملازمین کو ان کے عہدوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔ مزید عرض ہے کہ بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے پچھلے آٹھ سال سے ہر قسم کی نئی تقرری پر پابندی عائد کر رکھی ہے، البتہ اس دوران مندرجہ ذیل سٹاف کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے بھرتی کیا گیا۔

1۔ وقار احمد ولد رشید محمد، بطور ڈرائیور، مڈل، ڈومیسائل، راولپنڈی (دوران سروس فوتگی ملازمین کوٹہ)

2۔ شوکت محمود ولد گلبہار، بطور کلرک، آئی کام، ڈومیسائل مظفر گڑھ

علاوہ ازیں کچھ ملازمین کو، جن کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بنک کی پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا جن کے والدین دوران سروس وفات پا چکے تھے۔

سراجیہ کالونی اور اسٹیٹ انٹر پرائزز ہاؤسنگ سوسائٹیز کے ادغام سے متعلقہ تفصیل

***8699: ملک محمد اقبال چنڑ:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اسٹیٹ انٹر پرائزز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (مرغزار سوسائٹی) نزد اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور محکمہ امداد باہمی کے پاس کب رجسٹرڈ ہوئی اور اس کے ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) محکمہ امداد باہمی کے تحت سراجیہ کالونی ملتان روڈ کب رجسٹرڈ ہوئی اور اس کے ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سراجیہ کالونی ملتان روڈ لاہور اپنے ممبران سمیت اسٹیٹ انٹر پرائزز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (مرغزار سوسائٹی) نزد اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور میں ضم ہو چکی ہے؟

(د) کیا ایک سوسائٹی کسی دوسری ہاؤسنگ سوسائٹی میں ضم ہو سکتی ہے، تو کس قانون وقاعدہ کے تحت؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اسٹیٹ انٹرپرائزز آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور محکمہ امداد باہمی سے 4-جولائی 1979 بمطابق رجسٹریشن نمبر 941 رجسٹرڈ ہوئی۔ سوسائٹی کے موجودہ ممبران کی تعداد 2410 ہے۔

(ب) محکمہ امداد باہمی کے پاس سراجیہ کالونی نام کی کوئی ہاؤسنگ سوسائٹی رجسٹرڈ نہیں ہے۔

(ج) سراجیہ کالونی چونکہ چند لوگوں کی مشترکہ زمین تھی اور اس کے مختار عام (خالد محمود) کی درخواست پر سراجیہ کالونی کو اسٹیٹ انٹرپرائزز آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ملتان روڈ لاہور میں ایک اقرار نامہ FH کے تحت شامل کیا گیا تھا، معاہدہ کے مطابق سراجیہ کالونی کے ممبران کی تعداد 40 تھی۔

(د) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 (ترمیم شدہ) 2006 کی دفعہ 15 کے تحت کوئی بھی دو یا اس سے زائد سوسائٹیز ایک دوسرے میں مدغم ہو سکتی ہیں نیز کوئی سوسائٹی دو یا اس سے زائد سوسائٹیز میں تقسیم بھی کی جا سکتی ہے مزید برآں دفعہ 15-A کے تحت ایک سوسائٹی کسی کمپنی یا کارپوریٹ باڈی میں ضم ہو سکتی ہے۔

گوجرانوالہ۔ محکمہ سے رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد و تفصیل

*9208: لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) اور چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ہذا سے گوجرانوالہ میں کتنی کوآپریٹو سوسائیٹیز رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) سال 2004-05 اور 2005-06 کے دوران ان سوسائٹیز کو جاری کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنی سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں؟

(د) ڈیفالٹر سوسائٹیز کے نام اور مالکان کے نام نیز ان کے ذمہ قرض کی تفصیل بتائیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) محکمہ ہذا میں ضلع گوجرانوالہ میں 1176 کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) سال 2004-05 میں 26,33,32,556/- روپے اور سال 2005-06 میں 22,85,02,061/-

روپے کا قرضہ کوآپریٹو سوسائٹیز کو جاری کیا گیا۔

(ج) ان میں سے سات سوسائٹیز ڈیفالٹر ہیں۔

(د) سوسائٹیز کے نام اور مالکان کے نام نیز ان کے ذمہ قرض کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ انجمن امداد باہمی گھرکے — 147,630/-روپے
مختار احمد، محمد جمیل، محمد اقبال، ولی محمد اور عمر خان

2۔ انجمن امداد باہمی ماچھیکے سندھواں جنوبی — 2,00,000/-روپے
محمد سلیم، محمد مشتاق، اوادان، محمد نواز اور لیاقت علی

3۔ انجمن امداد باہمی تلونڈی موسیٰ خان شاہین — 2,97,500/-روپے
محمد طفیل، محمد نواز، محمد رشید، سجاد احمد اور منصور احمد

4۔ انجمن امداد باہمی بھیلو والی شرقی — 1,27,500/-روپے
سجاد احمد، برکت علی، شوکت علی اور نعیم اللہ

5۔ انجمن امداد باہمی مدھو خلیل — 3,50,000/-روپے
شبیر حسین، عظمت علی، محمد اشرف، مزمل حسین اور منیر احمد

6۔ انجمن امداد باہمی ونیہ والا ھمدرد — 1,97,000/-روپے
محمد داؤد خان، خوشی محمد، رحمت علی اور محمد یونس

7۔ انجمن امداد باہمی متہ ورکاں — 1,198,960/-روپے
محمد اشرف، دوست محمد، آصف جاوید، ثناء اللہ اور دانش

گوجرانوالہ / حافظ آباد اور منڈی بہاؤالدین محکمہ کے ملازمین کی تعداد و تفصیل

*9209: لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) اور چوہدری زاہد پرویز: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ، حافظ آباد اور منڈی بہاؤالدین میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، ان اضلاع میں محکمہ ہذا کو سال 05-2004 اور 06-2005 کے دوران کتنی گرانٹ ملی؟

(ب) ان اضلاع میں محکمہ کے گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں، ان اضلاع کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کی تفصیل بتائیں، نیز ان سرکاری گاڑیوں کے اخراجات کی تفصیل سالانہ بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران محکمہ ہذا نے ان تینوں اضلاع میں کسانوں کی بہتری کے لئے کیا فرائض سرانجام دیئے ان کی تفصیل اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ضلع گوجرانوالہ، حافظ آباد اور منڈی بہاؤالدین میں سکیل نمبر 1 سے لے کر سکیل نمبر 18 تک ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ضلع گوجرانوالہ	تعداد ملازمین 102
ضلع منڈی بہاؤالدین	تعداد ملازمین 49
ضلع حافظ آباد	تعداد ملازمین 37

بجٹ گرانٹ 2004-05 اور 2005-06

ضلع گوجرانوالہ	رقم
2004-05	85.10 لاکھ
2005-06	101.61 لاکھ
ضلع منڈی بہاؤالدین	رقم
2004-05	42.32 لاکھ
2005-06	56.65 لاکھ
ضلع حافظ آباد	رقم
2004-05	33.09 لاکھ
2005-06	38.58 لاکھ

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ۔ محکمہ سے رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز سے متعلقہ تفصیل

*9288: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ امداد باہمی کی رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کتنی ہیں؟

(ب) سوسائٹی کی رجسٹریشن کا طریق کار اور کیا کیا formalities پوری کرنا پڑتی ہیں؟

(ج) کوآپریٹو سوسائٹی کی رجسٹریشن کی اتھارٹی کون سا افسر ہے؟

(د) سال 2005-06 اور 2006-07 کے دوران مذکورہ سوسائٹیز کو کتنی رقم دی گئی ان

سوسائٹیز کے نام اور قرض کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) جو سوسائٹیز defaulter ہیں ان کے نام اور ان کے ذمہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(و) defaulter سوسائٹیز سے رقم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات حکومت اٹھا رہی ہے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد 897 ہے۔

(ب) سوسائٹی کی رجسٹریشن کے لئے درخواست رجسٹرار کوآپریٹو کو دی جائے گی اور زیر دفعات 7 اور 9 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی شرائط کو ملحوظ خاطر رکھا جائیگا۔

i) تحریری درخواست میں مجوزہ سوسائٹی کے ایڈریس اور رجسٹرڈ دفتر کا پتا واضح طور پر دیا جائے گا۔

ii) ہاؤسنگ اور Producer سوسائٹی کے لئے کم از کم 50 ممبران جبکہ دیگر اقسام کی سوسائٹی کے لئے کم از کم 30 ممبران ہونا ضروری ہیں۔

iii) ہاؤسنگ یا Producer سوسائٹی یا کوئی ایسی سوسائٹی جس سے ماحول متاثر ہونے کا اندیشہ ہو کے لئے ضروری ہے کہ وہ مجاز اتھارٹی سے زیر دفعہ 12 پاکستان انوائرمنٹ پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے تحت منظوری حاصل کرے اور درخواست رجسٹری کے ساتھ لف کرے۔

iv) فزیبلٹی رپورٹ جس میں اس مجوزہ سوسائٹی کی مالی پوزیشن درج ہو لف کرے اور مجوزہ رجسٹریشن فیس -/500 روپے بھی ادا کرے۔ درخواست دہندگان مجوزہ انجمن / سوسائٹی کے بائی لاز کی کاپی بھی ہمراہ درخواست لف کریگا۔

(ج) محکمہ کوآپریٹو سوسائٹیز تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ رجسٹرار عہدے کا آفیسر مقرر ہے جس کو حکومت کی طرف سے رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کے کچھ اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں جس کو وہ اپنے دائرہ اختیار میں استعمال کرتے ہوئے سوسائٹی رجسٹر کرتا ہے۔

(د) سال 06-2005 اور سال 07-2006 میں فصل وار قرضہ جات کی تفصیل اس طرح ہے:-

نام فصل	قرضہ جاری کردہ	تعداد سوسائٹیز
ربیع 2005-06	29.51	228
خریف 2006	29.07 ملین	223
ربیع 2006-07	29.26 ملین	220

سوسائٹی وائز تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت ضلع سیالکوٹ میں کل نادھندہ سوسائٹیز کی تعداد 55 ہے اور ان کے ذمہ واجب الادا قرضہ کی رقم 9.01 ملین ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ڈیفالٹر سوسائٹیز سے قرضہ کی وصولی کے لئے لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 اور کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔

سیالکوٹ میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی شاخوں
اور قرضہ جات کی تفصیلات

*9289: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی کتنی شاخیں ضلع سیالکوٹ میں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان سے سال 06-2005 اور 07-2006 کے دوران کتنے افراد کو کس کس مقصد کے لئے قرض جاری ہوا؟

(ج) ان سے قرض وصول کرنے والے افراد کے نام اور پتاجات کی تفصیل بتائیں؟

(د) کتنے افراد ان بنکوں کے defaulter ہیں ان کے ذمہ رقم اور ان کے نام بتائیں؟

(ہ) ان بنکوں کے سربراہوں کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی چار شاخیں ضلع سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل جگہوں پر کام کر رہی ہیں۔

1۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ سیالکوٹ برانچ، حکیم خادم علی روڈ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ

2۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ سمبڑیال برانچ غلہ منڈی سمبڑیال

3۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ڈسکہ برانچ سمبڑیال روڈ ڈسکہ

4۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ پسرور برانچ غلہ منڈی پسرور

(ب) ضلع سیالکوٹ کی ان برانچوں سے سال 06-2005 اور 07-2006 کے دوران جن افراد کو قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں ان کی تعداد اور مقاصد درج ذیل ہیں۔

جس مقصد کے لئے قرضہ جاری کیا گیا	برائے سال 2005-06	برائے سال 2005-07
1۔برائے خرید کھاد و بیج	2714افراد	1571افراد
2۔برائے خرید وافزائش بھیڑ و بکریاں	69افراد	141افراد
3۔برائے خرید وافزائش گائے بھینس	40افراد	15افراد
4۔برائے خرید ٹریکٹر وزرعی آلات	-----	2افراد
5۔قرضہ بعوض طلائی زیورات	-----	72افراد
6۔قرضہ برائے کمپیوٹر	-----	24افراد
7۔قرضہ مستورات	-----	1فرد

(ج) ضلع سیالکوٹ کی ان برانچوں سے جن افراد نے سال 2005-06 اور 2006-07 میں قرضہ حاصل کیا ان افراد کے نام اور پتا جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع سیالکوٹ کی ان برانچوں کے defaulter کی تعداد اور ان کے ذمہ رقم درج ذیل ہے:۔

نادہندگان کی تعداد	ان کے ذمہ نادہندہ رقم
42	5,415,678/- روپے

تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع سیالکوٹ میں واقع ان برانچوں کے سربراہان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

برانچ	نام	عہدہ	گریڈ
سیالکوٹ	وسیم احمد شاہ	ڈسٹرکٹ مینجر	BPS-7
سیالکوٹ	ضیاء الحسن	مینجر	BPS-6
سمبڑیال	محمد اصغر بٹ	مینجر	BPS-5
ڈسکہ	حاجی امان اللہ	مینجر	BPS-6
پسرور	محمد اکرم باجوہ	مینجر	BPS-6

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک میں تعینات جی ایمز کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*9336: رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک میں جنرل مینجرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان فرمائیں؟

(ج) جی ایم کو قواعد وضوابط کے مطابق کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

(د) کتنے جنرل مینجر اس وقت لاہور میں کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں، اگر ان کا لاہور میں عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے تو ان کو یہاں سے ٹرانسفر کیوں نہیں کیا جا رہا ہے؟

(ہ) جو ملازمین جی ایم کی پوسٹ کے لئے مطلوبہ تجربہ اور تعلیمی قابلیت نہ ہونے کے باوجود کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور جگہ نیز ان کو تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان جی ایمز کو ماہانہ کتنی رقم تنخواہوں اور دیگر الاؤنس کی مد میں ادا کی جارہی ہے؟

(ز) ان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل نیز ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول / ڈیزل کے اخراجات یکم جنوری 2005 سے 2006 تک فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک میں جنرل مینجر کی ایک اسامی ہے اور یہ اسامی سکیل نمبر 10 کی ہے یہاں یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ بنک کے گریڈ / سکیل اپنے ہیں اور جو کہ 1 تا 10 ہیں۔

(ب) موجودہ جنرل مینجر کے کوائف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قواعد وضوابط کے مطابق جناب جنرل مینجر کو ماہانہ تنخواہ کے علاوہ ماسوائے ایک عدد کار مع پٹرول و دیگر اخراجات برائے انجام دہی دفتری امور کوئی مراعات حاصل نہ ہیں۔

(د) ایک جنرل مینجر کام کر رہا ہے اور سروس رولز کے تحت منظور شدہ سیٹ بھی ایک ہے مزید برآں یہ سیٹ non-transferable ہے کیونکہ بنک کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے۔

(ہ) موجودہ جنرل مینجر صاحب کی تعیناتی و پروموشن بین ہذا کے سٹاف سروس رولز اور SBP prudential regulations کے مطابق ہوئی ہے۔

(و) جنرل مینجر دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی ماہانہ تنخواہ درج ذیل ہے:-

1- بنیادی تنخواہ -/38475 روپے

2- الاؤنسز بشمول میڈیکل، کرایہ مکان -/51662 روپے
الاؤنس گھریلو ملازم بمطابق تنخواہ نائب قاصد

(ز) بنک ہذا کا صرف ایک ہی جنرل مینجر ہے اور اس کے استعمال میں صرف ایک ہی گاڑی ہے جس کی مرمت پر یکم جنوری 2005 سے 31-دسمبر 2006 تک مبلغ -/226500 روپے اور ایندھن پر مبلغ -/572568 روپے جن میں برانچوں کے official tours شامل ہیں خرچ کئے گئے ہیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق محترمہ نور النساء ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کو 13-جون تک pending کر دیا جائے لہذا یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔

اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار ملک محمد اقبال چنڑ کی طرف سے ہے ان کی طرف سے بھی درخواست آئی ہے کہ اسے کل تک کے لئے pending کر دیا جائے لہذا یہ تحریک بھی 13-تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

امن عامہ سے متعلق تحاریک التوائے کار پر بحث کئے بغیر رد کیا جانا

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ پچھلے سیشن میں کوئی 30 کے قریب تحاریک التوائے کار تھیں جو ہماری طرف سے پیش ہوئی تھیں جن کو اس وجہ سے جناب ڈپٹی سپیکر نے dispose of کر دیا کہ حکومت لاء اینڈ آرڈر پر بحث کروائے گی لیکن لاء اینڈ آرڈر پر بحث نہ ہوئی اور وہ تیس کی تیس تحاریک التوائے کار جو ہم بڑی مشکل سے تیار کرتے ہیں ڈیپارٹمنٹ ان کو ٹیکنیکلی دیکھتا ہے اگر ہم دس بھیجتے ہیں تو بڑی مشکل سے ہماری صرف ایک تحریک منظور ہوتی ہے اس دن تیس کی تیس تحاریک جناب ڈپٹی سپیکر نے اس لئے dispose of

کر دیں کہ حکومت نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث کروانی تھی اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوئی ہی نہیں اس پر میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ ہماری جو تیس تحاریک التوائے کار تھیں اگر بحث نہیں ہوتی تو پھر اس پر ہماری لیگل پوزیشن کیا ہو گی؟

جناب سپیکر: بگو صاحب! لاء اینڈ آرڈر کا آئٹم ایجنڈے پر تو آ گیا ناں۔ جب ہم نے ایجنڈے پر رکھ لیا تو پھر اس سے متعلقہ جتنی بھی موشنز تھیں وہ تو automatically ختم ہو جاتی ہیں۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: یہ آپ درست فرماتے ہیں کہ ایجنڈے پر آ گیا لیکن اس پر بحث ہی نہیں ہوئی

جناب سپیکر: ابھی بحث کروا دیتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: اس پر بحث کروا دیں کوشش کر کے کیونکہ ہمارے پاس کل کا دن ہے پرسوں تو بجٹ پیش ہونا ہے اس لئے کل ہی اس پر بحث رکھ لیں۔ راجہ صاحب یہاں پر آج بڑے خوش نظر آ رہے ہیں ماشاء اللہ۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ چار دن جنرل ڈسکشن کے لئے رکھے ہوئے ہیں جب پولیس ڈیپارٹمنٹ کی ٹرن ہو گی تو اس وقت اس پر بحث ہو جائے گی اس کے لئے ٹائم ذرا زیادہ رکھ لیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہمیں تو ڈر لگتا ہے راجہ صاحب نے جتنی بھی روایات ہاؤس میں ڈالی ہیں یہ کہہ تو دیتے ہیں کہ ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ مزید چاہتے ہیں تو اگلے سیشن میں اس پر بحث رکھ لیتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اسی سیشن میں یہ بحث رکھ لیں۔

جناب سپیکر: پھر بجٹ سیشن میں یہ ہو نہیں سکتی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جب بجٹ سیشن کے چار دن کی discussion ختم ہونی ہے اسی دن decide کر دیں اور دو دن بعد اس کو رکھ لیں۔ اس میں گورنمنٹ نے کیا کرنا ہے آئی جی کو بلانا ہے اور ہوم سیکرٹری کو بلانا ہے۔ یہاں پر کبھی آئی جی تو آیا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بجٹ سیشن میں کوئی ایسا دن فارغ نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کل ہمارے پاس کوئی ایسا خاص بزنس بھی نہیں ہے۔ اگر راجہ صاحب جو بڑے بااختیار وزیر قانون ہیں اور ہوم منسٹر بھی ہیں یہ چاہیں تو کل آئی جی اور ہوم سیکرٹری کو بلالیں وہ کیا کر رہے ہیں بے چارے۔ کل اس پر سارا دن بحث ہو جائے۔

جناب سپیکر: چلو بجٹ کے بعد دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا کرنا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اگلی تحریک شیخ اعجاز احمد کی ہے وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک جناب شیخ علاؤالدین کی ہے۔ شیخ صاحب! اپنی تحریک move کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج محترم راجہ صاحب نے اس کا جواب دینا تھا۔

جناب سپیکر: کیا یہ move ہو چکی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جی، یہ کل move ہوئی تھی یہ انٹرنیٹ کلب کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو 13 تک pending کر لی ہے۔ اس کا نمبر 218 ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! 218 کے بارے میں، میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنی تحریک پڑھ لیں۔

رکشوں کی پیدا کردہ آلودگی سے شہریوں کی صحت کا متاثر ہونا

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک حالیہ اخباری خبر کے مطابق لاہور میں استعمال شدہ پرانے موبل آئل کو صاف کرنے کی غیر قانونی بھٹیاں کروڑ ہا روپے کا موبل آئل بیچ رہی ہیں۔ جس کا 80 فیصد استعمال Two Stroke رکشوں اور چنگ چی رکشوں میں کھلے عام ہو رہا ہے۔ یہ امر کوئی پوشیدہ نہ ہے کہ ان رکشاؤں نے لاہور اور گردونواح کے باسیوں کی صحت کے ساتھ جو تباہی مچائی ہے۔ معصوم بچے ایک طرف ان رکشوں کے منحوس شور اور دھوئیں کی وجہ سے اپنے دماغوں، پھیپھڑوں اور آنکھوں میں کیسا محسوس کرتے ہوں گے اور ان کی صحتوں پر کیا اثرات ہوتے ہوں گے۔ اس کا سوچنے ہی سے جھرجھری سی آتی ہے۔ لاہور

اس وقت دنیا کے بدترین polluted شہروں کی فہرست میں شامل ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ پورے northern لاہور میں ماربل فیکٹریاں بھی پرانے ٹائروں کو جلا کر چلائی جارہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شالامار باغ، بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ لاہور تک ان کے منحوس اثرات سے تباہ ہو رہے ہیں اور سفید ماربل تک پیلا ہو چکا ہے۔ یہ امر بھی اس ایوان کے لئے مزید حیرانی کا باعث ہو گا کہ پیچیدہ عدالتی طریق کار سے گزر کر کسی بھی مجرم کو زیادہ سے زیادہ تین سال تک کی سزا دی جاسکتی ہے جبکہ لاہور کے شہریوں اور بچوں کی صحت کے ساتھ کھیلنے والوں کے لئے سزا زیادہ ہونی چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ماحولیات! منسٹر صاحبہ تشریف نہیں رکھتی۔ کیا ماحولیات کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں تو شیخ صاحب! اس کو پھر کل تک کے لئے pending کر لیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کو پھر کل کے بعد کسی اور دن کے لئے pending کر لیں لیکن اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک نکتے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! منسٹر صاحبہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہیں اور جواب تو انہوں نے دینا ہے ناں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ جواب انہوں نے دینا ہے میں جواب کی بات نہیں کر رہا ہوں میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو کل کی بجائے کسی بھی دن کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کو 21۔ جون تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک ارشد محمود بگو صاحب کی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری information کے مطابق ماحولیات کی پارلیمانی سیکرٹری محترمہ سعدیہ ہمایوں صاحبہ ایوان میں تشریف رکھتی ہیں۔ آپ نے ان کو call کیا اور انہوں نے آپ کو جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: بی بی! اب تو اس کو pending کر دیا گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب! وہ موجود ہیں آپ نے ان کو call کیا اور انہوں نے جواب نہیں دیا کہ وہ یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ جواب نہیں دینا چاہ رہی ہیں تو مجبور تو نہیں کیا جا سکتا ناں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: وہ کھڑے ہو کر تو بتائیں ناں۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو!

ٹھینگ موڑ، الہ آباد (قصور) میں شرابیوں کا عالم دین پر تشدد

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 6۔اپریل 2007 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق ٹھینگ موڑ (الہ آباد) قصور میں چھ افراد نے شراب فروشی سے منع کرنے پر مقامی عالم دین کو اغواء کر کے تشدد کا نشانہ بنایا۔ نازیبا حرکات کیں اور داڑھی مونچھیں بھنوئیں مونڈ دیں۔ شور سن کر مقامی لوگوں نے جمع ہو کر قتل ہونے سے بچایا۔ ملزمان کچھ عرصہ قبل شراب فروشی پر گرفتاری کے بعد حال ہی میں رہا ہوئے تھے۔ انہیں خدشہ تھا کہ ان کی گرفتاری میں جامعہ فریدیہ اہل حدیث کے خطیب اور عربی زبان کے استاد مولانا بارک اللہ کا ہاتھ ہے۔ گزشتہ روز ان 6 مسلح ملزمان نے مولانا بارک اللہ کو اغواء کر کے ارزانی پورلے گئے اور ان سے برا سلوک کیا۔ مقدمہ کا اندراج ہونے کے باوجود پولیس صرف تین ملزمان کو گرفتار کر سکی جبکہ باقی تین ملزمان کو گرفتار نہیں کیا جا رہا۔ یہ ملزمان اسی علاقہ میں جرائم کی وارداتیں کر رہے ہیں اور سر عام پھر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے تحریک التوائے کار کے ذریعہ جس واقعہ کو highlight کیا ہے، یہ درست واقعہ ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ بالکل اسی طرح ہوا جس

طرح معزز رکن نے بیان کیا۔اس میں حقائق کے حوالے سے میں بات نہیں کروں گا بلکہ اس وقت تک پولیس کی طرف سے جو کارروائی ہوئی ہے میں اس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کیونکہ تحریک التوائے کار کے ذریعہ معزز رکن کا استدلال یہ تھا کہ مقدمہ کا اندراج ہونے کے باوجود پولیس صرف تین ملزمان کو گرفتار کر سکی ہے۔اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ تین ملزمان جو ہیں ان میں محمد اسلم، محمد اشرف اور نیامت یہ تین ملزمان وہ تھے کہ جن کو ایف۔ آئی۔آر میں نامزد کیا گیا تھا اور پولیس نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا اور ان سے اسلحہ بھی برآمد کر لیا۔جب مزید تفتیش ہو رہی تھی تو دوران تفتیش مدعی نے تتمہ بیان کے ذریعے پھر مزید دو ملزمان محمد شریف اور محمد صادق کو نامزد کیا۔پولیس نے ان دونوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے تو مجموعی طور پر اس مقدمے میں تین نامزد ملزمان اور دو وہ جن کو تتمہ بیان کے ذریعہ نامزد کیا گیا تھا پانچوں گرفتار ہو چکے ہیں۔ پانچوں سے اسلحہ برآمد ہو چکا ہے۔ مقدمہ کی تفتیش مکمل ہونے کے بعد اس کا چالان مورخہ 26-04-07 کو عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے اور اب ٹرائل ہونا ہے۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مقدمے کی باقاعدہ seriously پیروی کی جائے گی اور کوشش کی جائے گی کہ ملزمان کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا یہ تاثر درست نہیں تھا کہ ملزمان گرفتار نہیں ہوئے۔ تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔کافی تفصیل کے ساتھ جواب آگیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جی ہاں۔جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حکومت نے اس میں سارے ملزمان گرفتار کر لئے ہیں۔میں آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب جو وزیر قانون ہیں ان کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ ہر شہر میں یہ problem ہے کہ ہر شہر میں چار پانچ بدمعاشوں نے پورے شہر کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ کسی شریف آدمی کو اگر وہ اسلحہ کے لئے application دیتا ہے تو اسلحہ لائسنس اس کو نہیں دیا جاتا۔ آپ پنجاب کے سارے شہروں سے ریکارڈ منگوا لیں کہ سیالکوٹ میرا شہر ہے، وہاں جتنے بڑے بڑے بدمعاش ہیں ان کے پاس دس دس، بیس بیس لائسنس ہیں اور جو prohibited guns ہیں ان کے لائسنس ان کے پاس ہیں۔ وہ کیا کرتے ہیں کہ شریف شہریوں کا انھوں نے جینا حرام کیا ہوا ہے۔ یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ جتنے جرائم پیشہ لوگ ہیں ان کے یہ کم از کم لائسنس تو منسوخ کر دیں۔ شریف آدمیوں کو تو یہ اسلحہ لائسنس

دیتے نہیں ہیں اور بدمعاشوں کو پتا نہیں کہاں سے یہ لائسنس دے دیتے ہیں۔ بدمعاش جب نکلتے ہیں تو ان کے ساتھ دس دس ان کے باڈی گارڈز ہوتے ہیں جن کے پاس گنیں ہوتی ہیں اور وہ harassment پھیلاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ جو ڈی۔پی۔اوز ہیں ان کو یہ instructions دیں کہ کم از کم جرائم پیشہ لوگوں سے یہ اسلحہ چھین لیں تاکہ وہ شریف لوگوں میں harassment نہ پھیلائیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرنا چاہ رہے لہذا motion disposed of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار رانا آفتاب احمد خان صاحب اور ملک اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔ ملک اصغر علی قیصر صاحب پیش کریں گے۔

چک نمبر 91ر۔ب، دھنوالہ (فیصل آباد) کے پرائمری ہیلتھ یونٹ کے ڈاکٹر کی فائرنگ سے ہلاکت

ملک اصغر علی قیصر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 6۔اپریل 2007 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق 96۔ر ب کھرڑیانوالہ (فیصل آباد) کے ڈاکٹر محمد افضل جو پرائمری ہیلتھ یونٹ چک نمبر 91۔ر۔ب دھنوالہ میں تعینات تھے ڈیوٹی کے بعد موٹر سائیکل پر گھر واپس آرہے تھے جب وہ چک نمبر 95۔ر۔ب کے قریب پہنچے تو سرفراز وغیرہ تین افراد نے فائرنگ کر دی جس سے وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ مقتول کے لواحقین اور اہل دیہہ کی ایک بہت بڑی تعداد نعش کو ٹرالی پر رکھ کر تھانہ کھرڑیانوالہ لے آئے اور انہوں نے نعش کو سڑک پر رکھ کر فیصل آباد شیخوپورہ روڈ کو بلاک کر دیا اور پولیس کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ کچھ عرصہ قبل مقتول ڈاکٹر کے گھر سے انہی قاتلوں نے زبردستی گھر میں گھس کر قیمتی اشیاء، رقم اور زیورات لوٹ لئے جس کا مقدمہ متعلقہ تھانہ میں درج ہوا۔ پولیس نے ان ملزمان کے خلاف مقدمہ درج ہونے کے باوجود ان کو گرفتار نہیں کیا۔ مذکورہ قاتل مقتول کو مذکورہ مقدمہ کی پیروی سے

روک رہے تھے اور ان کو قتل کی دھمکیاں دے رہے تھے جس کی بابت متعلقہ تھانہ اور اعلیٰ افسران کو بھی مطلع کیا گیا مگر پولیس نے ان قاتلوں اور ڈاکوؤں کو گرفتار نہ کیا جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل اسی واقعہ سے متعلق ایک کال اٹینشن نوٹس بھی تھا لیکن اس وقت معزز اراکین اپوزیشن چونکہ واک آؤٹ کر گئے تھے تو اس وقت میں اس پر جواب نہیں دے سکا لیکن کل اس پر متعلقہ پولیس وہ تمام ریکارڈ بھی لے کر آئی ہوئی تھی اور اس میں اس وقت مختصر حالات یہ ہیں کہ یہ دو مقدمات ہیں، ایک ڈکیتی کا مقدمہ ہے اور ایک اس کے بعد قتل کا مقدمہ ہے۔ دونوں میں جتنے نامزد ملزمان تھے وہ تمام ملزمان گرفتار ہو گئے ہیں اور یہ بالکل ان کا فرمانا درست ہے کہ قتل کے واقعہ کے بعد جو احتجاج ہوا تھا اس کے احتجاج کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ اس سے پہلے جو ڈکیتی ہوئی تھی اس کے ملزمان کو گرفتار نہیں کیا گیا تھا تو جو ملزمان اس وقت گرفتار نہیں ہوئے تھے بعد میں انھوں نے واردات کی اس لئے لوگوں نے احتجاج کیا تھا اس حد تک یہ بات بالکل درست ہے۔ اب دونوں مقدمات کے تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور جو پولیس کے اہلکاران اس واقعہ میں ملوث تھے کہ انھوں نے ڈکیتی کے ملزمان کو گرفتار کرنے کے متعلق کوتاہی برتی تھی ان کے خلاف باقاعدہ انکوائری ہوئی اور ان کو سزا دی گئی ہے۔ کل میں نے ایس۔پی کو کہا تھا کہ ایک ایک کر کے مجھے تمام detail بھیجی جائے کہ اس میں جو پولیس اہلکاران ملوث تھے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟ وہ آج کسی وقت فیکس آجائے گی۔ وہ میں معزز رکن کی خدمت میں بھی پیش کر دوں گا بہرحال یہ یقینی طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ جو اہلکار اس کوتاہی کے ذمہ دار پائے گئے تھے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی ہوئی ہے۔ مقدمات میں نامزد تمام ملزمان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ڈکیتی میں جو مال مقدمہ تھا وہ بھی recover ہو چکا ہے اور اس کی تفصیل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! یہ جو پولیس افسران تھے ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے یا یہ جو راجہ صاحب نے کہا ہے کہ تفصیل آنی ہے تو پھر تب تک اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ان کی انکوائری ہو رہی ہے۔ باقی دونوں کیسوں کے جو ملزمان ہیں، ڈکیتی اور قتل کرنے والے بھی گرفتار ہو چکے ہیں، ان کا چالان بھی ہو چکا ہے، باقی ان کو پکڑنے میں جن افسران نے سستی اور غفلت کی ان کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: شکریہ

جناب سپیکر: جی، محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرنا چاہ رہے لہذا motion dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری زاہد پرویز اور لالہ شکیل الرحمٰن صاحب!۔۔۔ جی، چودھری صاحب! تحریک move کریں۔

مسجد مکتب پرائمری سکول ٹھٹھہ پناہ (حافظ آباد)
کی دیوار گرنے سے متعدد بچوں کی ہلاکت

چودھری زاہد پرویز: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 6-اپریل 2007 کے ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق مسجد مکتب گورنمنٹ پرائمری سکول ٹھٹھہ پناہ ضلع حافظ آباد کی دیوار گر گئی۔ جس وقت یہ دیوار گری اس وقت سکول میں بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ دیوار کے ملبے کے نیچے 50 طالب علم دب گئے۔ لوگوں نے ان طالب علموں کو ملبے سے نکالا۔ ملبے کے نیچے آنے سے 8 بچے موقع پر جبکہ ایک بچی لاہور کے ایک ہسپتال میں دم توڑ گئی۔ حکومت پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت اربوں روپے سکولوں کی عمارات چار دیواری اور دیگر missing facilities پر خرچ کر رہی ہے۔ مگر مذکورہ سکول کی چار دیواری اتنی کمزور تھی کہ ٹریکٹر کی معمولی سی ٹکر سے گر گئی۔ جس کی وجہ سے یہ افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ کبھی بھی اس ضلع کے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران اور دیگر عملہ نے اس سکول کا visit نہ کیا تاکہ حکومت کے ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت اس سکول کی چار دیواری کی تعمیر کروائی جاتی۔ اس طرح حکومت پنجاب کے اربوں روپے جو وہ سکولوں میں missing facilities کے نام پر خرچ کر رہی ہے۔ وہ بھی مشکوک نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا

ہے۔ لہذا استدعا ہے میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم! وہ تشریف فرما نہیں ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں؟ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ چودھری صاحب! کیا اسے کل تک کے لئے pending کر لیں؟

چودھری زاہد پرویز: جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ تحریک کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد چودھری جاوید احمد صاحب کی طرف سے ہے، وہ اسے پیش کریں۔

بلاقیمت اور لائف ٹائم شناختی کارڈ کے اجراء کا مطالبہ

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ :

"یہ ایوان وفاقی حکومت (نادرا) سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ نئے شناختی کارڈ بنوانے کے لئے فیس وصول نہ کی جائے تاکہ غریب لوگ بھی شناختی کارڈ بنوا سکیں نیز یہ شناختی کارڈ لائف ٹائم کے لئے جاری کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت (نادرا) سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ نئے شناختی کارڈ بنوانے کے لئے فیس وصول نہ کی جائے تاکہ غریب لوگ بھی شناختی کارڈ بنوا سکیں نیز یہ شناختی کارڈ لائف ٹائم کے لئے جاری کئے جائیں۔"

اس قرار داد کو کسی نے oppose نہیں کیا۔ یہ قرار داد پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت (نادرا) سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ نئے شناختی

کارڈ بنوانے کے لئے فیس وصول نہ کی جائے تاکہ غریب لوگ بھی شناختی کارڈ بنوا سکیں نیز یہ شناختی کارڈ لائف ٹائم کے لئے جاری کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ) صاحبہ کی طرف سے ہے، وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنی اس قرارداد کو withdraw کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: چونکہ محرک اپنی قرارداد withdraw کرنا چاہتی ہیں لہذا یہ dispose of ہوئی۔ اگلی قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، شیخ صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پی ایس او کو فروخت نہ کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پاکستان سٹیٹ آئل (PSO) کو کسی بھی قیمت پر نہ بیچا جائے۔ پاکستان کا یہ وہ واحد ادارہ ہے جو سالانہ تقریباً 6۔ارب ڈالر کے تیل کا کاروبار کرتا ہے۔ جس کے تحت 3700 فیول پمپس پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ Black Oil کے 78 فیصد اور White Oil کے 57 فیصد مارکیٹ شیئر رکھتا ہے۔ پی ایس او کا بیچنا دفاعی نقطہ نظر سے بھی خطرناک ہو سکتا ہے۔ یہ وہ ادارہ ہے جس نے پچھلے سال میں بھی تقریباً 30۔ارب روپے منافع کمایا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم قرارداد ہے۔ محرک اسے پیش کر چکے ہیں۔ چونکہ وزیر انڈسٹریز اس وقت موجود نہیں ہیں جنھوں نے اس کا جواب دینا ہے۔ لہذا اگر اس کو Next Private Members Day تک pending کر لیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! چونکہ متعلقہ وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے تو کیا آپ کی قرار داد کو Next Private Members Day تک pending کر دیا جائے؟

شیخ علاؤالدین: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو اس قرار داد کو next Private Members Day تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد رانا آفتاب احمد خان صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف فرما نہیں ہے لہذا قرارداد dispose of ہوئی۔ اگلی قرار داد ارشد محمود بگو صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، ارشد محمود بگو صاحب! آپ اپنی قرار داد پیش کریں۔

رہائشی منصوبہ جات میں مسجد اور قبرستان کے لئے لازمی طور پر اراضی مختص کرنے کا مطالبہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ جو کوئی رہائشی منصوبہ بناتا ہے اس کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے منصوبہ میں مسجد اور قبرستان کے لئے جگہ ضرور رکھے۔"

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ جو کوئی رہائشی منصوبہ بناتا ہے اس کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے منصوبہ میں مسجد اور قبرستان کے لئے جگہ ضرور رکھے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب اسے oppose کرتے ہیں۔ جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس وقت پورے پنجاب میں صورتحال یہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے تحت جتنی بھی رہائشی کالونیاں بنائی جارہی ہیں وہاں مسجد کے لئے کوئی جگہ رکھی جاتی ہے اور

نہ ہی قبرستان کے لئے کوئی جگہ مختص کی جاتی ہے۔ پنجاب کے تقریباً تمام پرانے قبرستانوں میں میت کو دفنانے کے لئے اب کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ ریاست کی ڈیوٹی ہے، اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ میت کو دفنانے کے لئے چھ فٹ کی جگہ مہیا کرے۔ مذہب سے بالاتر ہو کر بھی یہ لازمی ہے کہ میت کو دفنانے کے لئے جگہ مہیا کی جائے۔ اس وقت جو صورتحال بن چکی ہے اگر اسی طرح رہا تو چند سالوں بعد شاید میت دفنانے کے لئے جگہ میسر ہی نہ آئے۔

جناب والا! اسی طرح جب پرائیویٹ سیکٹر میں کوئی کالونی بنائی جاتی ہے تو وہاں پر جان بوجھ کر مسجد کے لئے جگہ نہیں رکھی جاتی۔ حالانکہ اگر کسی کالونی میں سو یا دو سو کے قریب گھر بنتے ہیں تو مذہبی تقاضے کے مطابق یہ ہونا چاہئے کہ وہاں پر مسجد لازماً بنائی جائے۔ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے مقامی لوگوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معلوم نہیں راجہ صاحب کو کیا ہو گیا ہے کہ انھوں نے اس انتہائی اہمیت کی حامل قرارداد کی مخالفت کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے oppose اس لئے کیا تھا کہ اس پر میں نے وضاحت کرنی تھی۔ اگر میں oppose نہ کرتا تو پھر میں بات نہ کر سکتا لہذا میں ارشد بگو صاحب کے مؤقف کی تائید کرتا ہوں، آپ کا فرمانا بالکل درست ہے کہ جو نئی ہاؤسنگ سوسائٹیز یا کالونیاں بنتی ہیں ان میں public utilities کے لئے کوئی جگہ مختص ہونی چاہئے۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں معزز رکن کی توجہ Punjab Private Site Development Schemes Regulation Rules 2005 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اس میں حکومت نے already یہ ہدایات جاری کی ہوئی ہیں اور اس rule میں یہ بات دی گئی ہے۔ اس کی کاپی میں معزز رکن کو فراہم کر دوں گا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جب کوئی بھی سوسائٹی develop ہو گی تو

It will submit the Transfer Deed for transfer of the area under road, open spaces, parks and graveyards to the Development Authority or Tehsil Municipal Administration as the case may be.

اسی طرح آگے مسجد کے لئے بھی کہا گیا ہے۔ یہ متعلقہ رولز میں آپ کو فراہم کر دوں گا لیکن اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی یہ ایک اچھی تجویز ہے۔ اس پر پہلے سے قوانین موجود ہیں۔ ان پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کے لئے ہدایات جاری کی جائیں گی۔ میں آپ کو

یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت جو بھی پرائیویٹ سوسائٹیز بن رہی ہیں 100 فیصد ان رولز پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے لیکن مزید سختی کے ساتھ اس پر عملدرآمد کروانے کے لئے ہدایات جاری کی جائیں گی۔ یہ یقینی بنایا جائے گا کہ قبرستان اور مسجد کے لئے جگہ ہر صورت مختص کی جائے لہذا قوانین پہلے سے موجود ہیں، سفارش کی ضرورت نہ ہے اس لئے میں نے oppose کیا تھا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ بگو صاحب! راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ قوانین پہلے سے موجود ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس میں مثبت رویہ اپنایا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ اس پر 99 فیصد عملدرآمد ہو رہا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر ایسی بہت ساری سوسائٹیز میں جانا ہوتا ہے اور سیالکوٹ میں بھی ایسی بہت ساری سوسائٹیاں بنی ہیں میں راجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ کہیں بھی مسجد یا قبرستان کے لئے جگہ نہیں چھوڑی گئی۔ اگر راجہ صاحب یقین دہانی کراتے ہیں کہ یہ اس پر forcefully عملدرآمد کروائیں گے تو مجھے یہ قرارداد واپس لینے میں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں اسے پریس نہیں کرتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ممبران کی تعداد کے حوالے سے ہمارے صوبہ پنجاب کا ایوان ملک کا سب سے بڑا جمہوری ایوان ہے۔ بالخصوص پنجاب کسانوں کا صوبہ ہے۔ میں نے آج سے دو سال قبل یہاں اسمبلی کے floor پر ایک قرارداد دی تھی کہ زرعی ترقیاتی بنک جو زرعی قرضے دیتا ہے ان میں بعض اوقات چھوٹے چھوٹے قرضوں پر بھی یہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ کسان وہ قرضہ واپس نہیں دے سکتا پھر اس کا سود اتنا بڑھتا جاتا ہے کہ کسان کے لئے اس کی ادائیگی بہت مشکل ہو جاتی ہے اور پھر کبھی موسمی حالات کی وجہ سے فصلیں بھی خراب ہو جاتی ہیں اس لئے ان قرضوں کی واپسی کسان کے لئے ممکن نہیں ہوتی۔ میں نے اس سلسلے میں یہاں پر قرارداد پیش کی اور وہ ہاؤس میں زیر بحث آئی تو پورے ایوان نے متفقہ طور پر سفارش کی کہ زرعی ترقیاتی بنک کسانوں پر سابقہ سود معاف کرے اور آئندہ کے لئے غیر سودی قرضے جاری کرے۔ جب دو سال پہلے یہ قرارداد آئی تو اس پر feedback آیا اور بہت سارے کسانوں نے مبارکباد دی،

شکریہ بھی ادا کیا اور اخبارات میں بھی باتیں آئیں لیکن اب کسان فون کر کے پوچھتے ہیں کہ پنجاب اسمبلی کا اتنا بڑا ایوان ہے اور اس ایوان نے متفقہ سفارش کی تھی تو اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ یہ نہایت ہی اہم معاملہ ہے لہذا آپ اس معاملے میں interfere کریں کہ جب اسمبلی کے قواعد بھی موجود ہیں کہ اتنے عرصے کے اندر کوئی نہ کوئی feedback آنا چاہئے۔ اب ایک قرارداد یہاں متفقہ طور پر پاس کر کے قومی اسمبلی یا وفاقی حکومت کو بھیج دی گئی، اس بات کو دو اڑھائی سال گزر گئے ہیں لیکن ہمیں ابھی کچھ معلوم نہیں کہ اس کا کیا بنا لہذا میں اس بارے میں آپ کی رولنگ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ چونکہ لاء منسٹر صاحب کی یقین دہانی پر ارشد محمود بگو صاحب اپنی قرارداد withdraw کرتے ہیں لہذا یہ قرارداد dispose of ہوئی۔ مسودہ قانون جو پیش کیا جا چکا ہے یا زیر التواء ہے اب اسے take up کرتے ہیں۔

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں، انہیں سن لیں۔

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں رولز کو معطل کروا کر ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں مجھے اجازت دیجئے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! کیا کہنا چاہتی ہیں؟

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 32 اور 115 کو قواعد ہذا کے قاعدہ 234 کے تحت معطل کر کے کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میری طرف سے بالکل یہی قرارداد جمع ہو چکی ہے اور وہ منظور بھی ہو چکی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھی قرارداد آتی ہے تو یہ بیٹھ کر اسے settle کر لیا کریں۔ بے شک اس کا کریڈٹ وہی لے لیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اپوزیشن کا نقطہ نظر بھی آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! ایک ہی نوعیت کی جتنی قراردادیں آتی ہیں اس پر بیلٹ ہوتا ہے اور جو قرارداد بیلٹ میں سے نکلتی ہے اسے take up کرتے ہیں لیکن اس میں آپ کا نام بھی شامل کر لیتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! آج کا بزنس تو ختم ہو گیا ہے۔ ہاؤس میں یہ قرارداد تو out of turn پیش ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: دونوں کا نام شامل کر لیتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! بات یہ نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ میری قرارداد پہلے سے یہاں موجود ہے اور وہ منظور بھی ہو چکی ہے لہذا اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھی تجویز آ جائے اور وہ پہلے بھی آ جائے تو میری استدعا ہے کہ اسے take up کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد جناب ارشد محمود بگو اور محترمہ کی طرف سے ہو گی۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> ''قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 32 اور 115 کو قواعد ہذا کے قاعدہ 234 کے تحت معطل کر کے کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔''

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

> ''قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 32 اور 115 کو قواعد ہذا کے قاعدہ 234 کے تحت معطل کر کے کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔''

(پورے ہاؤس میں سے صرف معزز رکن ڈاکٹر وسیم اختر نے "نہ" کہی)
(تحریک منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ارشد بگو صاحب قرار داد پیش کرنا چاہتے تھے لیکن ان کی اپنی جماعت کے دوست ان سے اتفاق نہیں کر رہے۔ پھر کہتے ہیں کہ کارکن ہمیں پریشان کرتے ہیں اب تو انھیں اپنی جماعت کے دوست پریشان کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے "نہ" اس لئے کہی ہے کہ یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔ پہلے بھی وفاقی حکومت سے متعلقہ جتنی قرار دادیں یہاں سے گئی ہیں ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ ایوان کے اندر یہ ایک فضول اور لا حاصل کارروائی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ پھر ہمیں کوئی قرار داد پاس ہی نہیں کرنی چاہئے۔ جی، محترمہ مصباح کوکب صاحبہ! اپنی قرار داد پیش کریں۔

قرار داد

کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنٰی قرار دینا

محترمہ مصباح کوکب (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

> "یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو بھی پراپرٹی ٹیکس سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔"

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے صحیح طرح سنا بھی نہیں۔ یہ قرار داد مرکزی حکومت سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ صوبائی حکومت سے متعلقہ ہے۔

یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو بھی پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔"

اس قرارداد کو oppose نہیں کیا گیا۔ یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:
"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو بھی پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ جو پی ٹی وی ہے یہ اتنا جھوٹا اور نااہل چینل ہے کہ جب بھی پنجاب اسمبلی کے حوالے سے کوئی خبر دکھائی جاتی ہے تو اس میں جو فوٹو دکھاتے ہیں اس میں آپ وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میڈیا کا احترام بھی کرتے ہیں اور اعتراض بھی کر رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہم میڈیا کا احترام کرتے ہیں لیکن یہ سرکاری میڈیا بڑا نااہل ہے۔ یہ سارا دن کیمرہ لے کر ایوان میں ایسے ہی گھومتے رہتے ہیں اور بعد میں کوئی چیز عوام تک نہیں پہنچاتے اور صحیح طور پر represent نہیں کرتے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ آپ پرائیویٹ چینل کو بھی اسمبلی کی کوریج کرنے کے لئے allow کریں کہ وہ بھی ہاؤس کی کارروائی کو cover کریں تاکہ اس ہاؤس کی کارروائی لوگوں تک پہنچ سکے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر بھی دیکھتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بڑا

rightly observe کیا تھا کہ محترم رانا ثناء اللہ صاحب نے جو میڈیا کا احترام کیا ہے۔
جناب سپیکر: جی، ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں پریس گیلری کے بھائیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ صحافی صحافی ہے خواہ وہ پی ٹی وی میں ہے، اے آر وائی میں ہے یا جیو میں ہے۔ حکومت میں بیٹھا ہوا صحافی بھی اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو رہا ہے اور حکومتی میڈیا سے باہر بیٹھا ہوا بھی اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے۔
جناب والا! پچھلے دنوں نیشنل اسمبلی میں ایک چھوٹا سا واقعہ ہوا تھا کہ وہاں پر پی ٹی وی کے ایک کیمرہ مین کے ساتھ زیادتی کی گئی جس پر پورے میڈیا نے بلاتفریق اور بلاامتیاز احتجاج کیا اور اس واقعہ کی مذمت کی۔
اس لئے rightly میں آج میڈیا سے یہ expect کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایک بھائی جوان کا ایک بھائی ہے۔ ٹھیک ہے وہ گورنمنٹ میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے کوئی باہر سرانجام دے رہا ہے۔ ان کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ بھرپور طریقے سے ان کی مذمت بھی کریں گے اور اس پر احتجاج بھی کریں گے۔
رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! وزیر قانون صاحب نے ایسے ہی بات کو غلط رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ صحافی جو ہے وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتا ہے وہ اپنے قبیلے کا ستارہ ہوتا ہے اور وہ قبیلے میں ایک [**] صحافی ہونے کا کردار ادا کرتا ہے جیسا کہ قومی اسمبلی کی پریس گیلری میں [***]
جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔
رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! [****] جس طرح سے سیاسی کارکن سیاسی کارکن ہوتا ہے لیکن جو دوسری طرف یعنی سرکار کی طرف جاتے ہیں وہ سیاسی کارکن نہیں ہوتے [****]
جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔
رانا ثناء اللہ خان: اس لئے یہ ایک فرق ہے۔ صحافی میں میڈیا میں یا جس طرح درباری میں فرق ہے اسی طرح سیاسی کارکن اور [**] میں بھی فرق ہے۔ (قطع کلامیاں)
جناب سپیکر: رانا صاحب تشریف رکھیں۔
رانا ثناء اللہ خان: [**] کا جو کردار ہے وہ سیاست دانوں کے زمرے میں لوگ شامل کریں گے یہ

نہ سیاست دان ہیں یہ سیاسی کارکن ہیں اور نہ ہی یہ سیاسی کردار ادا کر رہے ہیں۔
جناب سپیکر: وزیر صحت چودھری محمد اقبال صاحب! (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب رانا صاحب نازیبا قسم کے الفاظ استعمال کر رہے تھے اس وقت پی ٹی وی کا فوٹو گرافر ان کی فوٹو اتار رہا تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اب ان کی دست برد سے وہ بھی محفوظ نہیں رہا۔ ہمیں تو جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں انہوں نے تو ان کو بھی نہیں چھوڑا۔ اس قسم کا رویہ اسمبلی کے اندر نہیں ہونا چاہئے۔ وہ تو ایک مشترکہ رول ادا کر رہے ہیں گورنمنٹ کے لئے بھی اور اپوزیشن کے لئے بھی۔ اس طرح کے الفاظ ہاؤس کے اندر کھڑے ہو کر استعمال کرنا کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔
جناب سپیکر: شکریہ
رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! لودھی صاحب کی بھی بات سن لیں۔
جناب سپیکر: جناب لودھی صاحب!
وزیر زراعت: جناب والا! میں بات کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن افسوس کا مقام، میں بھی کہتا ہوں اور لوگ بھی کہتے ہیں کہ انسان کی یاداشت کم ہوتی رہتی ہے لیکن اس کا عملی مظاہرہ آج رانا صاحب نے کیا ہے۔ وہ خود لوٹا رہے ہیں اور لوگوں کو لوٹا کہہ رہے ہیں۔ یہ ایک عجیب بات ہے۔
جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم یونیورسٹی آف ایرڈ ایگریکلچر راولپنڈی (امینڈمنٹ) بل 2004، take up کرتے ہیں۔ جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے؟ یہ ایک اہم بل ہے اسے پھر dispose of نہیں کرتے۔ اگلے اجلاس تک کے لئے اس بل کو pending کر لیتے ہیں۔
راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: عباسی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔
راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں بل کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں 2003 میں ہم نے پولیس کے حوالے سے ایک قانون پیش کیا تھا Torture

Compensation Act جس پر جناب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ حکومت اس پر اپنا بل لے آئے گی اور یہ اس وقت تک pending رہے گا۔ اس بل کی بازیابی کے لئے میں نے دو اور بل جمع کروائے اور وہ بھی آپ کے سیکرٹریٹ میں pending ہیں۔ اسی طرح وائلڈ لائف ایکٹ کے حوالے سے بھی بل پیش کیا تھا۔ اسی طرح پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشن کو مانیٹر کرنے کے لئے بھی ایک بل پیش کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے سیکرٹریٹ میں وہ بل ابھی تک نہیں پہنچا۔ بہر حال لاء منسٹر صاحب سن رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): اس میں حکومت نے یہ کہا تھا کہ آپ اس بل کو pending کر لیں حکومت اس قانون پر اپنا بل لے کر آئے گی اور یہ ایک بہت اچھا بل ہے ہم اس کی نوک پلک سنواریں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آج اس کی فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔ چار سال سے وہ بل لے کر آئے ہیں، وہ لائیں گے اور نہ ہی اب وقت رہ گیا ہے اس لئے ہم بیٹھ کر اس پر فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔ پرائیویٹ ممبرز ڈے کے حوالے سے جتنی کاوش کی گئی حکومت کا رویہ نا مناسب رہا ہے۔ حکومت نے ان بلوں کو bulldoze کیا ہے اور چار چار سال سے یہ بل pending پڑے ہوئے ہیں۔ اس پر میں احتجاج کرتا ہوں اور اس کا آپ کوئی way out نکالیں۔

MR. SPEKAER: The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2004, Mrs. Humaira Awais Shahid!

سپیشل آرڈر کے تحت مسودہ قانون امتناع نجی قرض دہی پنجاب مصدرہ 2003 کو پیش کرنے کی تحریک

MRS HUMAIRA AWAIS SHAHID: Sir, I move:

> "That a special order be made for continuance of the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made for continuance of the

Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation."

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ چیئر پر تشریف فرما ہیں اور لاء منسٹر صاحب ہاؤس کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ وہ اشارے کر کے کہہ رہے ہیں کہ روکھڑی صاحب سیدھے ہو جائیں۔ روکھڑی صاحب ادھر کو دیکھیں روکھڑی صاحب اٹھیں oppose کریں۔ یہ ہم نے خود سنا ہے۔ جناب والا! حلفاً یہ بات ہے ورنہ لاء منسٹر صاحب اس کی نفی کر دیں۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! کارروائی شروع تھی اور روکھڑی صاحب میرے ساتھ بات کر رہے تھے اور ہم کوئی اپنے علاقے کی بات کر رہے تھے۔ وزیر قانون صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ آپ کا بل آگیا ہے تو آپ اس پر متوجہ ہوں تو یہ بات بتانا ایک روایات میں ہے۔ دوست دوستوں کو بتاتے ہیں کہ پہلے یہ بل زیر غور تھا اور اب یہ بل آگیا ہے۔ اس پر بات کرنے میں کوئی حرج ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! آپ لاء منسٹر کی بات کا نوٹس لیں۔ نوانی صاحب نے جو تشریح فرمائی ہے اس کے معنی یہی نکلتے ہیں کہ جو بزنس ہے وہ منسٹر صاحبان دیکھ کر نہیں آتے۔ اگر روکھڑی صاحب آج آئے ہیں تو کیا یہ ان کی ڈیوٹی نہیں ہے کہ وہ اپنا متعلقہ بزنس دیکھ کر آئیں؟

جناب سپیکر: جی، بالکل ان کی ڈیوٹی ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور وہ اپنی ڈیوٹی پوری کر رہے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب والا! ہر منسٹر کو اپنے اسمبلی بزنس کا پتا ہوتا ہے۔ یہ تو turn کی بات ہے کوئی discussion لمبی ہو جاتی ہے۔ ایک آدمی کسی کاغذ کو دیکھ رہا ہے اور کسی دوست کا یہ بتانا کہ آپ کا بزنس آگیا ہے آپ متوجہ ہوں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر کوئی objection کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ ---

جناب سپیکر: بگو صاحب! ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میں اتنی سی بات عرض کروں گا کہ اب جب کہ ساری باتوں پر discussion ہو چکی ہے۔ روکھڑی صاحب صرف اتنا بتا دیں کہ حمیرہ اویس شاہد صاحبہ نے کیا پڑھا ہے۔ یہ صرف اتنی سی بات فرما دیں۔

جناب سپیکر: اب میں سوال put کرنے لگا ہوں ان کو سارا پتا ہے۔ روکھڑی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

The motion moved and the question is:

"That a special order be made for continuance of the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Now we take up the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003. Mrs. Humaira Awais Shahid Sahiba!

مسودہ قانون امتناع نجی قرض دہی پنجاب مصدرہ 2003

MRS HUMAIRA AWAIS SHAHID: Sir, I move:

"That the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the

question is:

"That the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات pin point کرنا چاہتا ہوں کہ اب آپ خود ہی ان منسٹرز کی اس ہاؤس کے بزنس میں دلچسپی کا اندازہ کر لیں۔ راجہ صاحب نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے شور ڈالا اور ان سے کہا کہ متوجہ ہوں۔ آپ کے متعلق بل ہے اور اٹھ کر اس کو oppose کریں۔ میں حلفاً یہ بات کہتا ہوں اور آپ ریکارڈ بھی چیک کر لیں۔ انہوں نے وہاں بیٹھے ہوئے یہ کہا کہ اٹھ کر آپ oppose کریں۔ یعنی ان منسٹرز کی حواس باختگی کا یہ عالم ہے کہ ان کو یہ پتا ہی نہیں چل سکا کہ ان کو کیا کہا گیا ہے۔ انہوں نے oppose نہیں کیا۔ اب نوانی صاحب جو آپ سے منوانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ cross talk جو ہے وہ ہاؤس میں کی جا سکتی ہے۔

جناب والا!! نہ تو cross talk ہاؤس میں کی جا سکتی ہے اور نہ ہی کوئی کسی کو instruction دے سکتا ہے نہ ہی کوئی منسٹر یہاں پر سو سکتا ہے۔ لودھی صاحب اکثر یہاں پر سوئے ہوتے ہیں۔ ہم نے بھی دیکھا ہے اور آپ نے بھی دیکھا ہے۔ یہ جو منسٹروں کی کارکردگی ہے اس کا آپ کو نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے روکھڑی صاحب کی توجہ مبذول کروائی تھی کہ آپ سے متعلقہ بل آ رہا ہے۔ اب آگے It is his discretion being minister of the department کہ وہ اس پر کیا فیصلہ دیتے ہیں۔ اگر ان کی صوابدید میں oppose کرنا ہوتا، ہم نے انہیں follow کرنا تھا، ہم نے oppose کرنا تھا۔ اگر انہوں نے oppose نہیں کیا، we followed our minister کہ ہم ان کے کہنے پر

سب خاموش رہے۔ میں نے صرف اپنے منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کروائی تھی کہ آپ سے متعلقہ issue take up ہو رہا ہے آپ ادھر توجہ فرمائیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ لاء منسٹر یہاں ہاؤس میں Leader of the House کو represent کرتا ہے لیکن میں نے خود سنا اور on record یہ بات ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ روکھڑی صاحب! آپ کا بل ہے، آپ اس کو oppose کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں نے یہ نہیں کہا۔

رانا ثناء اللہ خان: یہ on record ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ نے کہا کہ روکھڑی صاحب oppose کریں۔ اگر record میں یہ نہ ہو، آپ مستعفیٰ ہو جائیں یا میں ہوتا ہوں۔

جناب سپیکر! record check کریں۔ چلیں اس بات پر آ جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ نے کہا کہ oppose کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات پر آپ میرے ساتھ bet کر لیں۔ آپ نے کہا ہے کہ oppose کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ خود رانا ثناء اللہ صاحب کے ارشادات میں ان کے سوال کا جواب موجود ہے۔ انہوں نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ راجہ صاحب Leader of the House کو represent کر رہے ہیں تو جب وہ ہاؤس کے اندر Leader of the House کو represent کر رہے ہیں تو He is acting Leader of the House. وہ اگر کسی منسٹر کی توجہ اس کے business کی مبذول کرا رہے ہیں تو جناب والا! میں آپ سے یہ سمجھنا چاہوں گا کہ اس میں غلطی کیا ہو گئی؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری محمد اقبال صاحب نے بڑی مناسب بات کی ہے۔ میں بالکل یہ بات کہتا ہوں کہ راجہ صاحب as Law Minister Leader of the House کو represent کرتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قسم کی کوئی

کریں۔ انہوں نے instruction pass کی کہ آپ بل کو oppose کریں۔ instruction pass

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں نے oppose کرنے کا نہیں کہا۔

رانا ثناء اللہ خان: راجہ صاحب! آپ نے کہا ہے۔ tape check کر لیتے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ tape check کر لیں جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں۔ پھر رانا صاحب کی عقل پر رونا آتا ہے۔ اس recording پر وہی بات record ہوئی ہے جو میں نے آپ سے مخاطب ہو کر کرنی ہے۔ اگر میں یہاں بیٹھے ہوئے روکھڑی صاحب سے کوئی بات کر رہا ہوں تو اس کا record کیسے ہو گا؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ریکارڈ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! نہیں ہو سکتا۔ کیوں اس معزز ایوان کو مذاق بناتے ہیں۔ recording اس بات کی ہوتی ہے جو ایوان میں کہی جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ روکھڑی صاحب! پلیز۔ (قطع کلامیاں)

رانا صاحب! اس ایوان کے اندر جو بھی بات ہوئی۔ ہم کافی دیر سے سنتے آ رہے ہیں، اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے کچھ دوست کہتے تھے کہ جی، وزراء بااختیار نہیں ہیں اور آج روکھڑی صاحب کی بات سے واضح ہو گیا کہ وزراء بااختیار ہیں اور اپنی مرضی کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر زراعت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لودھی صاحب!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! رانا صاحب کو کوئی صورت نظر نہیں آتی تو پھر یہ اٹھتے ہیں اور یہ backward گلیوں سے اٹھ کر یہاں پر آ کر بات کرتے ہیں۔ یہ اس کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو سب سے زیادہ جاگتا ہے اور سب سے زیادہ کام کرتا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں بھی جاگ رہا ہوں، پنجاب گورنمنٹ بھی جاگ رہی ہے، چیف منسٹر بھی جاگ رہا ہے اور صدر پاکستان بھی جاگ رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR. SPEAKER: Now we take up the bill clause by clause.

CLAUSE 3

MR. SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR. SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no

amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR. SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR. SPEAKER: Now Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR. SPEAKER: Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR. SPEAKER: Now Clause 8 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR. SPEAKER: Now Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR. SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR. SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Mrs Humaira Awais Shahid Sahiba!

MRS HUMAIRA AWAIS SHAHID: Sir, I move:

"That the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

(نعرہ ہائے تحسین)

رپورٹ

(توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد عظیم گھمن پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبرI کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد عظیم گھمن: شکریہ۔ جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبرI کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 07-06-22 تا 07-11-26 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002 اور ان پر آڈیٹر

جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبرI
کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 22-06-07 تا
26-11-07 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2002-03 اور ان پر آڈیٹر
جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبرI
کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 22-06-07 تا
26-11-07 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تعزیت

رکن اسمبلی انصر بریار اور راجہ شفقت خان عباسی کی والدات کے لئے دعائے مغفرت

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہمارے ساتھی انصر بریار صاحب کی والدہ کا انتقال ہوا تھا اور راجہ شفقت خان عباسی صاحب کی والدہ کا انتقال ہوا تھا۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں دعائے مغفرت کی گئی)

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب!

پرائیویٹ ممبرز بل پاس ہونے پر رکن اسمبلی حمیرا اویس شاہد کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس اسمبلی کی ساڑھے چار سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی کا پرائیویٹ ممبرز بل پاس ہونے پر میں محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس سے پہلے کوئی نہیں ہوا۔ ہمارا جب بھی کوئی بل جاتا ہے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ گورنمنٹ کی منظوری آئے گی، کابینہ کی منظوری آئے گی۔ یہ پہلا بل پاس ہوا ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر جس طرح میرے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ کو مبارکباد اس بل کے پاس ہونے پر پیش کی ہے۔ میں نہ صرف ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں بلکہ جس کمیٹی نے اس بل کو recommend کیا، اس کمیٹی کے تمام ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس ہاؤس میں بیٹھے تمام ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس میں اپوزیشن کا اہم role ہے کہ اپوزیشن نے یہاں پر بیٹھے وزراء کو اس طرح سے [**] کر دیا کہ وہ اس کو oppose کرنا ہی بھول گئے۔ یہ واحد بل ہے کہ جس کی administrative department نے مخالفت کی ہے۔ آخری میٹنگ جو 28 تاریخ کو ہوئی تھی اس میں administrative department نے یہ plea لی تھی کہ کابینہ کی منظوری اس بل کے لئے حاصل نہیں کی جا سکی لہذا اس کو recommend نہ کیا جائے لیکن اس کے باوجود کمیٹی کے ممبران نے ایک daring step لیا اور انھوں نے یہ بل ہاؤس کو recommend کیا اور آج ہاؤس کے ممبران نے without Government approval بل کو پاس کیا اور اس میں اپوزیشن نے یہ اہم role ادا کیا کہ وزراء کو [**] کا شکار کر دیا۔

جناب سپیکر: آپ روکھڑی صاحب کو بھی مبارکباد دیں۔ ان کا بھی role ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس [**] پر میں تمام وزراء کو مبارکباد دیتا ہوں اور بالخصوص ارشد لودھی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں [**] کا لفظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ لہذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 13۔جون 2007 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔